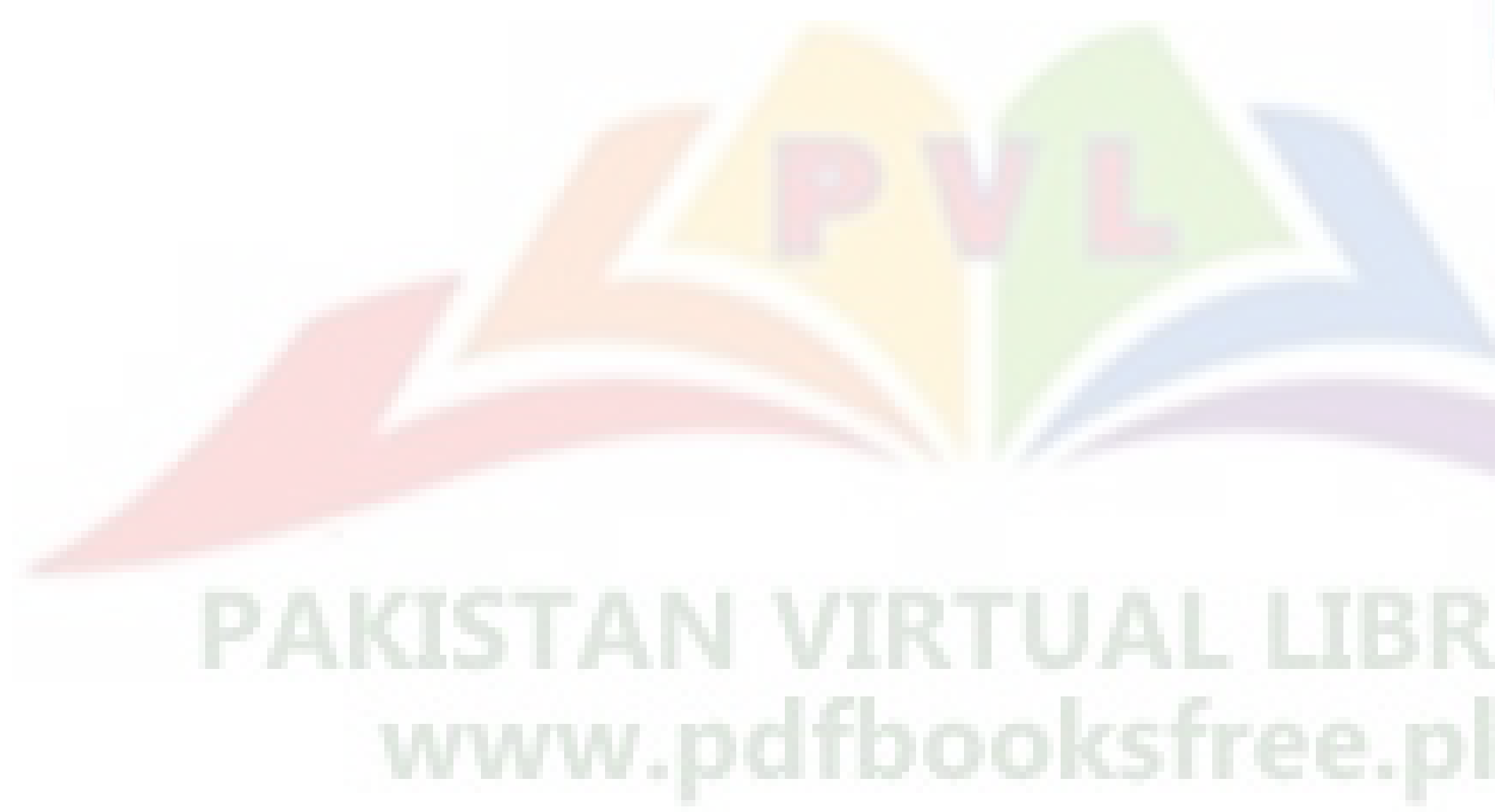


صدا مہکی ہے آنچل کی

PDFBOOKSFREE.PK

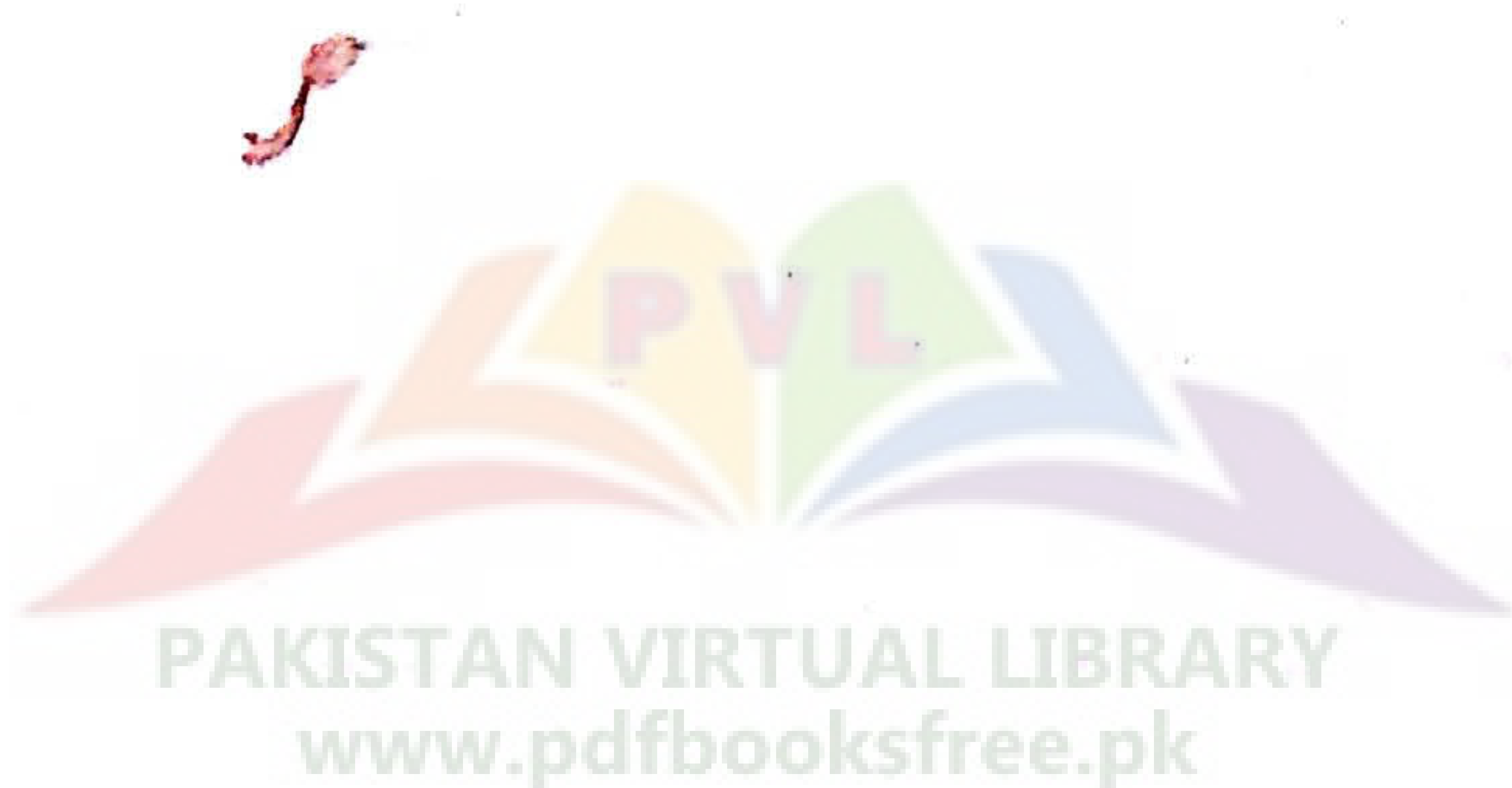
ڈاکٹر اظہار اللہ اظہار



”صد امہکی ہے آچل کی“ کا مطالعہ ایک عجیب تازگی کا
ساس دلاتا ہے۔ ڈاکٹر اظہار اللہ اظہار کی ہنر کاری
قلم، تاہم اعلیٰ فکری رویوں کو تخلیقی سانچوں میں
مالنا اُن کی شاعری کی شناخت ہے۔ اُن کا کلام
نفرتیں ہیات ایک جانب رومانیت کی نرم اور ٹھنڈی
اُوس سے قلوب و اذہان کو رعنائی بخشتا ہے تو اس کا
سرا اہم پہلو حرکت و عمل کا پیغام بھی ہے۔ اُن کی
عری امیر شہر کے ہتھکنڈوں اور اغیار کی لوٹ مار کے
ف ایک بے باک اور جری آواز ہے۔ اپنی اقدار
ے مٹنے اور ان تہذیبی اور معاشرتی اقدار کو پائمال
نے سے وہ افسردہ بھی ہوتے ہیں اور اس کے بُرے
نچ پر متنبہ بھی کرتے ہیں۔ ماسوا کے آگے ہاتھ
یلانا اور اُن کے بھروسے پر زندگی گزارنا اُن کے
دیک موت سے بھی بدتر عمل ہے۔ وہ دوسروں کو خوشی
ینے کو ہی اصل زندگی سے تعبیر کرتے ہیں اور خود زخم
حانے میں بھی لذت محسوس کرتے ہیں۔ اُن کے
دیک انسان کو کسی بھی صورت درجہ انسانیت سے
رنا نہیں چاہیے۔

محمد طارق خان

صد امہکی ہے آنچل کی



ڈاکٹر اظہار اللہ اظہار

شکیل احمد نایاب
سیکرٹری حلقہ ارباب ذوق پشاور
اہتمام :

جملہ حقوق محفوظ ہیں

| | | |
|---------------|-------|---|
| کتاب کا نام | _____ | صد امہکی ہے آنچل کی |
| شاعر | _____ | ڈاکٹر اظہار اللہ اظہار |
| ترتیب و ترتین | _____ | محمد طارق خان |
| پروف ریڈنگ | _____ | محمد ایاز غزل، پروفیسر ایوب شاہ |
| نظر ثانی | _____ | ڈاکٹر شوکت اللہ حسن، پروفیسر محمد داؤد کمال |
| سال اشاعت | _____ | ۲۰۱۵ء |
| قیمت | _____ | ۲۵۰ روپے |

ملنے کا پتہ

(۱) ملت ایجوکیشنل سروسز بنک روڈ چارسدہ

(۲) یونیورسٹی بک ایجنسی خیبر بازار پشاور

انتساب

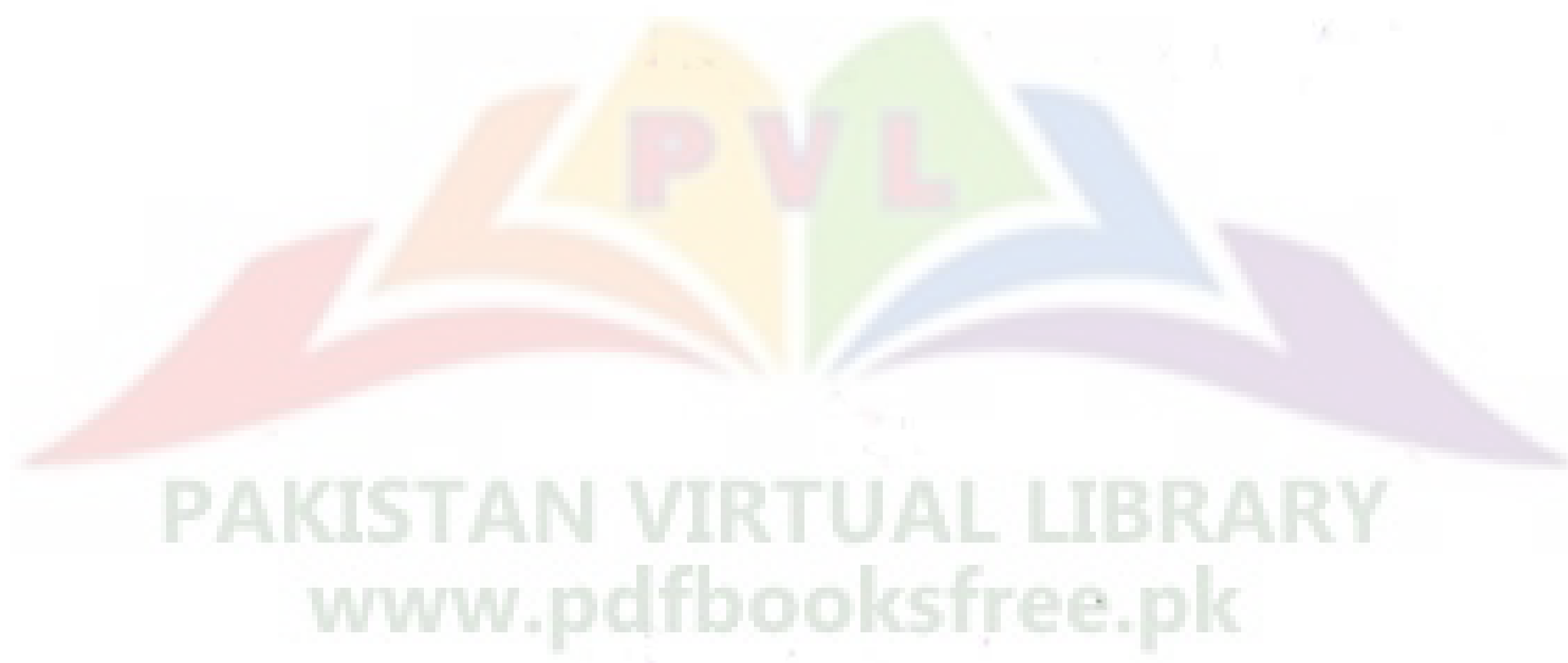
اپنے پیارے گل دا جی پروفیسر انعام اللہ جان قیس

اور

اپنی پیاری امی جی

کے نام

جن کے وجود کی کشش نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اظہار کو قائم رکھا ہے۔



بدن کی کہکشاں پر، قافلے اُترے ہیں رنگوں کے
نظر بارش میں بھیگی ہے، صدا مہکی ہے آنچل کی
(اظہار)

○

گھر اُجڑ جاتے ہیں جب جرأتِ تعمیر کروں
اس قیامت کو میں کس نام سے تعبیر کروں

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

وہ جو نسلوں کی رہائی کا سبب بن جائے
سوچتا ہوں کہ اب ایسی کوئی تقصیر کروں

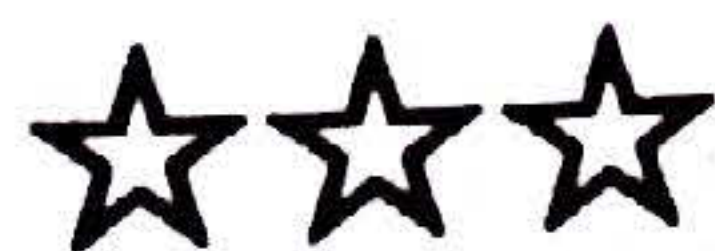
کب تلک اڑتی پھرو گی میری تعبیروں کو
روپ کی تتلیو! آؤ تمہیں تحریر کروں

نفرتیں پیار سے بڑھ کر نہیں ہوتیں، لیکن
سوچتا رہتا ہوں کس زہر کو اکسیر کروں

اب تو رستے کا تعین مجھے کرنا ہوگا
کب تلک پیار کی سچائی کی تحقیر کروں

تیری زلفوں کے بکھر جانے کا اندیشہ ہے
ورنہ میں دہر کے خوشبوؤں کو زنجیر کروں

کوئی ہمراز ہے ، اظہار نہ بھیگی پلکیں
اب میں کس چاند کو کس جھیل میں تسخیر کروں



○

چھپا رہا ہے کوئی ممکنات کا قصہ
خیال و خواب رہے گا حیات کا قصہ

جو اونچ نیچ کا قائل نہ تھا محبت میں
پسند آیا اُسے ذات پات کا قصہ

وہ جس میں رول ملا ہے مجھے شکاری کا
لکھا نہیں ہے وہ خود میرے ہات کا قصہ

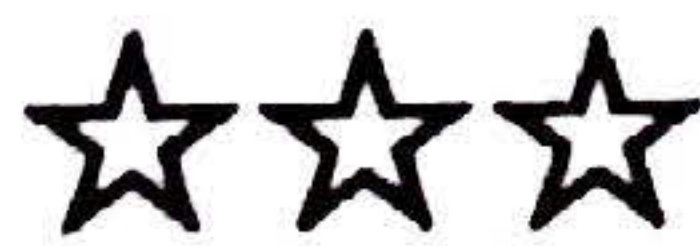
کسے میں یاد دلاؤں کہ اس کی خاموشی
چراگئی ہے مری بات بات کا قصہ

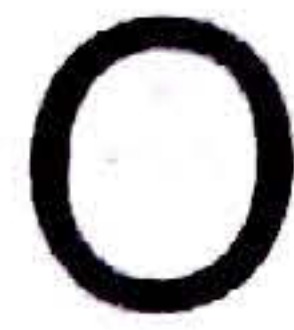
ہواؤں نے مرے گھر کا دیا بجھایا تھا
فضا کو یاد ہے اس چاند رات کا قصہ

شکست و فتح تو سب عارضی حوالے ہیں
کسی کی جیت نہیں میری مات کا قصہ

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

اُسی نے آنکھ سے کا جل چرا لیا اظہار
سنا رہا تھا جو کل صبح رات کا قصہ





اپنی رسوائی و شہرت بھی نہیں ہے اپنی
شہر کی اپنی عدالت بھی نہیں ہے اپنی

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

اس سے بڑھ کر بھی قیامت کوئی آ سکتی ہے
ہائے جب اپنی محبت بھی نہیں ہے اپنی

لوگ پھر کیوں ہمیں بازار میں لے آتے ہیں
شہر میں جب کوئی قیمت بھی نہیں ہے اپنی

اس کہانی میں کسی اور کے افسانے ہیں
درد اپنا نہیں، لذت بھی نہیں ہے اپنی

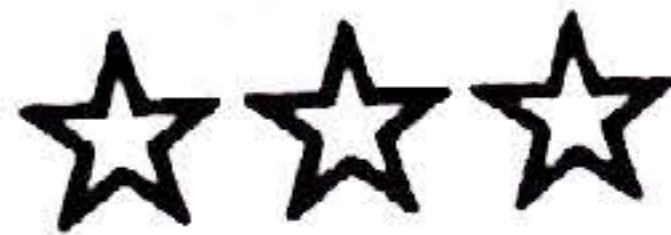
اس پہ پھر جشن منانا ہے کہاں تک جائز
جس توانائی پہ قدرت بھی نہیں ہے اپنی

اپنی آنکھوں میں کسی اور کی خاموشی ہے
اپنے ہونٹوں پہ وضاحت بھی نہیں اپنی

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

اس کو اپنانے پہ مجبور میں کب سے اظہار
ایسی چاہت جو ضرورت بھی نہیں ہے اپنی

۵-۴،۲۰۰۸



O

پیار کے گیت اک آزار میں تبدیل ہوئے
راستے شہر کے، دیوار میں تبدیل ہوئے

ٹوٹ کر کہہ گئی، لہجوں کی شکستہ آواز
آئینے حسرتِ اظہار میں تبدیل ہوئے

اب مہکتی ہوئی زلفوں کے گھنے سائے بھی
اک پریشانی کے آثار میں تبدیل ہوئے

لوگ جینے کی تمنا میں مرے جاتے ہیں
پیار کے سلسلے، پیکار میں تبدیل ہوئے

نفرتوں نے ہمیں اندر سے کیا تھا برباد
ہم سمجھتے رہے ہم پیار میں تبدیل ہوئے

جو محبت کو خدا نام دیا کرتے تھے
ان کے اقرار بھی انکار میں تبدیل ہوئے

کس سے جا کر یہ کہوں، پیار کے سچے رشتے
وہ کھلونے تھے جو بازار میں تبدیل ہوئے

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

اب تیرا نام بھی لیتا ہوں تو ڈر لگتا ہے
درد کے مرحلے تہوار میں تبدیل ہوئے

۳۱-۰۳-۲۰۰۸



ایک مدت سے یہاں تازہ ہوا چلتی نہیں
میری بستی میں محبت پھولتی پلتی نہیں

سانحہ تو یہ ہے اس کے رنگ سارے اڑ گئے
اور وہ تتلی کفِ افسوس تک ملتے نہیں

یہ بھلا چاہت کی کس تعبیر کا اعجاز ہے
زندگی شعلوں کی زد پر ہے مگر جلتی نہیں

ہم سے پریوں کی کہانی راہ میں گم ہو گئی
جو بلا آتی ہے اب سر سے کبھی ٹلتی نہیں

بن گیا اظہار اک جگنو دمکتا آفتاب
کون یہ کہتا ہے نفرت پیار میں ڈھلتی نہیں



اُسے اگر مرے دل کا خیال کچھ بھی نہیں
مجھے شکستِ نظر کا ملال کچھ بھی نہیں

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

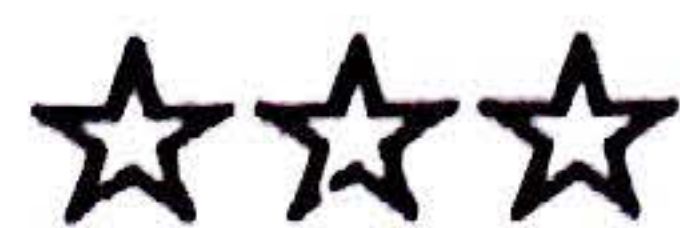
کسے بتاؤں کہ تقدیر کی کہانی میں
محال کچھ نہیں لیکن بحال کچھ بھی نہیں

حیاتِ پیار کے دریاؤں کا بہاؤ ہے
زوال کچھ بھی نہیں ہے کمال کچھ بھی نہیں

تری تلاش کے لمحے ہیں زندگی میری
مری نگاہ میں یہ ماہ و سال کچھ بھی نہیں

مری حیات کا پیکر تراشنے والے
میں آئینہ ہوں مرے خدو خال کچھ بھی نہیں

وفا کی اب کوئی تعبیر کیا کرے اظہار
وہ کہہ رہا ہے یہاں لازوال کچھ بھی نہیں



○

تیرے دیوانے یہ جرأت بھی تو کر سکتے ہیں
درد کے شہر سے ہجرت بھی تو کر سکتے ہیں

لوگ اس ظلم کو برداشت کریں گے کب تک
ایک دن ترکِ اطاعت بھی تو کر سکتے ہیں

یہ بجا ہے نظر انداز ہوا ہوں لیکن
مجھ پہ وہ نظرِ عنایت بھی تو کر سکتے ہیں

مجھ سے ناراض سہی، مجھ سے عداوت تو نہیں
وہ مرے نام پہ غیرت بھی تو کر سکتے ہیں

گفتگو کے لیے دل تو نہیں راضی، لیکن
بات از راہِ مروت بھی تو کر سکتے ہیں

کیا یہ لازم ہے کہ قائم رہے نفرت کی خلیج
لوگ آپس میں محبت بھی تو کر سکتے ہیں

میری توقیر گھٹانے کا جنوں ہے جن کو
کچھ زیادہ میری وقعت بھی تو کر سکتے ہیں

کیا بتاؤں تجھے، برداشت کی حد ہوتی ہے
تجھ سے ہم تیری شکایت بھی تو کر سکتے ہیں

ہوش کھو دینا ضروری تو نہیں ہے اظہار
پیار ہم حسبِ ضرورت بھی تو کر سکتے ہیں



سفر میں باعثِ تاخیر بنتے جاتے ہیں
ہم اپنے پاؤں کی زنجیر بنتے جاتے ہیں

کبھی نہ دیکھا تھا بستی کی آنکھ نے جس کو
ہم ایسے خواب کی تعبیر بنتے جاتے ہیں

محبتوں کی جو توہین کرنے والے تھے
وہی حیات کی توقیر بنتے جاتے ہیں

ہمیں مٹانا بہت ناگزیر ہی ہوگا
مگر ہم آپ کی تصویر بنتے جاتے ہیں

تمہارے پیار کے مہکے گلاب بھی ہمد
نظر میں چھبے لگے تیر بنتے جاتے ہیں

چراغ جتنے جلائے ہیں پیار کے ہم نے
ہوا کی آنکھ کی تحریر بنتے جاتے ہیں

لہو میں جن کی ہے جنموں کی بے حسی اظہار
ہمارے پیار کے تقدیر بنتے جاتے ہیں





بازیاں جیت کے دل ہار دیا کرتے ہیں
اپنے قاتل کو بھی ہم پیار دیا کرتے ہیں

اپنے سر، کس لیے، لیں، چارہ گروں کے احساں
پیار کے زخم بھی مہکار دیا کرتے ہیں

اب تو پاتے ہی نہیں ہیں کبھی دل پر قابو
گھر کے سرمائے کو بس وار دیا کرتے ہیں

عمر بھر جن کی خوشی کم نہیں ہونے پاتی
ایسے غم بھی ہمیں غم خوار دیا کرتے ہیں

جن کو ہم دیتے ہیں جینے کی دعائیں اظہار
فرطِ اُلفت سے ہمیں مار دیا کرتے ہیں

O

چپ جسے لگ گئی ، فریاد بھی کر سکتا ہے
کوئی دیوانہ تمہیں یاد بھی کر سکتا ہے

تم نے تصویر کا یہ رخ نہیں دیکھا شاید
مہرباں ہے تو وہ بیداد بھی کر سکتا ہے

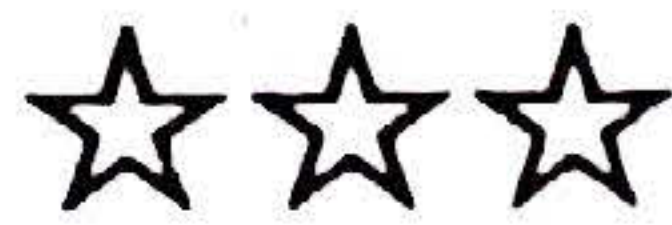
توڑ سکتا نہیں سچائی سے رشتہ لیکن
یہ روّیہ مجھے برباد بھی کر سکتا ہے

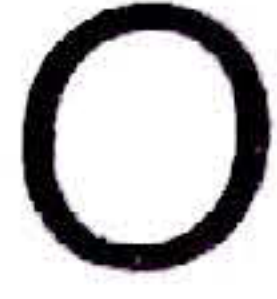
اس سے بڑھ کر میری توہین بھلا کیا ہوگی
میرا قاتل میری امداد بھی کر سکتا ہے

وہ جو ہر موڑ پہ دیتا ہے تسلی مجھ کو
وہ ستم گر مجھے ناشاد بھی کر سکتا ہے

ایسے حالات میں یہ سوچ رہا ہوں اظہار
دل کی بستی کوئی آباد بھی کر سکتا ہے

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk





ملتا ہے گلے آگ کا ملبوس پہن کر
آنگن میں اتر آیا ہے فانوس پہن کر

قاتل کی نگہ اجنبی پن سے نہ تھی بوجھل
آتا رہا ، ماحول کو مانوس پہن کر

وہ آنکھ جو بینائی سے روشن رہی ، اب تک
کھلتی ہے مگر شہر کا جاسوس پہن کر

لے آئی ہوا شہر میں اشجار کے پتے
جلتا ہے کوئی ضبط کا ناقوس پہن کر

اظہار نے خود اپنا بدن ہار دیا ہے
اک سایہ ملاقات کا منحوس پہن کر



مضطرب کیوں ہو یہاں کیا نفرتوں کا کام ہے
مسکراؤ، اپنی بستی کا محبت نام ہے

پیار کا غم کب خوشی سے کم رہا میرے لیے
تم جو میرے ہو مجھے تکلیف میں آرام ہے

خوگرِ اُلفت کو مشکل راستوں کا ڈر کہاں
اک صدی کا فاصلہ اس کے لیے اک گام ہے

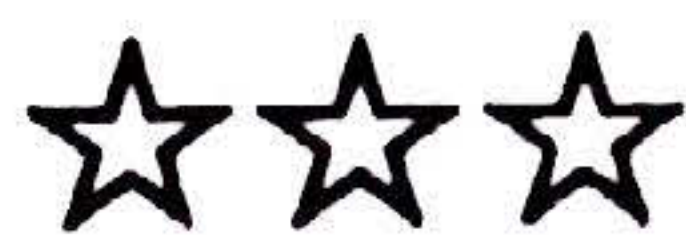
کوئی موسم ہو محبت پہ زوال آتا نہیں
وقت کے ماتھے پہ لکھا اک یہی پیغام ہے

اور کیا قائم کروں لوگوں میں اپنا اعتبار
یہ سند کیا کم ہے مجھ پہ عشق کا الزام ہے

پیار کی نگری کا اس سے معتبر پہلو کہاں
صبح اس کی صبح ہے اور شام اس کی شام ہے

کرب سے اظہار کر دیتا ہے مجھ کو بے نیاز
پیار خود ساقی ہے، مے ہے اور خود ہی جام ہے

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk





خواب کو تعبیر سے آخر الگ کرنا پڑا
درد کو تاثیر سے آخر الگ کرنا پڑا

شہر کے انسان کو بے چہرگی کا خوف تھا
اصل کو تصویر سے آخر الگ کرنا پڑا

زندگی کی جنگ کا کچھ بھی نہیں تھا تجربہ
اک کماں کو تیر سے آخر الگ کرنا پڑا

دشت میں گم ہو گیا بے سمت کرنوں کا سفر
نور کو تنویر سے آخر الگ کرنا پڑا

شہر میں جنگل کی سب ویرانیاں آباد تھیں
زیست کو تعمیر سے آخر الگ کرنا پڑا

راحتیں اپنی نہ تھیں اعظمہ غم اپنے نہ تھے
ذات کو تحریر سے آخر الگ کرنا پڑا

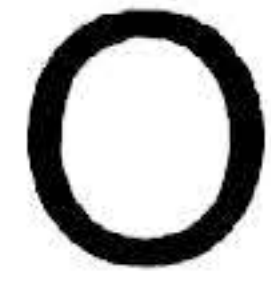


تین شعر

ہر حال میں سچائی کا دم بھرتے رہے ہیں
جو دل ہمیں کہتا رہا وہ کرتے رہے ہیں

جب ساتھ بھی چلنا انہیں منظور نہیں ہے
تنہائی کے احساس سے کیوں ڈرتے رہے ہیں

ہستی کے حوادث سے جنم ہم نے لیا ہے
ہم اس لیے زندہ ہیں کہ ہم مرتے رہے ہیں



روز و شب کرتی ہے پلکوں پہ ستارے آباد
ایک بستی ہے سمندر کے کنارے آباد

آنکھ بینائی سے محروم رہی نرگس کی
جھیل کے گرد تھے نگرے کے کنوارے آباد

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

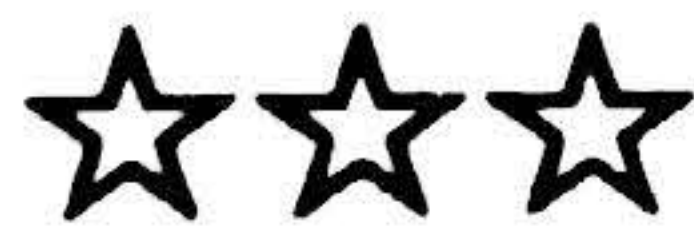
لوگ کہتے ہیں جنہیں پیار کے پیاسے چشمے
اپنے چہرے پہ ہیں اب تک وہی دھارے آباد

کوئی آنگن بھی ہو سنسان نہ رہنے پائے
گھر رہے پیار کے اس شہر میں سارے آباد

جن پہ جس کی بھی نظر ٹھہری گی جل جائے گا
میری آنکھوں میں ہیں ایسے بھی نظارے آباد

ایک مدت سے یہ صدمہ مجھے تڑپاتا ہے
کس لیے ہوتے نہیں درد کے مارے آباد

دل کی سب دھڑکنیں اب غیر ہوئی جاتی ہیں
گھر کو اظہار کریں کس کے سہارے آباد





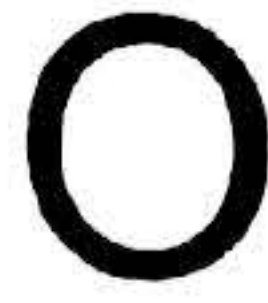
نور میں ڈھل گئے ہم نار میں تبدیل ہوئے
خاک کے پتلے تھے کہسار میں تبدیل ہوئے

پھول جتنے بھی کھلے زیست کے گلزاروں میں
وہ تیرے عارض و رخسار میں تبدیل ہوئے

تو نے جب ایک نظر پیار سے دیکھا اُن کو
راہ کے سنگ بھی گلزار میں تبدیل ہوئے

ان کے پھل غیر کی جھولی میں گرے ہیں اظہار
پیڑ آنگن کے جب اشجار میں تبدیل ہوئے

۳۱-۰۳-۲۰۰۸



راحتوں کا ہر لمحہ ، غم کا استعارا تھا
بھیگتی سی پلکوں پر ، درد کا ستارا تھا

چاندنی کی بانہوں میں ، شام جل اُٹھی آخر
اک طرف سمندر تھا اک طرف کنارہ تھا

رات کے ارادوں کو کہکشاں نے ٹھکرایا
دھڑکنوں کے ساحل پہ ، ہم نے دن گزارا تھا

وہ بدن کے ریشم کو ، داؤ پر لگا آیا
جس کے لمس کو ہم نے ، روح میں اتارا تھا

اس نے اپنے ہاتھوں سے قتل کر دیا آکر
وہ حسین جو ہم کو، جان ہے بھی پیارا تھا

آگ سی لگا دی ہے، جس نے ساری بستی میں
پھول کے تبسم میں، کون سا شرارا تھا

مصلحت پسندی میں وہ بھی کھو دیا ہم نے
اپنی اک محبت میں تھی اپنا اک سہارا تھا

چاندنی کی کرنوں میں، اس حسیں کی پلکوں پر
اوس کا چمکنا بھی، ہجر کا اشارا تھا

منزلوں نے بھی اظہار، ہم سے بے وفائی کی
راستے سے لوٹ آنا، کب ہمیں گوارا تھا



سکتے میں رہا ، آنکھ کو منظور نہیں تھا
میں پاس نہیں جا سکا ، وہ دور نہیں تھا

جس آنکھ کو دعویٰ ہی رہا دیدہ وری کا
اس آنکھ کے آگے کوئی منشور نہیں تھا

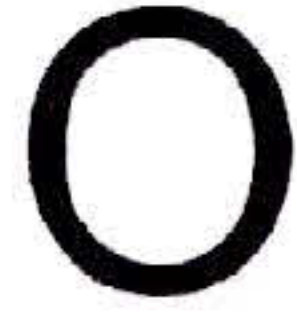
نیلام کیا آ کے اُسے چارہ گروں نے
مہکا ہوا وہ زخم جو ناسور نہیں تھا

بٹھکا ہوں بھلا کیسے ، ستاروں کے نگر میں
میں زہر تو پیتا رہا مخمور نہیں تھا

وہ دن مری قسمت میں نہیں آیا، کہ جس دن
میں اپنے پسینے میں شرابور نہیں تھا

اظہار میں اس بزم سے لوٹ آیا ہوں واپس
اس کا تو کوئی قاعدہ دستور نہیں تھا





گلاب کرتے ہیں سب کسبِ رنگ و بو، اُس سے
کسی بہانے تو کرنی ہے گفتگو، اُس سے

اگر گیا وہ میرے موسموں سے دور تو کیا
کئی رُتوں کی ہے وابستہ، آبرو، اس سے

وہ جس کو دیکھ کے میں ہوش میں نہیں رہتا
یہ اتفاق ہے ہوتا ہوں روبرو اس سے

وہ آنکھ جس میں نمی تک کبھی نہیں آئی
ملی ہے کیسے ان اشجار کو نمو، اس سے

وہ جس نے درد کو نغمات میں نہیں ڈھالا
بچھڑ گئی ہے محبت کی آرزو، اس سے

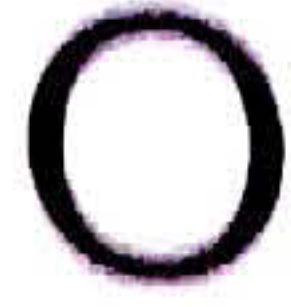
بڑے رچاؤ سے لوٹا ہے جس نے گھر میرا
تمھاری شکل تو ملتی ہے ہو بہو اس سے

وہ اک گلاب جو پانی میں بہہ گیا اظہار
ہوا کا جسم ہے اب تک لہو لہو، اس سے

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

۰۲-۰۷-۲۰۰۸





مقتول ہوں اُس در پہ جھکا سر نہیں ہے
یہ ہار میری جیت سے کم تر تو نہیں ہے

جو دن کے اُجالوں میں رہا کرتا ہے غائب
وہ رات کا تارہ میرا رہبر تو نہیں ہے

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

خود راہ پہ آجائے گی حالات کی گردش
ماتم مری دھرتی کا مقدر تو نہیں ہے

غیروں سے ملا کرتے ہیں اپنا مجھے کہہ کر
یہ بھی کوئی تقدیر کا چکر تو نہیں ہے

جو ہاتھ سے جانے نہ دے سچائی کا دامن
دشمن مرا اتنا بھی قد آور تو نہیں ہے

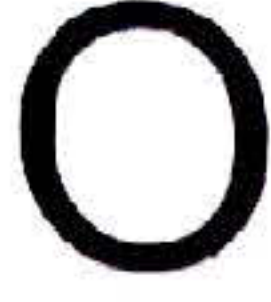
جس کو میری آواز کے جھونکے نہیں چھوتے
ایسی کوئی دہلیز کوئی در تو نہیں ہے

جس نے تمہیں یہ پھول دیا ہے ذرا دیکھو
اس شخص کے اک ہاتھ میں خنجر تو نہیں ہے

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

جس میں مجھے اب کچھ بھی سنائی نہیں دیتا
یہ شور مری روح کے اندر تو نہیں ہے

کل رات جسے آگ لگا دی گئی اظہار
میں سوچ رہا ہوں وہ مرا گھر تو نہیں ہے



دیکھنے والی آنکھ نہیں ہے، سننے والے کان نہیں ہیں
پتھر میں تبدیل ہوئے سب، بستی میں انسان نہیں ہیں

ریزہ ریزہ آئینے ہیں، کون یہاں سنگھار کرے گا
خواب سہانے ٹوٹ گئے ہیں، دل میں اب ارماں نہیں ہیں

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

بے رونق ہیں سارے منظر، درد سے رشتہ ٹوٹ گیا ہے
ہلچل برپا ہے بستی میں، رستے بھی ویراں نہیں ہیں

رقصاں ہے پریوں کی ٹولی، اترے ہیں سب چاند ستارے
بستی میں سب کچھ ہے لیکن چاہت کے سامان نہیں ہیں

رشتوں کو بدنام کریں گے، جذبوں کو بے جان کریں گے
لوگوں کو جو جان بے ماریں، یہ ایسے طوفان نہیں ہیں

ہار چکی ہے دل کی دھڑکن، رک سی گئی ہے آنکھ کی جنبش
یونہی سانس لیتے رہنا جینے کے عنوان نہیں ہیں

چاند کی کرنیں بکنے لگی ہیں، جذبے سب نیلام ہوئے ہیں
پھر بھی کہتی ہے یہ دنیا، دنیا میں بحران نہیں ہے





اپنی ستم آرائی کو چاہت ہی کہے گا
اس جبر کو وہ نظر عنایت ہی کہے گا

جو درد کے رشتے پہ یقیں تک نہیں رکھتا
وہ پیار کو جینے کی ضرورت ہی کہے گا

جو زیست کی سچائی سے بیزار نہیں ہے
وہ شخص محبت کو محبت ہی کہے گا

دشمن سے جو درپردہ ملا کرتا رہا ہے
پسپائی کو وہ قوم کی خدمت ہی کہے گا

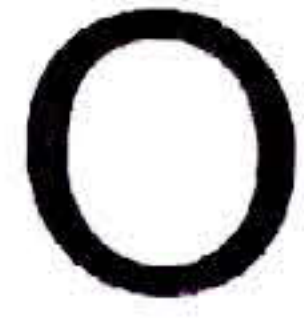
قاتل کا ارادہ ہے اگر خون بہانا
تسلیم و رضا کو وہ بغاوت ہی کہے گا

اس سے مجھے انصاف کی امید نہیں ہے
کچھ بھی وہ کہے حسبِ روایت ہی کہے گا

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

اظہار کو تم دار پہ لٹکاؤ مگر وہ
سچائی کو نسلوں کی امانت ہی کہے گا





جو روکتا نہیں دریاؤں کو بہاؤ سے
مری گرفت سے نکلا بڑے رچاؤ سے

کوئی ہنر ہے قرینہ بہت ضروری ہے
بگڑ گئی ہیں کئی صورتیں بناؤ سے

ترے سمیت سمندر میں ڈوب جانا ہے
کسی نے بوجھ اتارا نہیں تھا ناؤ سے

سفر کو اور بھی دشواریوں میں پڑنا ہے
بڑی ہے آنکھ کی گہرائی ، دل کے گھاؤ سے

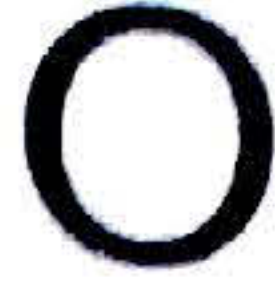
سو ہم نے قتل ہی ہونے میں عافیت جانی
وہ جان لیتا ہے لیکن بڑے لگاؤ سے

ہمیں ہے راہ پہ لانا تو پیار کر ہم سے
وفا سرشت سُدھرتے نہیں دباؤ سے

اسے ہم آنکھ کا تارا بنائیں گے اظہار
ابھی تو آگے گزرنا ہے اس پڑاؤ سے

۰۴-۰۴-۲۰۰۸





مہکتے پیڑ گلابوں کے جل گئے سارے
محبتوں کے حوالے بدل گئے سارے

رُکے تو چار سُو اک کشمکش کا عالم تھا
چلے تو زیست کے خطرات ٹل گئے سارے

یہ کس کی آنکھ کا تارا ہمیں بلانے لگا
جو دل کے درد تھے نغموں میں ڈھل گئے سارے

نگاہ اپنی نئی ٹھوکروں کی زد پر ہے
جو تیری آنکھ کے جادو تھے چل گئے سارے

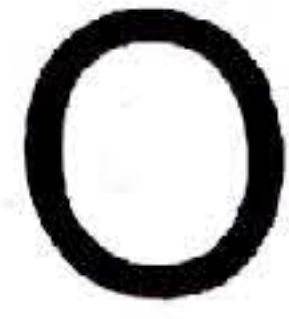
تمھاری یاد جو کروٹ بدل کے آئی ہے
تو دل کے زخم بھی کچھ کچھ بہل گئے سارے

اگر وہ چاند ستارے اُتار لایا تو
ہمارے دل کے بھی ارماں نکل گئے سارے

۰۴-۰۴-۲۰۰۸

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

☆☆☆



ہوا میں گم رہا آنسو ستارا بننے تک
بکھر ہی جانا تھا ہم کو دوبارا بننے تک

سفر کی سمت کا کچھ بھی نہیں تھا اندازہ
پرایا ہوتا گیا وہ ہمارا بننے تک

سمندروں کی طرح سے مزاج تھا اس کا
ڈبو گیا مجھے میرا سہارا بننے تک

یہ ایک بات ذرا غور سے سنو تم بھی
میں درد بن کے جیوں گا تمہارا بننے تک

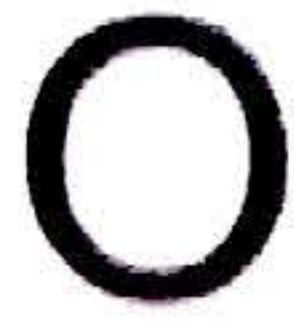
کسی کی آنکھ ہے ساحل نہیں سمندر کا
اُجاڑ دے گی وہ دل کو ، کنار ا بننے تک

میں جانتا ہوں مگر دل کو کیسے سمجھاؤں
یہ درد مار ہی دے گا ، گوارا بننے تک

ادھورا رہتا ہے تکمیل کا سفر اظہار
محبّتوں کا نیا استعارا بننے تک

۰۷-۰۴-۲۰۰۸

☆☆☆



نفرت کے لیے وقف کیا پیار بنا کر
توڑا ہے مجھے درد کا شہکار بنا کر

اس آنکھ کے اعجاز کی کیا بات ہے، جس نے
مارا ہے مجھے صاحبِ اسرار بنا کر

وہ خاک میں ہر بار ملاتا رہا مجھ کو
گہہ نور بنا کر تو گہے نار بنا کر

اے کاش وہ مجھ کو فقط انسان سمجھتا
بدظن ہوا مجھ سے مجھے اوتار بنا کر

سچائی کا اب سامنا کرتا نہیں ، اظہار
مجھ سے ہے گریزاں مجھے تلوار بنا کر

O

جواب رہ گئے سارے ، سوال چلتے رہے
ہمارے لیے سب حسبِ حال چلتے رہے

تھکن کو اوڑھ کے پیہم نڈھال چلتے رہے
رہ حیات میں قسمت کی چال چلتے رہے

نظر حیات کی سچائی سے گریزاں تھی
نگاہ بند کیے ماہ و سال چلتے رہے

وہ جن کے سائے میں ہم خود سے کٹ گئے یکسر
بسا کے آنکھ میں وہ خدو خال چلتے رہے

ہمارا شہر نہایت ہی معتبر ہے، یہاں
خوشی کے نام پہ رنج و ملال چلتے رہے

لٹا کے لوگ میرے خاک و خوں کا سرمایہ
دیوارِ غیر میں ہو کر نہال چلتے رہے

محبوتوں نے بہکنے نہیں دیا اظہار
زوال چلتے رہے ہیں کمال چلتے رہے

۰۷-۰۴-۲۰۰۸

☆☆☆

○

کسی کی آنکھ کا ستارا بنا ہوں
نئی اک سوچ کا دھارا بنا ہوں

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

زمانہ مجھ سے کیوں جلنے لگا ہے
میں جب سے آپ کا پیارا بنا ہوں

برف باری سی اندر ہو رہی ہے
تو کیوں باہر سے انگارا بنا ہوں

○

کسی کی آنکھ کا تارا بنا ہوں

نئی اک سوچ کا دھارا بنا ہوں

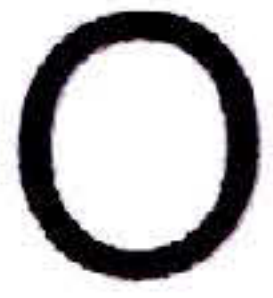
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

زمانہ مجھ سے کیوں جلنے لگا ہے

میں جب سے آپ کا پیارا بنا ہوں

برف باری سی اندر ہو رہی ہے

تو کیوں باہر سے انگارا بنا ہوں



کسی کی آنکھ کا تارا بنا ہوں
نئی اک سوچ کا دھارا بنا ہوں

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

زمانہ مجھ سے کیوں جلنے لگا ہے
میں جب سے آپ کا پیارا بنا ہوں

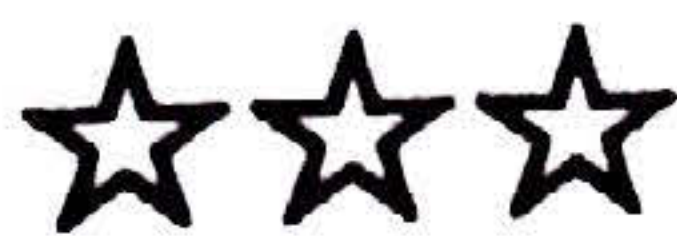
برف باری سی اندر ہو رہی ہے
تو کیوں باہر سے انگارا بنا ہوں

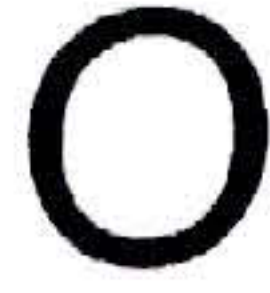
تمھاری یاد کے جگنو اڑا کر
میں اس بستی کا آوارا بنا ہوں

توانائی میری کس کام کی ہے
میں قدرت پا کے ناکارا بنا ہوں

مرے اندر ہزاروں خامیاں تھیں
سراپا ٹوٹ کر سارا بنا ہوں

۰۷-۰۴-۲۰۰۸





سہارا ڈھونڈنے والو سہارا بن جاؤ
بکھر گئے ہو اگر تم دوبارا بن جاؤ

سفر کے راستے تاریکیوں میں ڈوبے ہیں
چراغ خود کو بناؤ ، ستارا بن جاؤ

سمندروں کی یہ گہرائیاں تمھاری ہیں
نظر کو اور دو وسعت ، کنارہ بن جاؤ

کئی جہاں ہیں تمھارے وجود میں آباد
نہیں ہے ٹوٹنا تم کو ، خدارا بن جاؤ

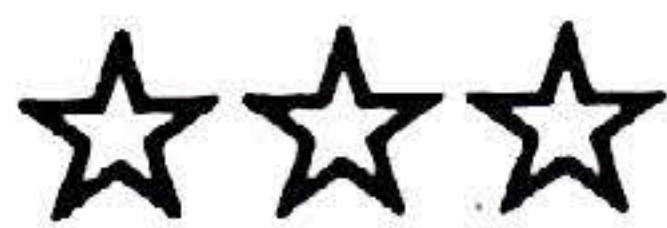
تمہیں یہ کس نے کہا تھا کہ آگ پھیلاؤ
تمہیں یہ کس نے کہا تھا شرارا بن جاؤ

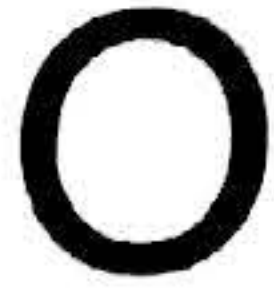
کھلے گلاب کھلے پانیوں میں بکھراؤ
کہیں پہ آنکھ، کہیں پر اشارا بن جاؤ

نظر کی منزلیں ویران ، ہو گئیں اظہار
محبّتوں کا نیا استعارا بن جاؤ

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

۲۰۰۸-۲-۲





آنچل کی صدا کی طرح چمکیے نہیں ہیں
گھبراؤ نہیں سانپ یہ زہریلے نہیں ہیں

حالات نے کیا زہر اُتارا ہے لہو میں
دل ٹوٹتے رہتے ہیں بدن نیلے نہیں ہیں

ہے کون سا دکھ ان کی رگ و پے میں سرایت
ساون میں بھی آنگن کے شجر گیلے نہیں ہیں

جو دل کے تقاضوں کو نبھا لیتے ہیں، ان کے
ملبوس ہماری طرح بھڑکیے نہیں ہیں

کچھ مرحلے او جھل ہیں نگاہوں سے تمھاری
کچھ درد ہیں تم نے جو ابھی جھیلے نہیں ہیں

کھل کر ہمیں تہذیب برتنا نہیں آتا
ہم لوگ کسی شہر کے گوریلے نہیں ہیں

ہم نے یہ سنا تھا کہ محبت کے نگر میں
پھولوں کی طرح خار بھی نو کیلے نہیں ہیں

ملنے کی تڑپ آگ لگا دیتی ہے من میں
ہم لوگ تمھاری طرح برفیلے نہیں ہیں

چاہت کو تجارت میں بدلنا نہیں سیکھا
ہم کیا کریں آتے ہمیں یہ حیلے نہیں ہیں

اب پیار کا اظہار بھی کر لیتے ہیں کھل کر
پہلے کی طرح آج وہ شرمیلے نہیں ہیں

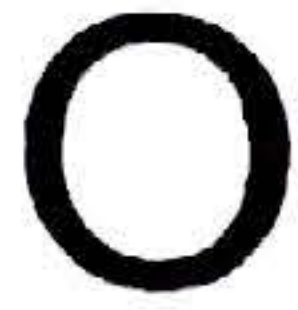
نفرت کی سزا ملتی ہے پھر کیوں ہمیں اظہار
جو پھول ملے ہیں ہمیں وہ پیلے نہیں ہیں

۵-۵-۲۰۰۸



قطبہ

وفا کے سائے میں جلتی رہی ہے
محبت تجربے کرتی رہی ہے
میرے خاکے میں اپنی چاہتوں کے
انوکھے رنگ وہ بھرتی رہی ہے



مقصود تو ہے اپنے خیالات بدلنا
لازم نہیں بستی کی روایات بدلنا

بے جرم یہاں لوگ سزا کاٹ رہے ہیں
اب ہم کو ہے اس شہر کے حالات بدلنا

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

میں پیار تمہیں دیتا ہوں تم پیار مجھے دو
کیا خوب ہے سوغات سے سوغات بدلنا

جو پیار کی سچائی سے بے زار رہا ہے
دشوار ہے اس شخص کی عادات بدلنا

آؤ انہیں سنگسار کریں امن کی خاطر
جن کے لیے اک کھیل ہے، جذبات بدلنا

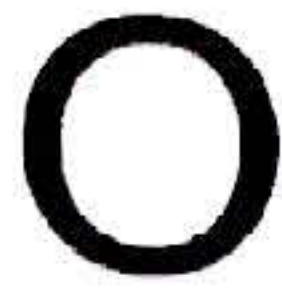
اک شرط ہے، دنیا کے تقاضوں کے مطابق
بدلوں گا، مگر تم بھی مرے ساتھ بدلنا

اس سے تو کوئی بات بھی کرنا نہیں جائز
جس شخص کا دستور رہا بات بدلنا

اظہار اگر پیار پہ ایماں رہے محکم
مشکل نہیں لوگوں کے خیالات بدلنا

۵-۴-۲۰۰۸

☆☆☆



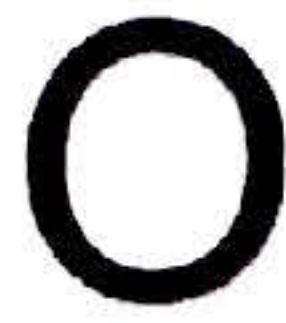
ناگن لیٹ کے رہ گئی ، شاخ گلاب سے
تعبیر نے گریز ہی کرنی تھی خواب سے

اب تک گریز پاسی ہیں خوشبو سے تتلیاں
گزرا ہے اپنا عہد بڑے انقلاب سے

شاید بدن کے لمس ہی ناپاک ہو گئے
چاہت کے لفظ اڑ گئے دل کی کتاب سے

سچائیوں کا جرم ہمارا شعار ہے
ہم لوگ ڈرنے والے ہیں نکتہ احتساب سے

اظہار ان کے سائے و پھل غیر لے گئے
آنگن کے پیڑ گزرے ہیں کس کس عذاب سے



کب تک کسی کو روکنا ممکن ہے پیار سے
نکلا ہے آج پھر کوئی جگنو قطار سے

رکھیں گے یاد درد کے کس کس گلاب کو
اب اپنے دل کے زخم ہیں باہر شمار سے

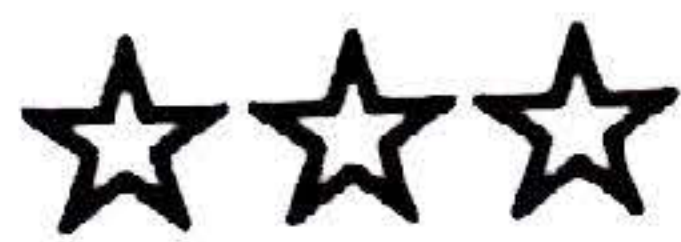
صحرا کے ناگ نے اُسے مارا دیوچ کر
نکلی تھی ایک فاختہ گرد و غبار سے

آنکھیں مدام رہتی ہیں تیری تلاش میں
واقف نہیں ہیں اور تو ہم انتظار سے

سب کی نظر میں آس کے جگنو چمک اٹھے
اک کونج جب بچھڑنے لگی اپنی ڈار سے

کچھ اُس نے اختیار کی بیگانگی کی رسم
کچھ ہم بھی بے نیاز رہے جیت و ہار سے
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

اب اس کا زندہ رہنا بھی اظہار جرم ہے
وہ شخص باز آتا نہیں ہے شکار سے





دنیا جسے سمجھتی ہے صورت نجات کی
سب سے بڑی شکست ہے اس، کائنات کی

جنبش تو دیجئے ذرا اپنی نگاہ کو
رکنے نہ پائے دیکھیے دھڑکن حیات کی

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

آئے نہ ایک پل بھی وہ میرے نصیب میں
جس جیت کے فریب میں حیرت ہو مات کی

اس نے سمجھ لیا کہ میں بے اختیار ہوں
میں نے ذرا بھی جس سے قرینے سے بات کی

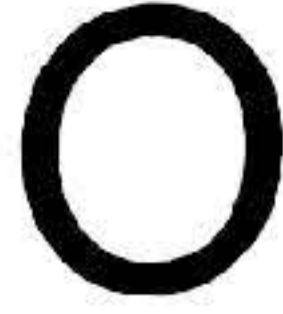
پاتی رہی فروغ تمہارے وجود سے
سورج کی روشنی ہے کہ رانی ہے رات کی

لرزے تھے جس گھڑی میری بستی کے بام و در
اس وقت مجھ کو فکر نہ تھی اپنی ذات کی

اظہار مانگنی تھی نئی ساعتوں کی خیر
کیوں آنکھ بند ہونے لگی ممکنات کی

۴-۵-۲۰۰۸





میری دھرتی پہ جو قائل نہیں آبادی کا
اس نے کرنا ہے تعین میری آزادی کا

جس نے ویران کیے ہیں میرے گھر کے آنگن
نیند سے اس کو جگانے لگا غم شادی کا

جس کو تلوار بنایا مری بد بختی نے
اس نے کاٹا ہے گلا پھر مری شہزادی کا

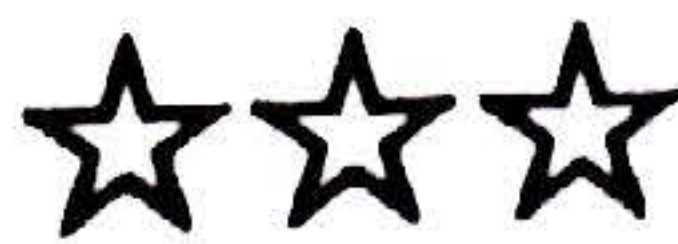
آگ پکڑی ہے ہواؤں سے ترے آنچل نے
خواب کس آنکھ نے پھر دیکھا ہے بربادی کا

اس سے لینا ہے مجھے گھر کی تباہی کا حساب
میرا کردار نہیں ہے کسی فریادی کا

تیرے احسان کا بدلہ بھی چکا ہی دیں گے
شکریہ ، شکریہ تیری ستم ایجادی کا

بجلیاں اتنی گرائی گئیں اس پر اظہار
ایک چشمہ بھی سلامت نہ رہا وادی کا

۵-۷-۲۰۰۸



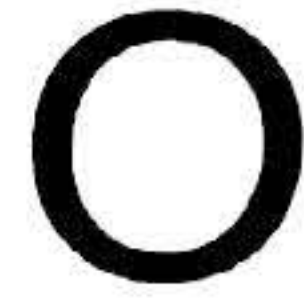


بڑے ہنر سے مجھے اشتعال دینے لگا
میرا حریف تمھاری مثال دینے لگا

ہمارے پیار میں دو انتہا کے رستے تھے
اُسے عروج تو مجھ کو زوال دینے لگا

کمال یہ ہے نئے موسموں کا اندیشہ
مری حیات کو ماضی و حال دینے لگا

شکستگی کا وہ پامال ثانیہ اظہار
مری گرفت میں سب ماہ و سال دینے لگا



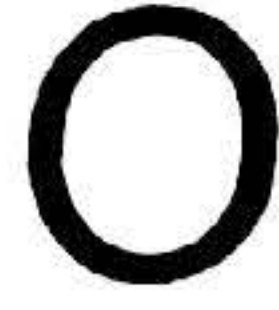
مجھے اس خلش کا جواب دو مری آبرو کا سوال ہے
اسے کس شعور کا نام دوں جو نہ خواب ہے نہ خیال ہے

مرے آگے پیچھے رواں دواں، نہ بعید تر نہ قریب تر
کہ عجیب تر ہے یہ کیفیت جو نہ ہجر ہے نہ وصال ہے

بڑی کشمکش میں گھرا ہوں میں جو بسا ہے میری نگاہ میں
مری چاہتوں کا عروج ہے میری دھڑکنوں کا زوال ہے

مری لغزشوں کے طفیل ہی تیری ساکھ سی ہے بنی ہوئی
تیری رفعتوں کا یہ سلسلہ میری پستیوں کا کمال ہے

مری آنکھ نے کیا مسترد، مری آرزو نے مٹا دیا
یہ جو زندگانی کا عکس ہے نہ جلال ہے، نہ جمال ہے



وہ رستہ کیوں بدلتا ہے سفینے کی روانی کا
بہاؤ روکنا ہوگا ہمیں دریا کے پانی کا

بڑی نرمی سے اب قاتل ہمیں برباد کرتا ہے
سنا ہے اس نے جب قصہ ہماری سخت جانی کا

خدا کا نام لے کر جاگ اٹھو، کھول دو، آنکھیں
مٹا سکتا ہے دھرتی کو سفر یہ ناتوانی کا

میرے قاتل ابد تک پھیل جائے گا سفر میرا
کہاں تک توڑ سکتے ہو تسلسل زندگانی کا

ہمارے قتل سے سچائی کا سورج نہیں ڈوبا
سفر جاری ہی رہتا ہے محبت کی کہانی کا

شکستہ ہے بدن لیکن ابھی مرنا نہیں اظہار
ہمیں بدلہ چکانا ہے کسی کی مہربانی کا



O

دیکھیے رنگ بدلتا ہے وہ آہو کب تک
ہم پہ چل سکتا ہے چاہت کا یہ جادو کب تک

اب تو بستی کے ہر آئین سے دھواں اُٹھتا ہے
دل کو بہلائے گی یہ پیار کی خوشبو کب تک

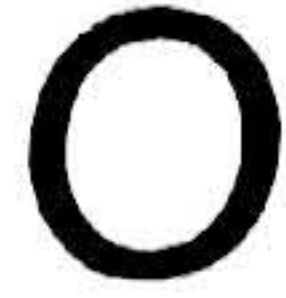
کوئی آنچل ہو مگر آگ پکڑ لیتا ہے
اب ہوا باندھ رکھے پاؤں میں گھنگھرو کب تک

کب تک راز میں رکھ سکتے ہیں اب دیکھنا ہے
تیرے چہرے کو یہ بکھرے ہوئے گیسو کب تک

جان من ظلم کی اک حد بھی ہوا کرتی ہے
مجھ کو اس حال میں رکھے گا مگر تو کب تک

اب تو اظہار کوئی فیصلہ کرنا ہوگا
ہم بدلتے رہیں اس بات سے پہلو کب تک





مجھے تنہا کہیں پا کر بالآخر وار کر دے گا
یہ تعبیروں کا آئینہ مجھے سنگسار کر دے گا

میری بستی کے اندر سے اشارے اس کو ملتے ہیں
میرا قاتل یہ مشکل راستہ ہموار کر دے گا
www.pdfbooksfree.pk

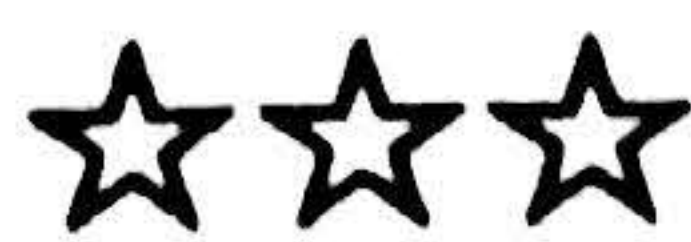
بڑی مشکل سے اس نے میرے اندر راہ پائی ہے
اب آسانی سے میری زندگی دشوار کر دے گا

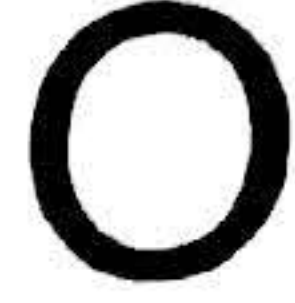
مجھے دھڑکا سار ہتا ہے کہ افواہوں کی نگری سے
کوئی آ کر محبت سے ہمیں بے زار کر دے گا

مگر حالات نے اس کو بنایا دشمنِ الفت
مجھے امید تھی وہ پیار کا اظہار کر دے گا

ہمارے شہر میں جو ریشمی ملبوس لاتا ہے
ہماری آنکھ سے اوجھل ہمارا پیار کر دے گا

مری سچائی اس کی راہ کی دیوار ہے اظہار
کسی دن وہ بھی مرے پیار سے انکار کر دے گا





جو ہر موسم میں لکھتا ہے محبت ہی عبادت ہے
اُسے چاہت کی تحریریں جلا دینے کی عادت ہے

انوکھا تجربہ کرنے لگی ہے زندگی شاید
یہ کیسا پیار ہے جس میں نہ بے چینی نہ راحت ہے

جسے دنیا کے کاموں سے کبھی فرصت نہیں ملتی
وہ کہتا ہے کہ اب تک پیار کا جذبہ سلامت ہے

مجھے بتلا محبت کرنے والے اب کہاں جائیں
تیری بستی میں اپنے پیار پر سب کو ندامت ہے

بدن کے شہر پر نازل ہے موسم برف باری کا
اڑا دیتا ہے اس کی راکھ جس دل میں حرارت ہے

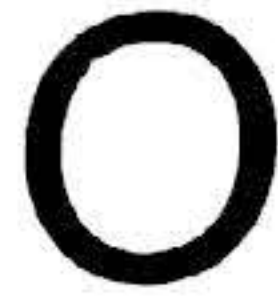
یہ کس نے زہر پھیلایا ہمارے خون میں آ کر
ہمارا بے وفا ہونا، بھلا کس کی عنایت ہے

اسے کیسے بھلائیں گے وہ جس کی مہربانی سے
ہماری چاہ کی دھرتی کا ہر موسم قیامت ہے

اسے چاہا جو الفت کے تقاضوں سے گریزاں تھا
مجھے اظہار دل کی دھڑکنوں سے یہ شکایت ہے

۶-۴-۲۰۰۸



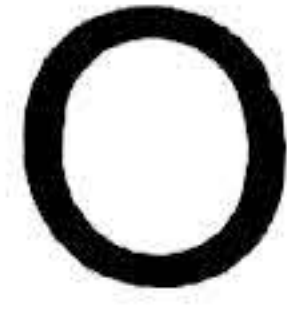


مرا علاج بہت خوب ہوتا رہتا ہے
زوال پیار سے منسوب ہوتا رہتا ہے

اٹھاتا جو بھی ہے سچائی کے لیے آواز
کوئی بھی عہد ہو، معتب ہوتا رہتا ہے

ہمیشہ پیار کے لہجے میں بات کرتا ہوں
نفیس تر میرا اسلوب ہوتا رہتا ہے

مری شکست کا اک یہ بھی ہے سبب اظہار
مرا عدو مرا محبوب ہوتا رہتا ہے



تری نظر میں جو غم دور کرنے والا ہے
وہ دل کے زخم کو ناسور کرنے والا ہے

بچا جو پیار کا اک آخری حوالہ تھا
اس آئینے کو کوئی چور کرنے والا ہے

عزیز تر ہی رہی ہم کو جس کی آزادی
ہمارے شہر کو محصور کرنے والا ہے

وہ جس کو آپ مسیحا قرار دیتے ہیں
ہمارا قتل بدستور کرنے والا ہے

لہو بہانا ہی ٹھہرا ہے مشعلہ جس کا
اُسے وہ شہر پہ مامور کرنے والا ہے

وہ جس نے میری تباہی کے خواب دیکھے ہیں
وہ کب وفاؤں کو منظور کرنے والا ہے

میں جس کی جیت کا باعث بنا رہا اظہار
مجھے شکست پہ مجبور کرنے والا ہے



تین شعر

اس نے ہماری راہ کے اک تیر کو روکا نہیں
ہم نے مگر اس شہر کو تعمیر سے روکا نہیں
پلکوں پہ سج کر دو گھڑی اڑتا ہے جگنو کی طرح
جس خواب کو ہم نے کبھی تعبیر سے روکا نہیں

اظہار ہم نے فاصلوں کو درمیاں رہنے دیا
اس چاند نے ہم کو کبھی تسخیر سے روکا نہیں



سحر کے قافلے شب کے نقیب ہونے لگے
ہمارے سائے ہمارے رقیب ہونے لگے

جو اس سے پہلے کسی اور کا مقدر تھے
وہ حادثے بھی ہمارا نصیب ہونے لگے

رہے جو خواب سے تعبیر تک فروزاں سے
وہ دل نواز حوالے مہیب ہونے لگے

عجیب موڑ پہ آ کر رکا ہے افسانہ
وہ حد سے دور، نہایت قریب ہونے لگے

خیال و خواب ہے چاہت کی آگ میں جلنا
پتنگ جتنے تھے سب عندلیب ہونے لگے

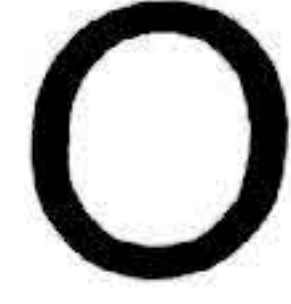
چراغ کون جلائے گا اس خرابے میں
جب اپنے چاند ستارے صلیب ہونے لگے

انہیں گلہ تھا کہ ہم حق کا ساتھ دیتے ہیں
سو ہم سے دور ہمارے حبیب ہونے لگے

اڑی ہے جب سے ہماری شکست کی افواہ
تو دوستوں کے رویے عجیب ہونے لگے

نباہ کا کوئی معیار ہی نہیں اظہار
ہمارے پیار عجیب و غریب ہونے لگے

۹-۴-۲۰۰۸



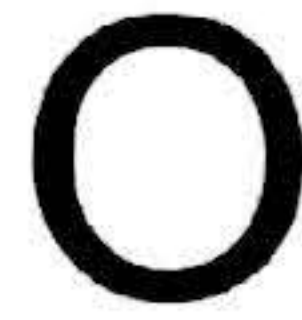
چین کون پاتا ہے ، درد کون سہتا ہے
دیکھیے مقدر اب ، کس کے ساتھ رہتا ہے

قتل کر دیا کس نے ، اعتبار میں کس کو
قافلہ گلابوں کا ، پانیوں میں بہتا ہے

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

آرزو کے ساحل پر ، زور ہے ہواؤں کا
اک مکان بنتا ہے ، اک مکان ڈھتا ہے

اس کا کیا ارادہ ہے جانتا نہیں اعظمیٰ
ساتھ پھر نہ ٹوٹے گا مجھ سے روز کہتا ہے

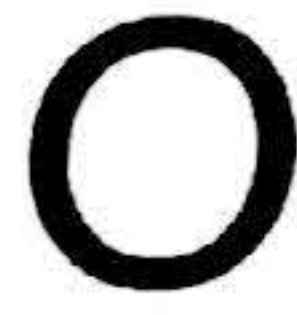


اب تک تو میری جاں تھا، اب جاں سے پیارا بن گیا
ٹوٹا تھا دل کا آئینہ ، لیکن دوبارا بن گیا

اس کی نظر کی روشنی، میرے تعاقب میں رہی
آنسو جو پلکوں سے گرا ، جگنو ستارا بن گیا

ہر رُت پہ چھا جاتی ہے کیوں آ کر تیری دوشیزگی
کیا گل کھلیں گے راہ میں ، موسم کنوارا بن گیا

آنکھوں میں اب تک نصب ہے، برباد ہو جانے کا ڈر
وہ شہر جو مسمار تھا ، سارے کا سارا بن گیا



ہمارے سر کوئی الزام آنے والا ہے
وہ چاند پھر سے لب بام آنے والا ہے

سنا ہے جس نے گھروں کے دیے بجھائے تھے
وہ جنگ جیت کے ناکام آنے والا ہے

وہ میرے قتل کے حیلے تلاش کرتا ہے
کسی کے لب پہ میرا نام آنے والا ہے

تمھاری آنکھ یہ کہتی رہی ہے، گردش میں
کوئی ستارہ، کوئی جام آنے والا ہے

تمام عمر رہا اس فریب میں اظہار
کہیں سے پیار کا پیغام آنے والا ہے

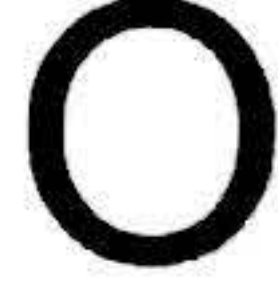


جذبے رواں دواں ہوئے ، گردش میں خون آگیا
کیسا یہ اضطراب ہے ، دل کو سکون آگیا

بے شک بدل گئیں رتیں لیکن مجھے تو یوں لگا
عہد جنوں گزر گیا ، عہد جنوں آگیا

یہ عشق کا زوال ہے ، یا چاہتوں کی انتہا
جو سر اٹھا کے چل پڑا ، وہ سرنگون آگیا

جب چاندنی کی دھڑکنیں لپٹیں میرے وجود سے
باہر جو انقلاب تھا سب اندرون آگیا



بانٹنی ہیں آپس میں ، اپنی اپنی تصویریں
ہم نے خواب دیکھے ہیں ، اور تم نے تعبیریں

اب اداس کیا ہونا ، کون تم سے کہتا ہے
سطح آب پر لکھنا ، زندگی کی تحریریں

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

نور بھی تھا ظلمت بھی ، کس طرف چلے جاتے
تیرگی تھی اک جانب ، اک طرف تھیں تنویریں

پھول دے کے سب تم کو ، زخم لے کے جاتے ہیں
وہ تمہاری قسمت تھی ، یہ ہماری تقدیریں

صوت و رنگ کے چشمے ، جنگلوں میں بہتے ہیں
لے اڑی غزالائیں تتلیوں کی جاگیریں

اس کی آنکھ میں اظہار میرے خواب جاگے جب
حد میں آگئیں ساری ، دھڑکنوں کی تعزیریں

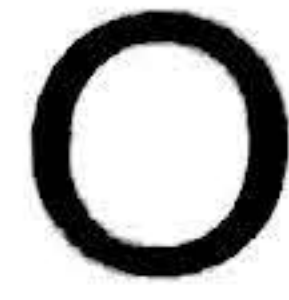


تین شعر

کوئی حسین سا انعام ملنے والا تھا
ہمارے درد کو ایک نام ملنے والا تھا

یہ کس نے راہ میں نفرت کے تیر برسائے
ہمیں تو پیار کا پیغام ملنے والا تھا

الجھ گئی ہے نئے واقعات میں اظہار
وہ جس کہانی کو انجام ملنے والا تھا



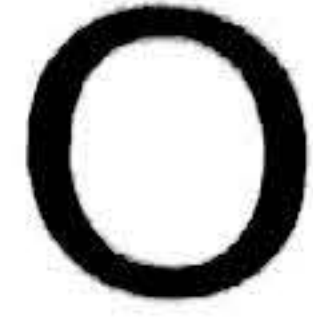
عیش و غم اضافی ہیں یار ہی تو سب کچھ ہے
پیار کی کہانی میں ، پیار ہی تو سب کچھ ہے

ذکر کرتا رہتا ہے ، وہ میری شکستوں کا
جیسے اس فسانے میں ، ہار ہی تو سب کچھ ہے

رنگ و روپ دیتا ہے پھول پھول چہروں کو
خار کچھ نہیں لیکن خار ہی تو سب کچھ ہے

ہور ہے ہیں کیوں اشجار برگ و بار سے عاری
برگ ہی تو سب کچھ ہے ، بار ہی تو سب کچھ ہے

میری خاک کو اظہار سیم و زر بناتا ہے
نور ہی تو سب کچھ ہے ، نار ہی تو سب کچھ ہے



سو چراغ گل کر کے، اک دیا جلا دینا
چاہتوں نے سیکھا ہے، بستیاں مٹا دینا

یہ کوئی شرارت ہے، یا تمھاری مجبوری
پاس آ کے چپ رہنا دور سے صدا دینا

زخم کا سبب بھی ہے، درد کی دوا بھی ہے
اس کی آنکھ نم ہونا، اس کا مسکرا دینا

بے جسی بجا لیکن، ہے کمالِ بدذوقی
شہر میں گلابوں کو، راہ سے ہٹا دینا

منزلیں مجھے ہمد، خود تلاش کر لیں گی
تم مجھے محبت کا راستہ دکھا دینا

اس کا راستہ تکتے، شام ہو گئی اظہار
اب تو اپنی پلکوں پر، دیپ بھی جلا دینا



قطعہ

زخم مسکائے ہیں پھولوں کی طرح کھلتے ہیں
آؤ ہم دونوں ذرا پھر سے گلے ملتے ہیں
کتنا پیارا ہے محبت کا یہ پہلو اظہار
آنکھ جب بولنے لگتی ہے تو لب سلتے ہیں



میں نے یہ کہا کب ہے، درد کی دوا دینا
چاہتوں کا مجرم ہوں، تم مجھے سزا دینا

اس کی روشنی تم کو، راستے دکھائی گی
خاک میری دھرتی کی، مانگ میں سجا دینا

اپنے درد کو کب تک، اس طرح چھپائیں گے
جاں سے مار دیتا ہے، آہ کو دبا دینا

پیار ہی تو سب کچھ ہے، پیار تم سے کرتا ہوں
اور تم سے کیا لینا اور تم کو کیا دینا

پیار کر کے ہم دونوں، حد میں رہ بھی سکتے ہیں
کون تم سے کہتا ہے ہوش ہی گنوا دینا

تم سے ملنے آئے گا، پتھروں کا سوداگر
اس کے ہاتھ میں اظہار، پھول اک تھا دینا



ایک شعر

بچھڑ کے خوش ہے اگر وہ تو کیا ہوا اظہار
ہمارے دل کو بھی آرام آنے والا ہے





سرخ گلاب بھی ہو جاتا ہے ہاتھ میں پیلا پیلا سا
موسم سارا لگنے لگا ہے زہریلا ، زہریلا سا

پھر کس آنکھ نے سپنا دیکھا دھرتی کی بربادی کا
ریشم ریشم لہجہ کیوں ہے پتھریلا ، پتھریلا سا

سب لوگوں کو زہر پلا کر آگ لگا دی قاتل نے
شہر سے اُٹھنے والا دھواں ہے کیسا نیلا نیلا سا

اس کی آنکھ کی بے رحمی نے ایک ہی وار میں قتل کیا
لگتا تھا جو بھولا بھالا شرمیلا ، شرمیلا سا

بستی بستی آنگن آنگن ، تاریکی کچھ اور بڑھی
آنکھ سے جگنو روٹھ گیا ہے چمکیلا چمکیلا سا

جنگل میں احساس نہیں تھا ناگن کے ڈس لینے کا
من کو بھایا تھا اک منظر بھڑکیلا بھڑکیلا سا

آنکھوں میں آنسو بھر بھر کر کس نے مجھ کو یاد کیا
خشک ہواؤں کا آنچل بھی آج ہے گیلا گیلا سا

کچھ تو تیری آنکھوں میں بھی گہرائی کا کرب نہیں
اور تیرا اظہار بھی ہے کچھ رنگیلا رنگیلا سا





زندگی کا اک نیا پہلو طلوع ہونے لگا
اس کی پلکوں پر کوئی جگنو طلوع ہونے لگا

آج کے سورج کی کرنیں ڈوبنے والی نہیں
لے کے سانسوں میں تیری خوشبو طلوع ہونے لگا

روکنا ممکن نہیں تھا روشنی کا سلسلہ
پیار کا خورشید اب ہر سو طلوع ہونے لگا

صبح آ کر دستکیں دینے لگی دہلیز پر
یا تمھاری آنکھ کا جادو طلوع ہونے لگا

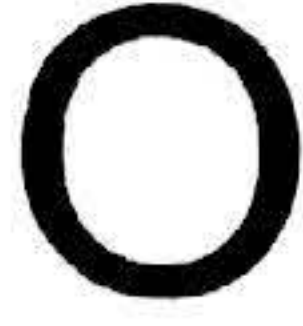
ڈوب کر بھی وہ ستارہ جگمگاتا ہی رہا
بن کے میری آنکھ کا آنسو طلوع ہونے لگا

تیرگی نے جس پہ پہرے ڈال رکھے تھے کبھی
اُس افق سے صبح کا بازو طلوع ہونے لگا

رات کی رانی گلے ملنے لگی اظہار سے
درد کے مہتاب جب سے تو، طلوع ہونے لگا

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk





مات تھی جس کا مقدر سرخ رُو ہونے لگا
پیار کا موسم بہت بے آبرو ہونے لگا

سانس لینا بھی نہیں ممکن رہا اس دشت میں
آنکھ پانی اور دل میرا لہو ہونے لگا

جو ہمارے قتل کے الزام میں مطلوب ہے
تذکرہ اس کی وفا کا گُو بہ گُو ہونے لگا

شہر پر نازل ہوا ہے بے حسی کا وہ عذاب
آنکھ پتھر، اور دل بے آرزو ہونے لگے

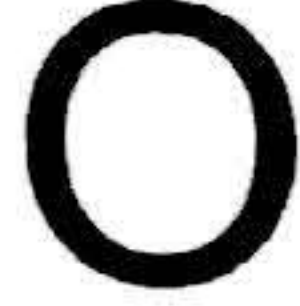
اپنا چہرہ کھو چکا تھا خواہشوں کی بھیڑ میں
جب مرا آئینہ مجھ سے رو برو ہونے لگا

شہر میں اظہار یہ کیسی ہوا چلنے لگی
جو مرا غم خوار تھا میرا عدو ہونے لگا



مجھ پہ جذبات مرے بار رہے ہیں پیہم
میرے حالات مجھے مار رہے ہیں پیہم

تم کو معلوم کہاں پیار کی سچائی سے
بام و در شہر کے بیزار رہے ہیں پیہم



گھر کے لئے کا اُسے افسوس جب کوئی نہیں
پہلے اس سے اک شکایت سی تھی اب کوئی نہیں

جانِ من شاید مقدر کو یہی منظور تھا
ورنہ رستے سے بھٹکنے کا سبب کوئی نہیں

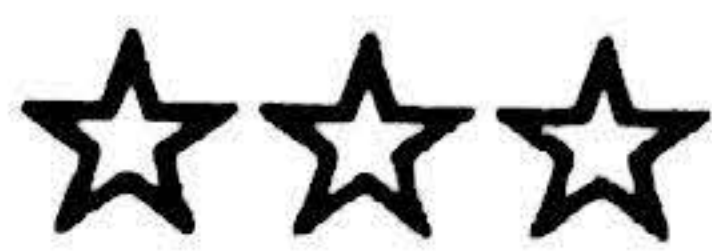
روشنی کو قید میں لانا سراسر ظلم ہے
میں محبت ہوں مرا نام و نسب کوئی نہیں

میرا سچ کہنا مجھے بستی میں تنہا کر گیا
کیا کہوں آتا مجھے جینے کا ڈھب کوئی نہیں

جس کے آنچل سے طلوع ہو جائے کرنوں کی سحر
ایسی اب اس کرب کی بستی میں شب کوئی نہیں

ہم پہ سو سو کی طرح الزام عائد ہیں مگر
پیار کرنے کے سوا دل میں طلب کوئی نہیں

پیاں کی شدت سے جلتے ہیں زمین و آسمان
اور وہ یہ کہہ رہا ہے تشنہ لب کوئی نہیں





دھڑکنیں اُجھتی ہیں ، نت نئے عذابوں میں
چاہتوں کی تعبیریں ، کھو گئی ہیں خوابوں میں

آگہی کی بستی میں ، روشنی ہوئی مصلوب
نفرتیں سمٹ آئیں ، پیار کی کتابوں میں

جب طلوع نہیں ہوتا ، آنکھ سے کوئی آنسو
دل کشی نہیں رہتی رنگ کے گلابوں میں

کوئی شب سے بھی پوچھے ، رات سے کرے دریافت
میرا پیار ہے تاباں ، کتنے ماہتابوں میں

خشک ہو گئے چشمے ، قتل ہو گئی خوشبو
تتلیاں بھٹکتی ہیں ، درد کے سراپوں میں

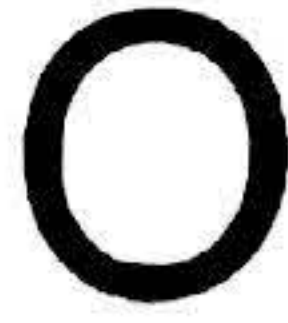
لب پہ آگئی اظہار، بات ایک مبہم سی
زخم جب ہوئے عریاں، سینکڑوں حجابوں میں



دو شعر

آئی ہوائیں مہکی
سانسیں ہیں بہکی بہکی

میں جل رہا ہوں اظہار
اک آگ سی ہے دہکی



بے بسی پیار کے اظہار سے وابستہ رہی
اپنی ہر جیت یہاں ہار سے وابستہ رہی

ہم اندھیروں میں بھٹکتے ہی رہے ہیں اظہار
روشنی حسن کے بازار سے وابستہ رہی

جب سے اس رات کی رانی کو کہا ہے اپنا
ایک ناگن مری مہکار سے وابستہ رہی

مجھ سے اس بات کی تفصیل نہ پوچھے کوئی
ایک تتلی تھی بس اک خار سے وابستہ رہی

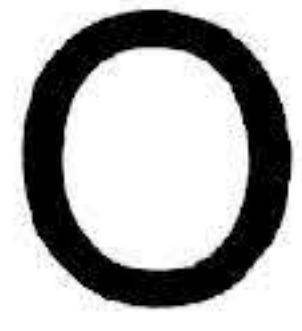
شہر کا شہر فراست سے ہوا ہے محروم
آگہی جب کسی دربار سے وابستہ رہی

جان لے کر بھی میرا نام لیا ہے اظہار
زندگی مجھ سے بڑے پیار سے وابستہ رہی



ایک شعر

کیا برا ہے میں اگر حسن کا شیدائی ہوں
یہ تو الزام ہے مجھ پر کہ میں ہر جائی ہوں



زخم کو پھول کہے درد کو خوشبو سمجھے
بات کا اب وہی مطلب ہے جسے تو سمجھے

میرے اظہار کو اخفا کی سند دے لیکن
بات کو وہ کسی صورت کسی پہلو سمجھے

بعد میں قتل کے مجھ پہ وہ لگائے الزام
پہلے وہ شہر میں آکر میری خو بو سمجھے

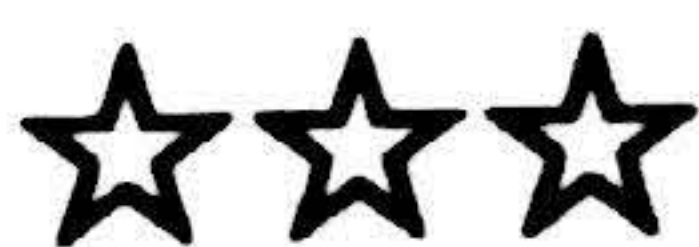
گھر ہمارے ہوئے برباد تو ماتم کیسا
ہم تو اس کو بھی تیرے پیار کا جادو سمجھے

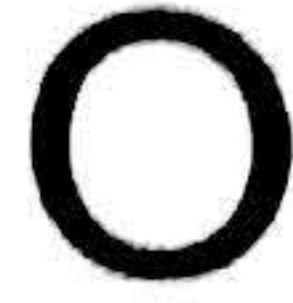
خود فریبی نے کیا اس طرح ہم کو برباد
تم نے جو زہر دیا ہم اُسے داؤد سمجھے

من کی تنہائی کو اس شہر کے ہنگاموں میں
کوئی دھڑکن کوئی پائل کوئی گھنگھرو سمجھے

ہم نے دیکھی تھیں وہ بھیگی ہوئی پلکیں اک بار
ہم مقدر کے ستارے کو بھی آنسو سمجھے

پیار کے قرب کا مارا ہوا میں ہوں اظہار
میرے دکھ کو کوئی تتلی کوئی جگنو سمجھے





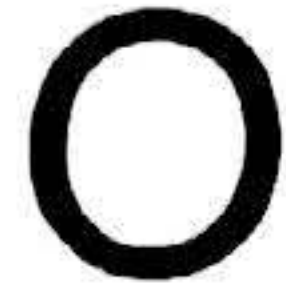
میرے پیمانے کو لبریز نہیں کر سکتا
ایسی جرأت وہ کم آمیز نہیں کر سکتا

گنگنا اٹھتی ہے دھڑکن کی خموشی پیہم
دل کی بے تابی کو مہینز نہیں کر سکتا

ہمسفر تیری رفاقت پہ ہوں راضی لیکن
تو یہ رفتار ذرا تیز نہیں کر سکتا

خواب نے کاٹ دیے راستے تعبیروں کے
درد کو اور دلاویز نہیں کر سکتا

میرے بے ساختہ پن کا ہے وہ شاکی اظہار
اور میں پیار سے پرہیز نہیں کر سکتا



پلا کے جام میری تشنگی بڑھا دے گا
وہ مرا خضر و مسیحا مجھے مٹا دے گا

اُسے گھسیٹنا آتا ہے مجھ کو کانٹوں پر
میرے لیے کوئی پیارا سا پھول لا دے گا

جسے خبر نہیں کیا ہے وہ خود حقیقت میں
مجھے وہ میرے لہو کا حساب کیا دے گا

مری زباں پہ لگائی ہے جس نے پابندی
یہ راز شہر کی ہر آنکھ کو بتا دے گا

تمام عمر جو سچائی سے رہا خائف
وہ کم نگاہ ، محبت کسی کو کیا دے گا

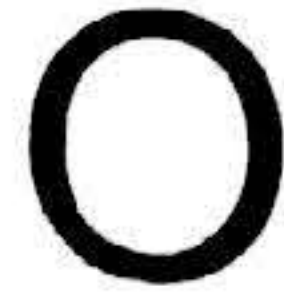
جو شخص مجھ سے طلب کرتا ہے ضمیر میرا
مجھے وہ کیسے مرے درد کی دوا دے گا

جو میرے گھر کا نگہبان بن کے آیا ہے
مرے مکان کی دیوار و درگرا دے گا

میں راستے سے پلٹ آیا اس بھروسے پر
مرا وہ چاہنے والا مجھے صدا دے گا

وہی جو پیار کی بستی میں پلنے والا ہے
وہ حادثے مری بنیاد تک ہلا دے گا

وفا کا نام جو لیتا ہے مستقل اظہار
گلوں کو نوچ کے سب تتلیاں جلا دے گا



ہے اک فریب یہاں پائیدار کچھ بھی نہیں
یہ جیت کچھ بھی نہیں ہے یہ ہار کچھ بھی نہیں

وفاؤں پر یہاں دار و مدار کچھ بھی نہیں
سو ہم نے مان لیا ہے کہ پیار کچھ بھی نہیں

لہو اُمنگ سے عاری رہے تو پھر ہمد
شباب کچھ بھی نہیں ہے بہار کچھ بھی نہیں

ملاں یہ ہے کہ بس زخم ہی سمیٹے ہیں
گلاب ہاتھ میں آتے تو خار کچھ بھی نہیں

تجھے گلے سے لگانا پڑا تو ہے لیکن
تو بے وفا ہے تیرا اعتبار کچھ بھی نہیں

میں اپنی بات سے انکار کر نہیں سکتا ہے
تیرے لیے تو یہ قول و قرار کچھ بھی نہیں

تم اپنے قامت و قد کو سنبھال کر رکھنا
میری نظر پہ مجھے اختیار کچھ بھی نہیں

وہ جس نے شہر کو ماتم کدہ بنایا ہے
وہ کہہ رہا ہے یہاں انتشار کچھ بھی نہیں

میری زمین کو جنموں کی پیاس ہے لاحق
یہ چند بوندیں ، یہ ہلکی پھوار کچھ بھی نہیں

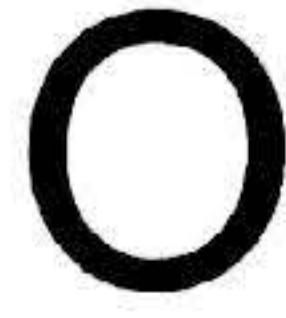
محبّتوں کے سہارے جیا کروں کب تک
بھٹک رہا ہوں مرا کاروبار کچھ بھی نہیں

سلامتی کا سفر کس طرح رہے قائم
بحال کچھ بھی نہیں برقرار کچھ بھی نہیں

مجھے جو راہ سے بھٹکا رہا ہے ہر لمحہ
وہ کہہ رہا ہے مجھے بار بار کچھ بھی نہیں

نگاہ اُلجھی ہے خواب و خیال میں اظہار
یہ خد و خال یہ نقش و نگار کچھ بھی نہیں





مرے قاتل مرا دلدار ہو جا
محبت کے لیے تیار ہو جا

بھلا یہ نفرتیں کب تک چلیں گی
مرا ہمدم ، مرا غم خوار ہو جا
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

فضاؤں میں صدا یہ گونجتی ہے
سراپا پیار ہو جا پیار ہو جا

ذرا بتلا تجھے کس نے کہا ہے
کسی کی راہ کی دیوار ہو جا

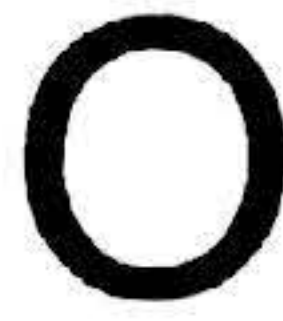
تری چاہت ہی میری زندگی ہے
تو مری جیت میری ہار ہو جا

ہزاروں بار مجھ سے روٹھنا پھر
مگر راضی فقط اک بار ہو جا

دلوں کی دھڑکنیں کہتی ہیں پیہم
خدارا نیند سے بیدار ہو جا

تباہی سے اگر بچنا ہے اظہار
محبت سے کہیں دو چار ہو جا





سامنے کوئی خوشی ، کوئی ملال آتا نہیں
شہر میں کوئی بھی موسم حسبِ حال آتا نہیں

میں نے تجھ پہ ہر خوشی ہر غم نچھاور کر دیا
تجھ کو لیکن اک ذرا میرا خیال آتا نہیں

پھر تجھے یہ راستہ تبدیل کرنا کیوں پڑا
تیرا کہنا تھا محبت پر زوال آتا نہیں

بن رہا ہوں زندگی کی بے کسی کا آئینہ
وسوسے آنکھوں میں ہیں لب پر سوال آتا نہیں

جو کسی پتھر کی آنکھوں سے کرے چشمے رواں
اب مجھے اظہار ایسا بھی کمال آتا نہیں



روشنی گنوا دے گی ، اپنی ساری بینائی
شہر میں نہیں ملتی ، درد کو پزیرائی

اپنے سر لگے الزام ، ہم نے سب کیے تسلیم
کب ہمیں گوارا تھی ، چاہتوں کی رُسوائی

دھڑکنوں کی بستی میں ، حادثہ ہوا شاید
آہ ہو گئی ساکن ، گونجتی ہے شہنائی

اب میں اپنے خوابوں کو ، کس طرح بچاؤں گا
اس کی دل ربا صورت ، کھو چکی ہے رعنائی

جانے میری آنکھوں نے خواب کیسا دیکھا ہے
دشت میں ہوئی سنگسار ، شہر بھر کی دانائی

آدھی رات کو اظہار جشن جب ہوا برپا
آنکھ میں ہوئی آباد ، شہر بھر کی تنہائی

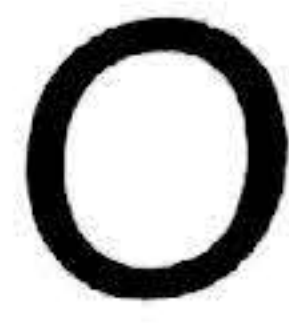


دو شعر

اُس نے ہمارا نام لیا اتنے پیار سے
ہم بے نیاز رہنے لگے جیت و ہار سے



کرچیاں اپنی سمیٹوں یا ہوا کو تھام لوں
سنگ باری ہو رہی ہے ہاتھ میں گلدان ہے



حیرتوں سے تجھے دوچار بھی کر سکتے ہیں
ہم تیرے پیار سے انکار بھی کر سکتے ہیں

ہر قدم پر تجھے مشکل سے بچانے والے
زندگانی تری دشوار بھی کر سکتے ہیں

ہے تو مشکل و لے چاہت کی بقا کی خاطر
اپنے جذبات پہ ہم وار بھی کر سکتے ہیں

تیرے رستے سے پلٹنے کی تمنا ہمد
تیری اُلفت میں گرفتار بھی کر سکتے ہیں

گھونسلہ جن کا جلایا ہے شکر تو نے
وہ پرندے تجھے آزار بھی کر سکتے ہیں

عمر بھر ہم نے جو اُلفت میں کمائے ہیں ثواب
مفت میں ہم کو گنہگار بھی کر سکتے ہیں

پستیوں کو جو مٹانے کے لیے آئے ہیں
شہرِ بلقیس کو ہموار بھی کر سکتے ہیں

وہ جو آئے ہیں ترے شہر میں مہمان بن کر
تجھ کو گھر سے وہ گرفتار بھی کر سکتے ہیں

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ان کی نفرت کوئی تقدیر نہیں ہے میری
مجھ سے وہ پیار کا اظہار بھی کر سکتے ہیں

نفرتوں میں ہمیں اُلجھایا گیا ہے اظہار
ورنہ مشکل نہیں ہم پیار بھی کر سکتے



راستہ محبت کا ، اختیار کرنا ہے
نفرتوں کی بستی میں ، ہم کو پیار کرنا

ورنہ شہر کے شاطر ، سب کو مار ڈالیں گے
ہم کو ایک دو جے پر اعتبار کرنا ہے

رات کی فضاؤں میں ، گیت گائیں گے لیکن
چاند کے نکلنے کا ، انتظار کرنا ہے

شہر کے احاطے میں پیار پر ہے پابندی
اور یہ گناہ ہم کو بار بار کرنا ہے

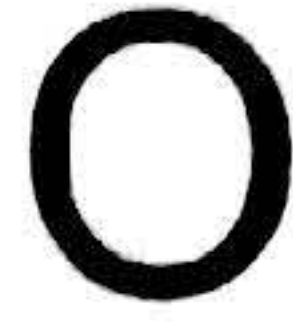
اک ذرا نہیں مشکل منزلوں کو پا لینا
صرف اپنی چاہت پر ، انحصار کرنا ہے

زلف کو ہوا دینا ، خوشبوؤں کو بکھیرنا
زندگی سے اک رشتہ استوار کرنا ہے

راہ میں نہیں کوئی ، درمیان کا رستہ
یا شکار ہونا ہے یا شکار کرنا ہے

چاہتوں کی منزل تو اور کچھ نہیں اظہار
جان وار دینی ہے ، دل نثار کرنا ہے





لے جاؤ یہ خوشبو مری ، مہکار مجھے دو
میں پیار تمہیں دیتا ہوں تم پیار مجھے دو

تم پر جو کرے درد کا ہر مرحلہ آسان
اس کھیل میں کچھ اس طرح کردار مجھے دو

یہ نیند کے جھونکے تمہیں بدنام نہ کر دیں
سو جاؤ مگر دیدہ دیدار مجھے دو

تم خوش ہو تو میں لب پہ نہ لاؤں گاشکایت
لے جاؤ یہ گل سارے وہ سب خار مجھے دو

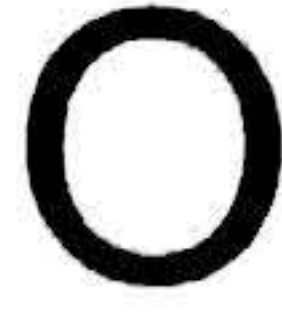
کرنے ہیں کسی روپ کی رانی پہ نچھاور
یہ شہر یہ آجینے یہ بازار مجھے دو

ہر عہد میں چاہت کا طلب گار رہا ہوں
کب میں نے کہا درہم و دینار مجھے دو

دیوار کھڑی کر کے وہ اب کہتا ہے مجھ سے
وہ دھوپ لو یہ ، سایہ دیوار مجھے دو

میں نے تو دعاؤں کی طرح ہے تمہیں سمجھا
تم سے یہ کہا کس نے ہے آزار مجھے دو

قاتل سے میری آخری خواہش رہی اظہار
سر کاٹ لو لیکن میری دستار مجھے دو



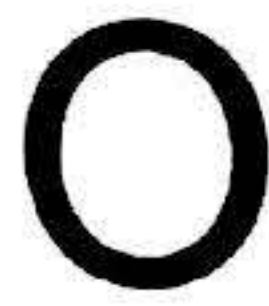
کنج تنہائی میں یا بر سر بازار کرے
میری خواہش ہے کہ سب شہر اُسے پیار کرے

زندگی دے مجھے یا زیست سے بیزار کرے
وہ مجھے اپنی محبت میں گرفتار کرے

اس پہ میں قتل کا دعویٰ نہیں کرتا لیکن
میرا قاتل مری سچائی سے انکار کرے

جس کی چاہت مجھے مرنے سے بچا سکتی ہے
زندگانی سے وہ آکر مجھے بیزار کرے

چاہنے لگتا ہوں میں جب بھی کسی کو اظہار
وہ بہت پیار سے جینا مرا دشوار کرے



نظر بیزار ہے دونوں طرف بے اعتباری ہے
فضا کی آنکھ بوجھل ہے ہوا کا پاؤں بھاری ہے

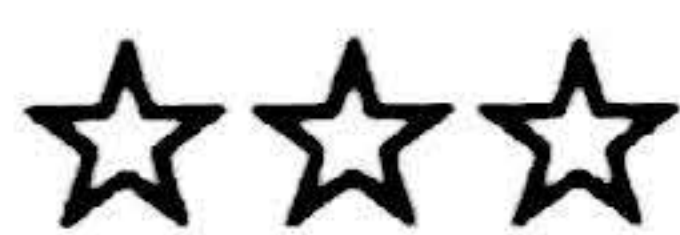
رہا ہے مستقل قلب و نظر پہ غیر کا قبضہ
جو ہم کرتے ہیں آپس میں وہ اُلفت کب ہماری ہے

اک اندیشہ ہے جذبوں کی تجارت کم نہ پڑ جائے
وفا کی فصل جل جائے گی ہر سو ڈالہ باری ہے

کئی اک حادثوں کی زد پہ رہتی ہے انا تیری
مگر آنچل کی شادابی تری اب تک کنواری ہے

مناسب ہے شکست و فتح کو تقسیم کر لینا
ولیکن اب یہ طے کرنا پڑے گا، کس کی باری ہے

مگر اظہار کوئی چاہنے والا نہیں ملتا
ستاروں سے کرن اُلفت کی پھر ہم نے اُتاری ہے



○

خود کو پہچان کے کھو دیتا ہے چہرہ پانی
تیری پلکوں سے اٹھاتا نہیں پہرا پانی

میرے چہرے پہ بناتا رہا چہرہ پانی
تیری آنکھوں پہ بھی دیتا کوئی پہرا پانی

اپنی پہچان میں کھو دیتا ہے چہرہ پانی
تیری آنکھوں پہ دیا کرتا ہے پہرا پانی

چاند سے کہتی ہیں ساگر کی مچلتی لہریں
پیار کا گیت سنا کرتا ہے بہرا پانی

چل پڑا جب تو بہاؤ میں ڈبویا سب کچھ
اور جب ٹھہرا تو پلکوں پہ بھی ٹھہرا پانی

دن کے مہتاب تیری یاد کے اک چشمے پر
رات بھر لکھتا رہا ہے تیرا سہرا پانی

اب تو بے آب ہیں جذبات کے سب آئینے
اب یہاں پیاس سے ہوتا نہیں زہرا پانی

اس غلط فہمی نے سب کچھ ہی ڈبویا میرا
دوہرا کام نہیں کرتا اکہرا پانی

دھڑکنوں کے کسی ساحل پہ نہ رکنا اظہار
مجھ سے کہتا ہے سمندر سے بھی گہرا پانی

قطعات

وہ کہتی ہے میرا اک کام کر دو
محبت میں مجھے بدنام کر دو
کرن جو درد کی اتری ہے دل میں
اسے سارے جہاں میں عام کر دو

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk



دیا روشن رہے گا آرزو کا
سفر رکتا نہیں ہے جستجو کا
مگر اُس چاند کو چھو موں تو کیسے؟
اڑا جب رنگ ہے اپنے لہو کا

لا حاصل

۱

شگفتہ تو وفا کے شہر کی ایسی غزالہ ہے
 کوئی رم خوردگی جس کے مقدر میں نہیں آئی
 نہ تتلی تیری آہٹ کی بھٹکتی ہے ہواؤں میں
 نہ آئینے الجھتے ہیں تیری بہکی اداؤں سے
 فدا ہیں تیرے عارض پہ شفق کی لالیاں ساری
 مگر غازہ ترے رخسار کا اک دُھند میں گم ہے
 نہ تیری چال کی مستی قیامت کو جگاتی ہے
 نہ تیری آس کی کوئل سلگتے گیت گاتی ہے
 نہ تیرے نام سے منسوب پریوں کی کہانی ہے
 نہ بیتی ساعتوں کی تیرے چہرے پر نشانی ہے
 مگر تجھ میں کسی خاموش ندی کی روانی ہے

مجھے دیکھے تو ڈھل جاتی ہے تو خوشبو کے پیکر میں
 سراسر آرزو کا خواب بن کر رہ نہ جائے تو
 نہ میں تجھ کو سمجھتا ہوں نہ تو مجھ کو سمجھتی ہے
 مگر اک دوسرے کے قرب سے سرشار رہتے ہیں
 نئے اک تجربے سے ہر گھڑی دوچار رہتے ہیں
 ہمیں احساس بھی ہے اپنی لا حاصل محبت کا
 مگر اس میں برا کیا ہے محبت تو محبت ہے
 وفا کی کہکشاؤں سے عبارت ہے تیرا آنچل
 تجھے کیوں بے وفا کہلائے جانے کی تمنا ہے
 ملن کی آس شاید تجھ کو یہ حیلے سکھاتی ہے
 تیری خواہش ہے افسانہ یہ پُر اسرار ہو جائے
 ہمیں اک دوسرے سے بے تحاشا پیار ہو جائے

تجھے محسوس کر لینا محبت کا تقاضا ہے
 سمندر کے بہاؤ میں کوئی خشکی کا ٹکڑا ہوں
 میں تیرے لمس کے دریا میں اک پل بھی نہیں اُترا
 تیری سانسوں کی گرمی میری سانسوں سے نہیں ابھی
 تیری بانہوں کی نرمی سے میری آغوش عاری ہے
 شگفتہ تیرے پاکیزہ سراپے کو تیرا شاعر
 نظر سے چھوم لینا حاصلِ اُلفت سمجھتا ہے
 تجھے الزام بھی دینا میرے بس میں نہیں شاید
 تو کہتی ہے محبت میں مجھے بدنام کر دینا
 مگر اے شاہزادی میں تجھے اب کیسے سمجھاؤں
 تیری دھڑکن میری دھڑکن سے مل کر بھی نہیں ملتی
 تیری برسات نے کھل کر برسنا ہی نہیں سیکھا
 تیری چاہت کے بادل بن میں آوارہ سا پھرتے ہیں

ابھی تیری اُمنگوں سے میرا چہرہ نہیں بنتا
 تیرے مہکے بدن سے درد کے جگنو نہیں اڑتے
 تجھے مہتاب نے چپ چپ کے چوما ہی نہیں شاید
 ستارے تیری پلکوں میں اترنے سے گریزاں ہیں
 تیرے ہونٹوں کی جنبش پاؤں کی لغزش نہیں بنتی
 بدن کے خال و خد تیرے، مرے نغمے نہیں گاتے
 تیری تنہائی جب ہولے سے میرا نام لیتی ہے
 مری دھڑکن تمناؤں کا دامن تھام لیتی ہے
 مگر میں جاگتی آنکھوں سے کیونکر خواب دیکھوں گا
 وہ منزل جو تری آنکھوں نے بھولے سے نہیں دیکھی
 میں اس کے سائے میں اُلفت کے سپنے کس طرح دیکھوں

۳

عروسِ زندگی کو جو سجا رکھتا ہے اندر سے
 اس آئینے کی آرائش تجھے بے تاب کرتی ہے
 یہ مانا تیری آنکھوں سے عیاں ہے والہانہ پن
 مگر ان میں میری تصویر بن کر بھی بگڑتی ہے
 سک اٹھتی ہیں جو غم کی رُتوں میں بے ردا ہو کر
 تبسم میں ترے وہ سسکیاں اب تک نہیں مہکیں
 مری بانہوں میں آ کر بجھ نہ جائے تازگی تیری
 مری آغوش میں سب موسموں کا سونا، چاندی ہے
 مگر ان سے تیرے ماتھے کا جھومر بن نہیں سکتا
 محبت مجھ سے کرتی ہے تو مجھ سے پیار مت کرنا
 نہیں تو لوگ تجھ سے چھین لیں گے زندگی تیری
 تیرا رخشندہ مستقبل تجھے برباد کر دے گا
 مرے دل میں نیا غم کا جہاں آباد کر دے گا

محبت کا تقاضا ہے ہمیشہ در بہ در رہنا
 غزالاؤں کا رَم خوردہ فضاؤں میں ٹھکانہ ہے
 تمناؤں کے بن میں تتلیاں اڑتی ہی رہتی ہیں
 بسیرا کرتی رہتی ہیں ہمیشہ قاف میں پریاں
 جنم لیتے ہیں دل کے درد سے سُرخاب کے نغمے
 ہر اک موسم کی شہنائی مجھے آواز دیتی ہے
 کسی دن دُس ہی لیتی ہے کوئی ناگن سپیرے کو
 کسی خطے میں جب گرمی کی رُت میں پیاس بڑھتی ہے
 پرندے پانیوں کی آس میں پرواز کرتے ہیں



○

جب رکاوٹ سی کہیں پیار میں آجاتی ہے
اور تیزی مری رفتار میں آجاتی ہے

آنکھ کرتی ہے کہیں پھول سے چہروں کو تلاش
میری خوشبو نئی مہکار میں آجاتی ہے

لغزشیں آتی ہیں جب راہ سے بٹھکانے کو
پختگی اور بھی کردار میں آجاتی ہے

شب کے آنگن میں جب آنکھوں کا دیا بجھتا ہے
روشنی سی در و دیوار میں آجاتی ہے

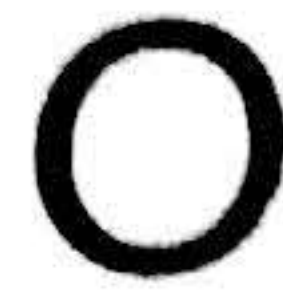
جب بھی لاتی ہے ہوا تیرے بدن کی خوشبو
زندگی سی گل و گلزار میں آ جاتی ہے

وقت جب ساتھ تغیر کا نہیں دے پاتا
ایک تبدیلی سی اظہار میں آ جاتی ہے



علائی

راہ بھٹکی ہے تو افسوس نہیں ہے اس کا
روز دریا سے نکلتی ہیں ہزاروں ندیاں
اور دریا کا بہاؤ نہیں رکنے پاتا



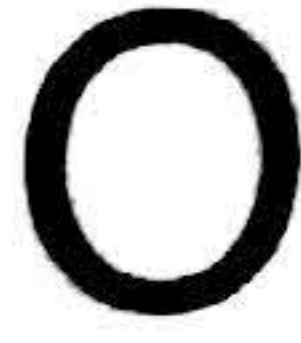
زندگی دے مجھے، یا زیست سے بیزار کرے
وہ مجھے اپنی محبت میں گرفتار کرے

پھر مجھے قتل بھی کر دے تو نہیں غم کوئی
وہ مگر مجھ سے فقط پیار کا اقرار کرے

الوداع کیسے کہوں درد کے اُس قریے کو
پھول تو پھول جہاں زخم بھی مہکار کرے

یاد ہے یا کسی آسیب کا سایہ کوئی
آدھی راتوں کو مجھے نیند سے بیدار کرے

جو بھی ہوگا اسے تسلیم کروں گا اظہار
مجھ سے نفرت کرے یا پیار کا اظہار کرے



خال و خد اور ابھرنے لگیں تشکیل کے بعد
میں تجھے چھوڑ رہا ہوں تری تکمیل کے بعد

میری چاہت کسی لغزش میں نہیں آلودہ
روشنی بجھ نہیں سکتی میری ، قدیل کے بعد

اپنی رفتار کی تیزی نے اسے الجھایا
کام تاخیر سے لینے لگا ، تعجیل کے بعد

منقسم رہتا ہوں دن رات کے کرداروں میں
آنکھ کھل جاتی ہے اکثر مری ، تمثیل کے بعد

رات کا غم نہ گھٹا اور ستارے چمکے
آنکھ نم ہوتی رہی درد کی تحصیل کے بعد

اس کی کم مائیگی یا درد کا سٹھی پن تھا
جھیل میں پھر سے اترنے لگیں اک جھیل کے بعد

اے خدا تیری مدد پر ہے بھروسا لیکن
کوئی منظر تو دکھا جشنِ ابابیل کے بعد

بس یہ حیرت ہے کہ محشر نہ ہوا کیوں برپا
لوگ جھٹلاتے رہے پیار کو ترسیل کے بعد

لوگ جب اس کو برا کہتے ہیں اظہار تو پھر
رسم کیوں قتل کی رکتی نہیں قابیل کے بعد

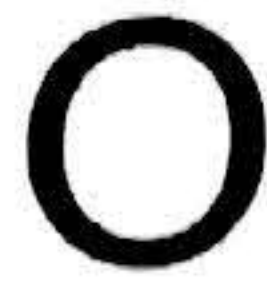
قطعات

قرب کے تصور سے، پُور ہوتے جاتے ہیں
ہم قریب آ کر بھی، دور ہوتے جاتے ہیں
معجزے دکھاتے ہیں، سلسلے محبت کے
خاک ہوتے رہتے ہیں، نور ہوتے جاتے ہیں

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk



ہے ہوا کے ساتھ پر، یہ کھلی ہوئی تحریر
سب کو مار ڈالیں گے، خوف اپنے اندر کے
پار جانے والوں کا، ڈوبنا یقینی ہے
ساحلوں پہ بستے ہیں، تجربے سمندر کے



محبّتوں کا سفر جیسے معتبر ہی نہیں
وفا کی شاخ پہ لگتا کوئی ثمر ہی نہیں

تو چھاؤں ڈھونڈ رہا ہے مگر حیات کا غم
ہے ایسا دشت کہ جس میں کوئی شجر ہی نہیں

اُسی نے پھونک دیا میرے آشیانے کو
جو کہہ رہا تھا مری آہ بے اثر ہی نہیں

میرا سہارا بنو گے تو ہار جاؤ گے
یقین کا مارا ہوں میں صرف در بہ در ہی نہیں

نہ منزلوں کا تعین نہ راستوں کا شعور
جسے میں کاٹ رہا ہوں میرا سفر ہی نہیں

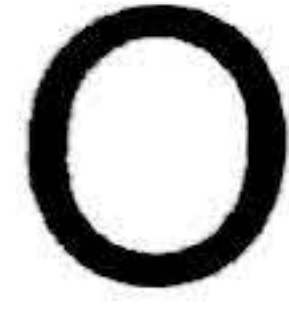
ہیں ایسے گل بھی چمن میں کھلے ہوئے جن کی
محبتوں کی رُتوں کو کوئی خبر ہی نہیں

لپٹتی رہتی ہے ہم سے مسافتوں کی تھکان
جو راہ بر ہے ہمارا وہ راہ پر ہی نہیں

میں اس دیار میں صبحیں تلاش کرتا ہوں
جہاں کی رات کی تقدیر میں سحر ہی نہیں

محبتوں کا کوئی خواب کس طرح دیکھوں
میں ایسے گھر میں ہوں جس گھر کے بام و در ہی نہیں

میری حیات بھی میری نہیں رہی اظہار
ملاں یہ تھا کہ بستی میں میرا گھر ہی نہیں



محبتوں کا طلبگار ہی نہیں کوئی
یہاں وفاؤں کا معیار ہی نہیں کوئی

ہر اجنبی کو وفا کا فریب دیتا ہے
تو گویا حسن کا کردار ہی نہیں کوئی

غرور یہ ہے حسینائیں مجھ پہ مرتی ہیں
ملاں یہ ہے کہ دلدار ہی نہیں کوئی

ہر آدمی ہے یہاں اپنی ذات کا قیدی
کسی کو ہمدی درکار ہی نہیں کوئی

پھر اس کی یاد میں کیوں رو رہا ہوں ہر لمحہ
جس آدمی سے مجھے پیار ہی نہیں کوئی

وفا کے پیڑ پہ کیا کیا عذاب نازل ہیں
گلاب کھلتے ہیں ، مہکار ہی نہیں کوئی

قدم بڑھانے سے اظہار کیوں گریزاں ہو
تمھاری راہ میں دیوار ہی نہیں کوئی

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

۲۰۱۰-۲۰۱۱

☆☆☆

قطعہ

مجھے وہ کرب سے سرشار ہی نہیں کرتا
وہ رونے والا مجھے پیار ہی نہیں کرتا
میں دل پہ زخم لگانے کی آس رکھتا ہوں
مگر وہ آنکھ کو تلوار ہی نہیں کرتا



مطمئن ہے دل مگر طاری سی اک ہیبت بھی ہے
اس کے ہونٹوں کا تبسم زہر بھی امرت بھی ہے

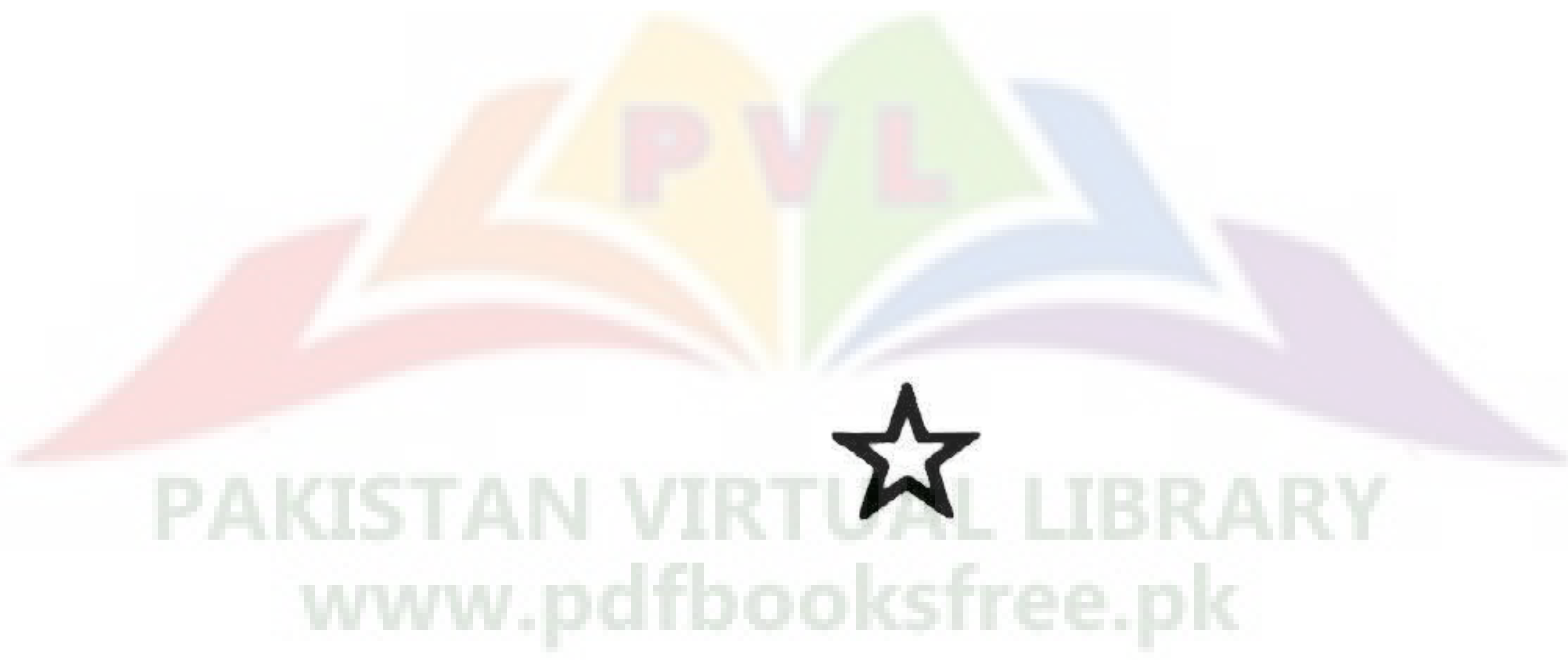
اس کو دیکھا ہے تو میں بچھڑا ہوں اپنے آپ سے
وصل یہ کیسا ہے جو ہر گام پر فرقت بھی ہے

شہر میں میرے بدن کا سایہ بھی میرا نہیں
گاؤں کے دریا بھی سب میرے ہیں ہر پر بت بھی ہے

پیار کرنا ہے مگر پہلے مجھے سمجھائیے
شہر میں انسان کے جذبوں کی کچھ قیمت بھی ہے؟

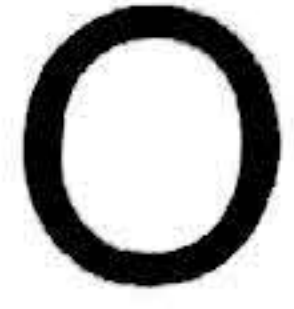
دیکھنا ہے جھوٹ کو کب تک نباہ سکتا ہوں میں
مجھ میں سچ کہنے کی اک بے حد بری عادت بھی ہے

پیار ہے اظہار نفرت کا سبب ٹھہرا ہوا
میری رسوائی کا باعث اب میری شہرت بھی ہے



اگر چہ زہر نہ پینے کے لاکھ حیلے ہوئے
مگر جب آگ بجھی ہے تو ہونٹ نیلے ہوئے

ہوا بھی حسن کے عارض سے لے اڑی لالی
غروب ہوتے ہی سورج، گلاب پیلے ہوئے



گھٹا بے آب ہے مانا مگر ساؤن نمایاں ہے
تری آنکھوں کی گہرائی کا سطحی پن نمایاں ہے

ترے ماتھے پہ لاپرواہی کے آثار ہیں لیکن
تری ریکھاؤں میں حالات کی الجھن نمایاں ہے

میری ماں نے میری تصویر کو چھوما ہے پھر شاید
دعاؤں کا کوئی پھیلا ہو دامن نمایاں ہے

شعور و آگہی کے کرب کو پازیب لے ڈوبی
دبی ہے دل کی دھڑکن پاؤں کی چھن چھن نمایاں ہے

پریشاں ہو گئی ہے زلف تو سانسیں نہیں چلتیں
یہ دیکھو زہر پوشیدہ ہے اور ناگن نمایاں ہے

مرے قاتل پہ کوئی قتل کا دعویٰ نہیں لیکن
بھلا فن کار کیوں مخفی رہا جب فن نمایاں ہے

مہکتے آنچلوں کو کون یہ اڑنا سکھاتا ہے
نظر سایوں کے پیچھے رہ گئی چلمن نمایاں ہے

شکاری آ کے اس کے روح کو بھی قتل کر دے گا
کچھ اندیشوں کے جنگل میں کوئی جوگن نمایاں ہے

ضروری تو نہیں اظہار کہ اب موت ہی آئے
اگر سانسیں ہیں بے ہنگم، اگر دھڑکن نمایاں ہے

۲۰۱۰-۰۲-۲۰



زہر اپنے تن من میں ، پھر اُتارنا ہوگا
جیت کر زمانے سے مجھ کو ہارنا ہوگا

کچھ تو رنگ لائے گا میرا پیار لا حاصل
نقش جو مٹایا ہے ، پھر اُبھارنا ہوگا

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

اب تو دم نکلتا ہے اب تو کچھ کہو جاناں
کاکل پریشاں کو ، کب سنوارنا ہوگا

شرط یہ لگائی ہے ، زندگی کی رانی نے
جو بھی میں نے پایا ہے اُس پہ وارنا ہوگا

ورنہ روٹھ جائیں گی یہ رُتیں بہاروں کی
پھول پھول زخموں کو ، اب نکھارنا ہوگا

منزلوں نے پوچھا تو، کیا جواب دیں گے ہم
راستے میں نام اس کا کب پکارنا ہوگا

بے یقینیاں ہم کو ، مار بھی چکی ہوں گی
بے لگام جذبوں کو ، جب سدھارنا ہوگا

راستہ نہیں اظہارِ درمیان کا کوئی
اُس کو زندہ رکھنا ہے ، خود کو مارنا ہوگا

۲۰۱۰-۰۲-۲۰





نظر آتے تو چکیلے بہت ہیں
مگر یہ ناگ زہریلے بہت ہیں

مجھے بٹھکا رہے ہیں راستے سے
میرے رہبر بھی رنگیلے بہت ہیں

محبت سے اسے نفرت ہے لیکن
جہاں میں پیار کے حیلے بہت ہیں

دکھاتے ہی نہیں چہرہ کسی کو
میرے قاتل بھی شرمیلے بہت ہیں

اُتارا ہے لہو میں زہر کس نے
گلابوں کے بدن نیلے بہت ہیں

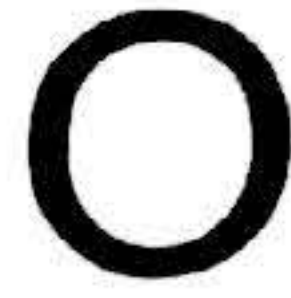
نظر میں سب رُتوں کی بے حسی ہے
بظاہر جسم بھڑکیلے بہت ہیں

میری سانسیں بھی ہیں بارش میں بھیگی
تمہارے بال بھی گیلے بہت ہیں

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

کوئی ساعت نشاط آور نہ آئی
مسلل درد و غم جھیلے بہت ہیں





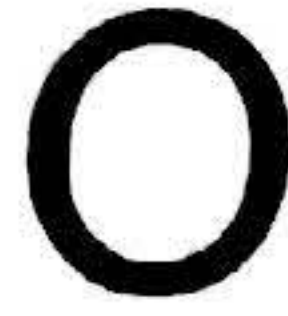
لہو جلتا ہے تو نغمے سُرِیلے ہو ہی جاتے ہیں
جوانی کے ثمر آخر رِسلے ہو ہی جاتے ہیں

یہ بستی دھوپ کی ، بارش کی زد میں آگئی تو کیا
بدن بھگے تو سب موسم نشیلے ہو ہی جاتے ہیں

تمہارے قرب میں رونے کا اک یہ فائدہ تو ہے
تمہارے کاغذی کپڑے بھی گیلے ہو ہی جاتے ہیں

بھلا کب تک سلامت رہ سکیں گی رونقیں اپنی
لہو میں زہر ہو تو ہونٹ نیلے ہو ہی جاتے ہیں

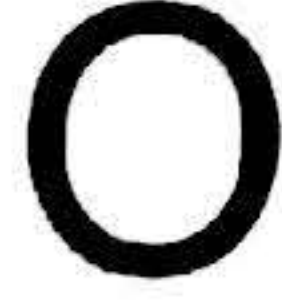
یہ سچ ہے ضبط سے اپنا کبھی رشتہ نہیں ٹوٹا
مگر ہم بے ارادہ لال پیلے ہو ہی جاتے ہیں



شکستگی کا وہ طعنہ قبول اب بھی نہیں
بکھر گیا ہوں مگر دل ملول اب بھی نہیں

میں سچ کی راہ پہ چلتا رہا ہوں مر مر کر
دروغ گوئی ہمارا اصول اب بھی نہیں

لہو سے میں نے سدا جس کی آبیاری کی
وفا کے صحن میں مہکا وہ پھول اب بھی نہیں



کس بات کا آغاز تھی، کس درد کی تفصیل تھی
پلکوں پہ تیری، شام کو روشن کوئی قندیل تھی

میں پیار کا منکر نہیں، احساس سے عاری نہیں
اے ہم سفر لغزش مری، اک حکم کی تعمیل تھی

اس گاؤں کے اس موڑ پر، اب کیوں نظر آتے نہیں
اک پھول تھا، اک زخم تھا، اک چاند تھا، اک جھیل تھی

میں نے اسے لوٹا دیا، میں نے اسے ٹھکرا دیا
ایسی خوشی جو پیار کے، جذبات کی تذلیل تھی

رک سی گئیں بے ساختہ ، پھر زندگی کی دھڑکنیں
چاہت کی وہ تعبیر بھی اک درد کی تحصیل تھی

تاروں کے روشن کارواں ، آنکھیں چرا کر چل دیے
سورج طلوع ہونے تلک، ہر آرزو تبدیل تھی

اظہار آنکھوں میں جو تھی، کل شب مسرت کی دھنک
وہ پیار کی منزل نہ تھی ، اک آہ کی تکمیل تھی





پیار دیتا نہیں دہلیز پہ دستک جب سے
ٹوٹتا جاتا ہے اس شہر کا رشتہ سب سے

یہ بھلا کون سی حد ہے مری بے زاری کی
اس کو چھوڑا ہے جسے مانگ لیا تھا رب سے

ایک مدت سے مرے سامنے موجود رہی
جس کو میں ڈھونڈتا رہتا تھا نہ جانے کب سے

تشنگی کس طرح بجھ پائے گی اس کی ساقی
جام جب آگ پکڑ لیتا ہے میرے لب سے

میں نے جگنو سے مراسم نہیں رکھے اظہار
زندگی بھرا سے نسبت جو رہی تھی شب سے

بازگشت

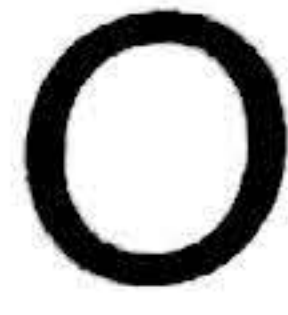
میرے دشمن کے مقدر میں کوئی جیت نہیں
 اپنی کم فہمی میں محصور رہا ہے ہر دم
 یہ حقیقت ہے نحوست کے کھڑے پانی میں
 کوئی موسم بھی ہو رہتا ہے سدا آلودہ
 نقشِ ہستی کے مٹانے کا تعصب توبہ!
 بات کرتا ہے تشدد کی زباں میں پیہم
 یہ سمجھتا ہے کہ دب جائیں گے، مٹ جائیں گے
 جسم کے سائے کو محبوس کیے رکھتا ہے
 اک تسلسل سے بہاتا ہے لہو کی ندیاں
 آزماتا ہے کہ ہے ظرف میں کتنی وسعت
 دیکھتا یہ ہے کہ برداشت کی حد ہے کوئی

کچھ نہیں جانتا کیا ہوتا ہے اولاد کا غم
 کتنے معصوم فرشتوں کا لہو چوسا ہے
 ماما ڈھونڈتی رہتی ہے نشانی اپنی
 خون آلودہ مراحل ہیں سفر ہے مجروح
 ہاں مگر یہ تو نیا موڑ ہے بیداری کا
 میرے دشمن کو یہ معلوم نہیں ہے شاید
 قتل ہو جانا تسلسل ہے حیاتِ نو کا
 اک مجاہد نے بڑے پیار سے سمجھایا تھا
 ”درد کا حد ہے گزرنا ہے دوا ہو جانا“
 میری تاریخ کے اوراق پلٹ لے دشمن !
 درد کی لذتیں پامال کہاں ہوتی ہیں
 زخم کی فصل ہری ہوتی ہے جس موسم میں
 اہل ایمان اسے تخلیق کی رُت کہتے ہیں
 ہاتھ کٹتے ہیں تو تن جاتی ہے گردن اپنی

جاں نکلتی ہے تو نغمات جنم لیتے ہیں
 قفسِ مرگ سے نکلا ہے ضمیر ہستی
 قتل ہو جانا فنا ہونا نہیں ہے اظہار
 یہ گواہی ہے، شہادت ہے کہ قوموں کی نجات
 انقلاباتِ شب و روز میں پوشیدہ ہے



عام اعلان معافی ہی کرے گا آکر
 وہ میرے غم کی تلافی ہی کرے گا آکر
 مبتلا یوں ہی رہوں گا کسی خوش فہمی میں
 اور وہ وعدہ خلافی ہی کرے گا آکر



درد احساس کی تاثیر سے بیگانہ ہوا
آئینہ زیست کا افسوں ہوا افسانہ ہوا

زمزمے سامنے ہیں اور کوئی لطف نہیں
لذتیں کھو گئیں بے ذائقہ مے خانہ ہوا

آگ کے سائے اترنے لگے ہر آنکھ میں
ہائے لبریز میرے صبر کا پیانہ ہوا

ایسے رستے پہ سفر کرنا کہاں ہے آساں
راہ پر لانا جہاں راہ سے بھٹکانہ ہوا

تب سے ناراض ہیں مجھ سے میرے موسمِ اظہار
جب سے آباد میری ذات کا ویرانہ ہوا

نذرِ فراز

کب میں نے کہا پیار نبھانے کے لیے آ
آ کوئی بہانہ ہی بنانے کے لیے آ

تو نے میری آنکھوں کو جواک خواب دیا تھا
اس خواب سے اب مجھ کو جگانے کے لیے آ

عادات میں شامل ہوئیں سفاکیاں تیری
اب دل کو نئے ڈھب سے دکھانے کے لیے آ

چشمے میری آنکھوں کے کہیں خشک نہ پڑ جائیں
اک آگ سمندر میل لگانے کے لیے آ

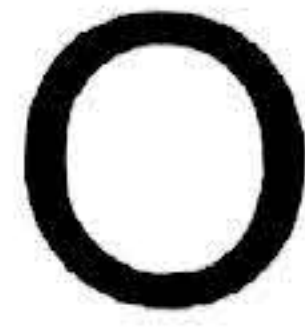
پلکوں پہ ستاروں نے جو تشکیل دیے تھے
حیرت کے وہ افسانے سنانے کے لیے آ

دامن ہے گریباں ہے نہ چلمن ہے نہ آنجل
ایسے میں کوئی زخم کھلانے کے لیے آ

خوابوں نے کیا آنکھ سے جب کوچ تو جاناں!
تعبیر کا آنجل بھی اڑانے کے لیے آ

جس نے مجھے رسوائی کا اعزاز دیا ہے
اس درد کی توقیر بڑھانے کے لیے آ

وہ زخم جواب تک نہ ملے ہیں تجھے اظہار
ان سب کو زمانے سے بچانے کے لیے آ



محفلیں اُجاڑیں ہیں، خوشبوؤں کے خوابوں نے
آرزو کی ناگن کو، ڈس لیا گلابوں نے

تشنگی بجا لیکن آس تو نہیں ٹوٹی
ہم کو زندہ رکھا ہے، درد کے سراپوں نے

روح کا تقدس بھی، خاک میں ملا آخر
آبرو گنوا دی ہے، جسم کے عذابوں نے

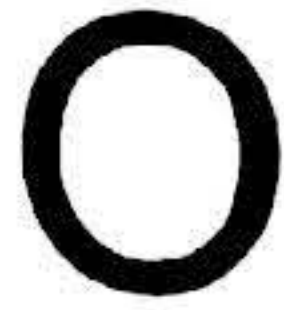
صبح سے وفاداری، آج تک سلامت ہے
ہم کو دیکھ رکھا ہے شب کے انقلابوں نے

چاہتوں کے چشمے پہ، خواہشوں کی کثرت تھی
روشنی کو بٹھکایا عہد کے نصابوں نے

آئینے کے چہرے کو، سلوٹیس عطا کی ہیں
عشق کے سوالوں نے، حسن کے جوابوں نے

زندگی مگر اظہار، زندگی کی دشمن تھی
نفرتیں بڑھا دی ہیں، پیار کی کتابوں نے





دل کی بے چینی کا اظہار نہ کرنا آیا
میں وہ پاگل ہوں جسے پیار نہ کرنا آیا

جا کے ہر در پہ صدا دیتا رہا ہوں لیکن
شہر کو نیند سے بیدار نہ کرنا آیا

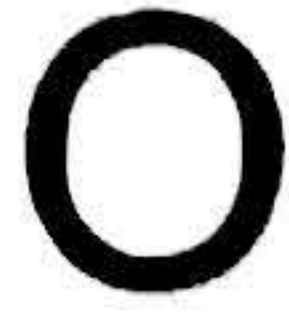
جانتا تھا مجھے برباد کریں گی لیکن
چاہتوں سے مجھے انکار نہ کرنا آیا

تتلیاں اڑتی پھری ہیں مرے ارمانوں کو
اور مجھے ان کو گرفتار نہ کرنا آیا

میں محبت کو سمجھتا رہا ہر غم کا علاج
اپنے قاتل پہ مجھے وار نہ کرنا آیا

دل بھی ٹوٹا ہے تو ہونٹوں پہ خموشی پھیلی
من کی بے تابی کا اظہار نہ کرنا آیا





اس شب کی کہانی میں روانی نہیں آتی
کیوں ہوش میں وہ رات کی رانی نہیں آتی

خوابوں کا دوپٹہ جو ہواؤں میں اڑا ہے
اب یاد مجھے کوئی کہانی نہیں آتی

جس دیس کے پگھٹ پگھڑے ٹوٹ چکے ہوں
اس دیس میں جو بن پہ جوانی نہیں آتی

موسم کو کسی اور حوالے سے رُلا دو
آنکھوں کو اگر اٹک فشانی نہیں آتی

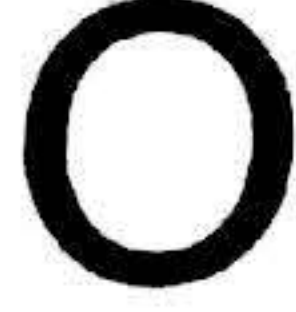
بستی میں اترتے ہیں نئے طرز کے فتنے
جب یاد محبت کی نشانی نہیں آتی

اب اس سے محبت کی توقع ہی عبث ہے
اس کو تو کوئی بات نبھانی نہیں آتی

اظہار اس افسانے میں جدت ہی نہیں ہے
اس میں تو کوئی بات پرانی نہیں آتی

۵-۷-۲۰۰۸





لگتا ہے کسی روز یہ دل ہار ہی دیں گے
یہ تجربے چاہت کے ہمیں مار ہی دیں گے

تاثیر سے جس کی کوئی زندہ نہیں بچتا
وہ زہر ہمیں اپنے یہ دلدار ہی دیں گے

افسوس ہے وہ قتل کے درپے ہیں ہمارے
جن پر یہ بھروسا تھا ہمیں پیار ہی دیں گے

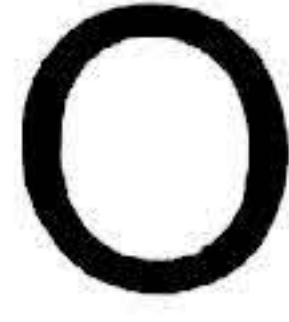
ہر چیز سے بڑھ کر جنہیں چاہا ہے ہمیشہ
طعنے وہ ہمیں برسرِ بازار ہی دیں گے

اے جان سے پیارے تیرے بے ساختہ پن پر
سو زندگیاں بھی ہوں تو ہم وار ہی دیں گے

معلوم ہے واللہ ، ہمیں پیار بھی اُن کا
ہم پھول انہیں دیں گے تو وہ خار ہی دیں گے

اظہار وہ دھڑکن کی زباں سے نہیں واقف
اب ان کو صدا دیں گے تو بے کار ہی دیں گے





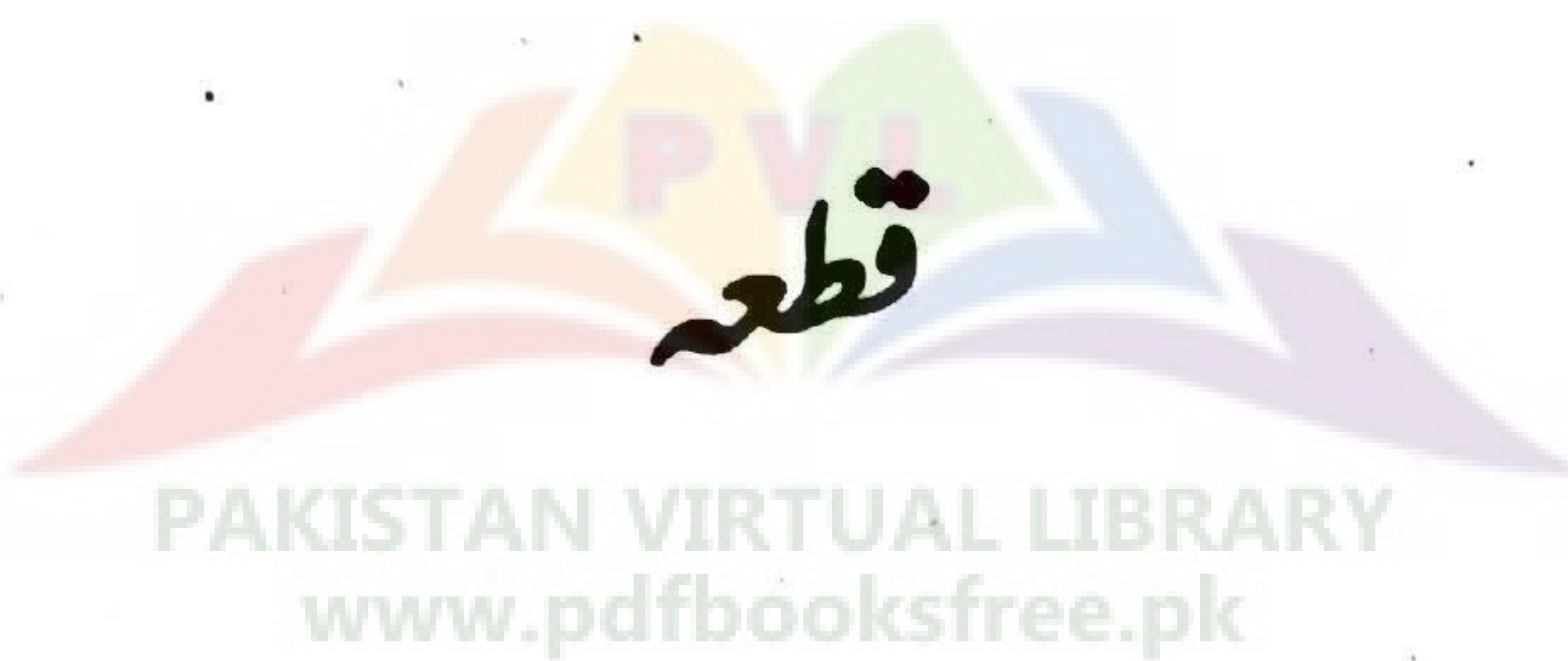
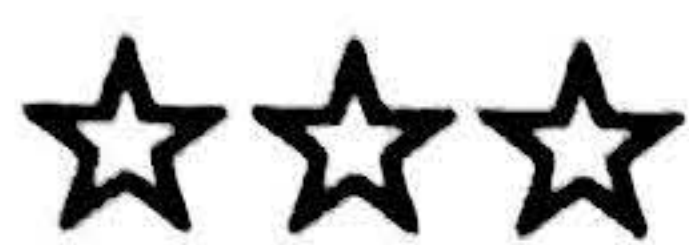
محبت ہار جاتی ہے وفا کی ترجمانی میں
میں اس سچائی کو سمجھا ہوں اک جھوٹی کہانی میں

برستی بارشیں صحراؤں کو سیراب کیا کرتیں
سمندر بے اماں سا تھا لگی تھی آگ پانی میں
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

اب آنکھیں خواب سے بیزار ہیں، تعبیر سے نالاں
دھڑکنا ترک کر دے گا یہ دل اپنی روانی میں

جسے ہم اتفاقاً زندگی کا نام دے سکتے
کوئی بھی مرحلہ ایسا نہ آیا زندگانی میں

ملی کب درد کو اظہار کی منزل ، پریشاں ہوں
ہوئی ہیں وسعتیں نابود اپنی بے کرانی میں



آپ تو کہتے رہے ہیں آپ کا دل صاف ہے
روشنی کو قید میں لانا کوئی انصاف ہے
میں نے چہرے پہ کوئی چہرہ سجا رکھا نہیں
میرا پتھر تیرے آئینے سے بھی شفاف ہے



گیتوں کا زیر نظر سلسلہ جو تخلیقی اُفق پر طلوع ہوا ہے۔ اس کے سارے رنگ فطری اور غیر تقلیدی ہیں تاہم ان میں یہ کوشش کی گئی ہے کہ پشتو لوک صداؤں کو اپنے حقیقی رنگ و آہنگ کے ساتھ اُردو زبان میں منتقل کر دیا جائے۔ البتہ جہاں ہو بہ ہو صداؤں اور آوازوں کے فقدان کا سامنا رہا وہاں مماثل بحور اور اوزان سے کام چلایا گیا ہے یا کچھ ترامیم و اضافوں کے ساتھ وہی آہنگ متشکل کیے گئے۔ معروف گائیک ”کرن خان“ اس صوتی اعجاز کو عملی بنانے میں عملی بنانے میں بنیادی محرک رہے ہیں۔ یقیناً یہ ترجمہ نگاری سے بعید تر اور بہت دور کا پڑاؤ ہے جس کا مقصد جذبوں کو توسیعی ندرتوں سے آشنا کرنا ہے اور ایک وسیع حلقے میں ان صداؤں کا ردِ عمل پیدا کرنا ہے جو سرحدوں کی قید میں فقط اس لیے مقید محسوس ہوتی رہیں کہ سماعتیں ان کی پہنچ سے فاصلے پر رکھی گئیں۔

ڈاکٹر اظہار اللہ اظہار

قوالی

معروف نغماتی شخصیت کرن خان کی
لسانیاتی لمس کی صدائے بازگشت

درد ہوتا ہے فزوں ، حال ہوتا ہے زبوں
تو ہے جب کن فیکوں ، بخش دے ہم کو سکوں
نفرتیں پھیل گئیں ، پیار نہیں ، اللہ میاں
زندہ رہنے کے کچھ آثار نہیں اللہ میاں

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

کہکشاں راکھ ہوئی ، تارے بے جان ہوئے
آئینے ٹوٹ گئے ، چہرے ویران ہوئے
قافلے لٹتے رہے ، رستے سنسان ہوئے
کس قدر ظلم ہوئے ، کتنے نقصان ہوئے
ہے فسانہ کہ فسوں

درد ہوتا ہے فزوں ، حال اپنا ہے زبوں
گل میں خوشبو نہیں مہکار نہیں اللہ میاں

تو ہے جب کن فیکوں ، بخش دے ہم کو سکوں
 آشیاں سارے جلے ، پھل گئے پھول گئے
 گل ہی مصلوب ہوئے ، شاخ پر جھول گئے
 وہ ہمیں یاد رہے ، جو ہمیں بھول گئے
 درد کے شہر سے ہم ، حسب معمول گئے
 ہائے یہ عہد جنوں

درد ہوتا ہے فزوں ، حال ہوتا ہے زبوں
 تو ہے جب کن فیکوں ، بخش دے ہم کو سکوں
 ہم فرشتے نہیں اوتار نہیں اللہ میاں
 زندہ رہنے کے کچھ اثار نہیں اللہ میاں

بجھتی ہی رہی چاند ستاروں کی درخشانی
 جینا یہاں دشوار ہے مرنے میں ہے آسانی
 دوشیزگی پامال ہوئی جاتی ہے بستی کی
 آتی ہے یہاں روز ہی دریاؤں میں طغیانی
 خوشبو کا سفر لٹ گیا ، آئینوں کا گھر ٹوٹا
 اب کچھ بھی ہوں حالات تو ہوتی نہیں حیرانی

غیروں نے کیا قتل تو اپنوں نے ہمیں لوٹا
 اس خاک کی سب نکہتیں ہوتی گئیں بے گانی
 تعبیر لٹی، خواب ٹھہرتا نہیں آنکھوں میں
 دن کا کوئی راجہ ہے نہ راتوں کی کوئی رانی
 بارش تو برستی ہے مگر آتش و آہن کی
 لاوا سا اُگلنے لگا دریاؤں کا سب پانی
 ہر صبح کے عارض سے مٹیں پیار کی تنویریں
 ہر شام کے آنگن میں اترنے لگی ویرانی
 اے عرش کے شاہنشاہ، اے فرش کے رکھوالے
 کیوں روٹھ گئی خاک سے نغموں کی فراوانی
 اے خالق، اے مالک، اے آقا، اے داتا
 لوٹا دے ہمیں حسن کی کھوئی ہوئی تابانی

سر ہمارا ہے نگوں، خاک میں ملتا ہے خوں
 درد ہوتا ہے فزوں، حال اپنا ہے زبوں
 رحمتوں سے تری بے زار نہیں اللہ میاں
 زندہ رہنے کے کچھ آثار نہیں اللہ میاں

دن نکلتا ہی نہیں ، رات ہوتی ہی نہیں
 پہن کے ساگر میں کہیں ، سچے موتی ہی نہیں
 آہ جب فصلِ وفا دل میں بوتی ہی نہیں
 دل تڑپتا ہی نہیں ، آنکھ روتی ہی نہیں
 لٹ گیا سوزِ دروں

درد ہوتا ہے فزوں ، حال اپنا ہے زبوں
 تو ہے جب کن فیکوں ، بخش دے ہم کو سکوں

آندھیاں آتی رہیں ، خامشی کم نہ ہوئی
 گھر اُجڑتے ہی رہے ، آنکھ تک نم نہ ہوئی
 آگ بس آگ رہی ، راکھ شبِ بنم نہ ہوئی
 دل کی رفتار مگر ، پھر بھی مدہم نہ ہوئی

خودکشی زیست کا عنوان ہے ہائے اللہ
 تو ہی بندوں کا نگہبان ہے ہائے اللہ
 کس قدر زندگی ویران ہے ہائے اللہ
 ٹکڑے ٹکڑے یہاں انسان ہے ہائے اللہ

شکر تیرا ، تیرا احسان ہے ہائے اللہ
کتنا پختہ میرا ایمان ہے ہائے اللہ
جانتا ہوں مجھے پہچان ہے ہائے اللہ
ہر طرف راستہ سنسان ہے ہائے اللہ
چاک دامن ہے گریبان ہے ہائے اللہ

تو اگر چاہے یہاں شعلے کو شبنم کر دے
درد اک کیف کے احساس میں مدغم کر دے
جنتوں کو مری آغوش میں اب ضم کر دے
کچھ تو اس کرب کی رفتار کو مدہم کر دے
یا الہی یہ عذابوں کا سفر کم کر دے
بارشیں اپنی عنایات کی پیہم کر دے
ختم انسان کی دنیاؤں کا ماتم کر دے
سانس تک لے نہ سکوں اور کیا عرض کروں
درد ہوتا ہے فزوں حال اپنا ہے زبوں

”د غرہ لمنہ کنبی شہونکیہ شپیلی غروا“

| | | | |
|----------|-----------|------|--------|
| مفاعیلین | مفاعیلاتن | فعلن | مفاعیل |
| ۲۲۳ | ۲۲۲۳ | ۲۲ | ۳۳ |

میرے کہسار کے مستانے ، بانسریا تری

سناتی ہے کئی افسانے ، بانسریا تری

رہے زلفوں کی یہ نادانی

ہواؤں کی نہیں من مانی

یہاں کے گیت سب لافانی

رہے آباد یہ ویرانے ، بانسریا تری

سناتی ہے کئی افسانے ، بانسریا تری

میرے کہسار کے مستانے ، بانسریا تری

نرالی پیار کی ہر بات ہے
سلگتی شب مہکتی رات ہے
ستارہ جگنوؤں کے ساتھ ہے

مرے اپنے مرے بیگانے ، بانسریا تری
سناتی ہے کئی افسانے ، بانسریا تری
میرے کہسار کے مستانے ، بانسریا تری

فضا میں شور سا برپا ہے
ترا آنچل تو بے پروا ہے
ترے کاجل کی نیت کیا ہے

یہ سچائی خدا ہی جانے ، بانسریا تری
سناتی ہے کئی افسانے ، بانسریا تری
میرے کہسار کے مستانے ، بانسریا تری
سناتی ہے کئی افسانے ، بانسریا تری

”ارمانی کور تہ راخی“

| | | | |
|--------|--------|--------|--------|
| فاعِلن | فاعِلن | فاعِلن | فاعِلن |
| ۳۲ | ۳۲ | ۳۲ | ۳۲ |

زخم ہے دائمی ، درد ہے لادوا
 مل رہی ہے مجھے ، کس گناہ کی سزا
 اُف سزا یہ سزا یہ سزا یہ سزا
 لب پہ شکوہ نہیں ، کچھ شکایت نہیں
 کر رہا ہے کوئی ، ظلم کی انتہا
 انتہا ، انتہا ، انتہا ، انتہا
 میری بربادیوں کا کوئی غم نہ کر
 تو بڑے شوق سے ، اپنے تیر آزما
 آزما ، آزما ، آزما ، آزما

پھول کھلنا دکھوں کا مداوا نہیں
 غم کے ماروں سے یہ کہہ رہی ہے ہوا
 یہ ہوا یہ ہوا یہ ہوا یہ ہوا
 کچھ پتا ہی نہیں کوئی جائے کہاں
 مزلیں لٹ گئیں ، کھو گیا راستہ
 راستہ ، راستہ ، راستہ ، راستہ
 کوئی اپنا نہیں یہ بتاؤں کسے
 بے سہارا تھا میں ، میں ہوں بے آسرا
 آسر ، آسرا ، آسرا ، آسرا
 تیرا کیا دوش ہے ، تیرا اظہار تو
 اپنی ہی آگ میں جل گیا جل گیا
 زخم ہے دائمی ، درد ہے لاادوا
 مل رہی ہے مجھے ، کس گناہ کی سزا
 اُف سزا یہ سزا یہ سزا یہ سزا

”زما پہ تشہ خدا“

| فعلاتن | فعلات | فعلاتن | فعلات |
|--------|-------|--------|-------|
| ۲۲۲ | ۱۲۲ | ۲۲۲ | ۱۲۲ |

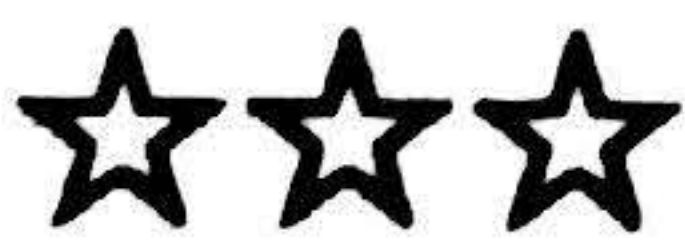
بجھ گیا دل کا دیا ، من کی وہ پیاس نہیں
شہر کی آب و ہوا ، اب مجھے راس نہیں

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

تیری آنکھوں سے رواں ، ترے آنسو نہ رہے
جب تجھے یاد کروں ، خود پہ قابو نہ رہے
میں وہاں کیسے رہوں ، جس جگہ تو نہ رہے
پھول کھلتے ہیں مگر ، ان میں بُو باس نہیں
شہر کی آب و ہوا ، اب مجھے راس نہیں

پیار کہتے ہیں جسے ، ہوش کھونا تو نہیں
مسکرانا بھی تو ہے ، یونہی رونا تو نہیں
زندگی کھیل نہیں ، دل کھلونا تو نہیں
جلتا رہتا ہوں مگر تجھ کو احساس نہیں
شہر کی آب و ہوا ، اب مجھے راس نہیں

کہکشاں روٹھ گئی ، درد بے دار ہوئے
چاند تاروں کے نگر ، سارے مسمار ہوئے
چوڑیاں ٹوٹ گئیں ، گیت بیزار ہوئے
میں ترے پاس رہا ، تو میرے پاس نہیں
شہر کی آب و ہوا ، اب مجھے راس نہیں



”دا د گودر غارہ پرې نه دې“

| فاعلن | فعلون | فاعلن |
|-------|-------|-------|
| ۳۲ | ۲۳ | ۳۲ |

شہر سب ہمارے جل گئے
زندگی کے مارو! تم کہو - یہ کیا ہوا

اک سے میں سارے - چل گئے
ہائے بے سہارو! تم کہو - یہ کیا ہوا

جن کے روز و شب بہت زندگی سے دور ہیں
جن کے اضطراب سے آئینے بھی چور ہیں
وہ فریب سارے ، چل گئے
رنگ کی بہارو! تم کہو - یہ کیا ہوا
شہر سب ہمارے ، جل گئے
زندگی کے مارو! تم کہو - یہ کیا ہوا

جشن تھے نگاہ میں، گل کھلے تھے راہ میں
آ رہے تھے، قافلے پیار کی پناہ میں

سلسلے وہ سارے، ڈھل گئے
میرے چاند تارو! تم کہو - یہ کیا ہوا
شہر سب ہمارے جل گئے
زندگی کے مارو! تم کہو - یہ کیا ہوا

راگنی اداس ہے، آرزو کی پیاس ہے
درد بے ردا ہوا، زخم بے لباس ہے
دیپ بجھ رہے ہیں سب، رات بدحواس ہے
جھیل کے کنارو! تم کہو - یہ کیا ہوا
شہر سب ہمارے جل گئے
زندگی کے مارو! تم کہو - یہ کیا ہوا
اک سے میں سارے - پل گئے
ہائے بے سہارو! تم کہو - یہ کیا ہوا

”قرارہ راشہ قرارہ راشہ“

| | | | |
|-----------|------------|------------|------------|
| مفاعیلاتن | مفاعی لاتن | مفاعی لاتن | مفاعی لاتن |
| ۲۲۳ | ۲۲۲۳ | ۲۲۲۳ | ۲۲۲۳ |
| مفاعیلین | مفاعیلین | مفاعیلین | مفاعیلین |
| ۲۲۳ | ۲۲۳ | ۲۲۳ | ۳۳ |

قرارہ آجا ، نگارا آجا و یارا آجا
تیرے بن بے سہارا رہ گئی ہے زندگانی
دوبارا آجا ، خدارا آجا

تجھے موسم بلائے گھر کے بام و در پکارے
ہر اک نغمہ ہر دھڑکن ہر اک منظر پکارے
صدائیں چاندنی دیتی ہیں ، بحر و بر پکارے
تجھے بادل تجھے پربت تجھے ساگر پکارے
نگارا آجا ، خدارا آجا

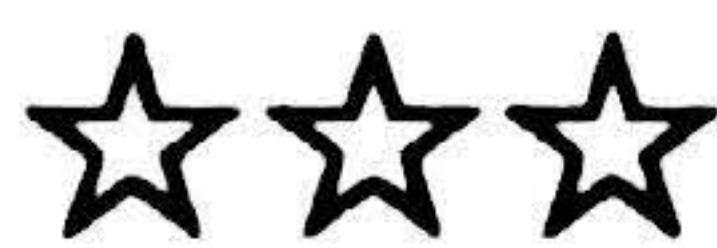
مری جاں درد کا دریا کہاں ، ساحل کہاں ہے
 مری چاہت کی وہ راہیں کہاں منزل کہاں ہے
 تیرے رخسار کا بہکا ہوا وہ تِل کہاں ہے
 میری تعبیر کا آنچل کہاں ہے دل کہاں ہے
 نگارا آجا ، خدا را آجا
 تیرے بن بے سہارا رہ گئی ہے زندگانی
 دوبارا آجا ، نگارا آجا

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
 www.pdfbooksfree.pk

مری دھڑکن میرا راستہ میری منزل بھی ہوگی
 مری تعبیر کی دنیا کی وہ حاصل بھی ہوگی
 ہزاروں چاہنے والوں میں جو شامل بھی ہوگی
 وہی معصوم میرے پیار کی قاتل بھی ہوگی
 نگارا آجا ، خدا را آجا
 تیرے بن بے سہارا رہ گئی ہے زندگانی
 دوبارا آجا ، و یارا آجا

مری صبحوں کی لیلیٰ اے میری راتوں کی رانی
 یہ دنیا آنی جانی ہے محبت جاودانی
 اڈھوری رہ نہ جائے ، چاہتوں کی یہ کہانی
 فضا ئیں رو رہی ہیں ، خشک ہے آنکھوں کا پانی
 نگارا آجا ، خدا را آجا
 تیرے بن بے سہارا رہ گئی ہے زندگانی
 دوبارا آجا و یارا آجا

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
 www.pdfbooksfree.pk



”تورہ بارام خانہ _ نوابہ“

فعلن مفاعیلن فع ، فعلا ت

۲۲۲

۲۲۲۲۳۲۲

بس تو مری دنیا ہے _ شہزادی

تو ہنستی ہے تو مجھ میں جان آ جاتی ہے

شہزادی

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

تری خوشبو ہوا میں ڈولے ، مد ہوش ہے

ترا لہجہ جو ہولے ہولے ، روپوش ہے

مری دھڑکن یہاں لب کھولے خاموش ہے

ہاں زندگی زیبا ہے _ شہزادی

جوانی اپنے قصے پھر سے دہراتی ہے

شہزادی

مرے ہاتھوں میں آکر جاناں ، اب ہاتھ دے
 سیہ زلفوں کی تابانی کی ، اک رات دے
 زمانے کی نہ پروا کرنا ، بس ساتھ دے
 تو شوخ بے پروا ہے _ شہزادی
 ہوا بستی کی ، اپنے گیت ہی گاتی ہے
 شہزادی

ڈھلک جائے نہ سر سے آنچل ، اس بام پر
 ہوا پاگل ہوئی جاتی ہے ، ہر گام پر
 ترا اظہار خوش ہوتا ہے الزام پر
 اک پھول اک بھونرا ہے _ شہزادی
 گلوں کی شاخ بھی ناگن سی لہراتی ہے
 شہزادی

بس تو مری دنیا ہے _ شہزادی
 تو ہستی ہے تو مجھ میں جان آ جاتی ہے
 شہزادی

”دا ده مینې دنیا لیونی ده“

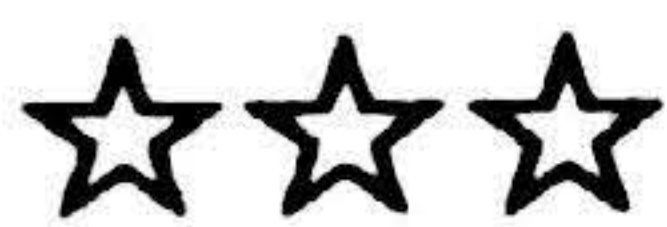
| فاعلن | فاعلن | فاعلاتن |
|-------|-------|---------|
| ۳۲ | ۳۲ | ۲۳۲ |

چاہتوں کی فضا ہے دیوانی
 گاؤں کی یہ ہوا ہے دیوانی
 ہر قدم پر محبت سزا ہے،
 ابتدا، انتہا ہے دیوانی

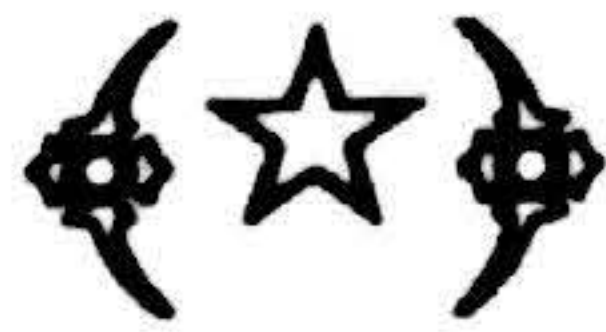
مست و مدہوش ہیں یہ ہوائیں
 میں چلوں تو قدم لڑکھرائیں
 سن مری دھڑکنوں کی صداکس
 کس ادا پر نچھاور کروں دل
 حسن کی ہر ادا ہے دیوانی
 گاؤں کی یہ ہوا ہے دیوانی

زندگی نے سجائے ہیں میلے
آرزو چاند تاروں سے کھیلے
چاندنی ہم کو بانہوں میں لے لے
شور برپا ہے ہر آئینے میں
ہر نظر ہر صدا ہے دوانی
گاؤں کی یہ ہوا ہے دیوانی

رانیاں کوچ کرتی رہی ہیں
راہ میں آہ بھرتی رہی ہیں
اپنے سائے سے ڈرتی رہی ہیں
آگ پانی میں شامل رہی ہے
پیاس بے انتہا ہے دیوانی
گاؤں کی یہ ہوا ہے دیوانی



علی خان چنار کے ذوقِ نفیس کا ترجمانِ غنائیہ



| | | | |
|--------|--------|--------|--------|
| فاعِلن | فاعِلن | فاعِلن | فاعِلن |
| ۳۲ | ۳۲ | ۳۲ | ۳۲ |

دلنشین راگ ہے ، آگہی آگ ہے
 اور جلتا ہوں ، بس پگھلتا ہوں میں
 کس کا آنچل اڑا ، کس کا دامن جلا
 رات بھر شہر میں ، ایک ماتم رہا
 کیا ہوا کیوں ہوا ، کچھ نہیں ہے پتا
 زندگی اک بلا ، وقت اک ناگ ہے
 غم میں ڈھلتا ہوں میں ، یونہی چلتا ہوں میں
 دلنشین راگ ہے ، آگہی آگ ہے
 اور جلتا ہوں ، بس پگھلتا ہوں میں

رنگ اڑتے رہے ، میری تصویر کے
 خواب مرتے رہے ، سارے تعبیر کے
 کارواں لٹ گئے ، اپنی تقدیر کے
 تیرے ساگر میں بس ، جھاگ ہی جھاگ ہے
 دلنشین راگ ہے ، آگہی آگ ہے
 اور جلتا ہوں ، بس پگھلتا ہوں



”زہ نکی پتی کونترہ“

| | | | |
|----------|---------|---------|---------|
| فاعِلن | فاعِلتن | فاعِلن | فاعِلتن |
| ۳۲ | ۳۱۲ | ۳۲ | ۳۱۲ |
| فاعِلاتن | فعِلاتن | فعِلاتن | فعِلاتن |
| ۲۳۲ | ۲۲۲ | ۲۲۲ | ۲۲ |

تری آنکھوں سے عیاں، میری سانسوں میں نہاں
جو نظر آتی ہے سب کو یہ وہ تصویر نہیں
عکسِ کشمیر نہیں

سب حجابات اٹھے، پردے حائل نہ رہے
ترے کنگن کی طرح، تیرے پائل نہ رہے
کاش رخسار پہ اب تیرا یہ تل نہ رہے
گل کی فریاد ہے سونے کی یہ زنجیر نہیں
رانجھا او ہیر نہیں

تیری سانسوں

وادیاں گونج اٹھیں ، ایسی شہنائی بجی
دھڑکنیں رقص میں ہیں ، من کی تنہائی بجی
من کے آنگن میں کہیں گھنٹی لہرائی بجی
اب میں یہ کیسے کہوں تم میری تقدیر نہیں
مجھ میں تاثیر نہیں

تیری آنکھوں -----

دشت کی تشنہ لبی ، زندگی سہتی رہی
ندی اک خشک ہوئی ، اک ندی بہتی رہی
میری شہزادی مجھے ، ہر گھڑی کہتی رہی
جو میرے خواب ہیں ان کی کوئی تعبیر نہیں
میری تقصیر نہیں

تری آنکھوں سے عیاں ، میری سانسوں میں نہاں
جو نظر آتی ہے سب کو یہ وہ تصویر نہیں
عکس کشمیر نہیں

”ذخیاں پہ رخسارونو“

| | | | |
|-------|--------|--------|--------|
| مفعول | مفاعیل | مفاعیل | مفاعیل |
| ۱۲۲ | ۳۳ | ۳۳ | ۳۳ |

یہ بات غلط ہو تو نہ مانو میرا کہنا
آؤ میرے گاؤں میں میرے ساتھ ہی رہنا

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

اس گاؤں میں کہسار ہیں چشمے ہیں ہوا ہے
احساس ہے خوشبو ہے محبت ہے وفا ہے
اس گاؤں کا ہر رنگ زمانے سے جدا ہے
گر غم بھی ملیں اس میں انہیں پیار سے سہنا
آؤ میرے گاؤں میں میرے ساتھ ہی رہنا

پنگھٹ پہ بپا رہتی ہے جذبات کی ہلچل
 پازیب کی جھنکار ہو یا رقصِ بے پائل
 دیوانگی بڑھنے لگی اظہار کی پل پل
 پہنائے تیرے عکس کو آکاش کا گہنا
 آؤ میرے گاؤں میں میرے ساتھ ہی رہنا

آنگن میں اتر آتے ہیں راتوں کو ستارے
 تڑپاتے ہیں رہ رہ کے یہ گل پوش نظارے
 ممکن ہی نہیں ہے کوئی اب دل کو نہ ہارے
 دریا کی طرح تم میری اطراف میں بہنا
 آؤ میرے گاؤں میں میرے ساتھ ہی رہنا



”گل دی پہ زلفو باندی قطار دی“

| | | | |
|------|-------|------|-------|
| فعلن | فعلون | فعلن | فعلون |
| ۲۲ | ۲۳ | ۲۲ | ۲۳ |

وہ میرا پیار ہے ، میرا دلدار ہے

محبت جتنی ہے ساری اس پر نثار ہے

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk
واللہ واللہ

دل کے آنگن میں گل جو کھلا تھا

گل جو کھلا تھا، دل کے آنگن میں

میری سانسوں میں ابھی تک وہی مہکار ہے

واللہ واللہ

کہانی بن رہا ہوں ، فسانہ بن رہا ہوں
 مٹا جاتا ہوں لیکن ، زمانہ بن رہا ہوں
 جفاؤں کا میں کب سے نشانہ بن رہا ہوں
 میں دیوانہ مسلسل دیوانہ بن رہا ہوں
 محبت مجھ کو کہاں لے آئی
 کہاں لے آئی محبت مجھ کو
 میری شہنائی ہے جھرنّا ہے اور کہسار ہے
 واللہ واللہ

نظر ہے پیاسی نین ہیں بھیکے
 نین ہیں بھیکے ، نظر ہے پیاسی
 کہیں ہے موج میں دریا کہیں تلوّار ہے
 واللہ واللہ

ملا ہے مجھ کو کیسا آئینہ
کیسا آئینہ ملا ہے مجھ کو
تمہارے عکس میں ، مخفی میرا اظہار ہے
واللہ واللہ

وہ میرا پیار ہے ، میرا دلدار ہے
واللہ واللہ



”شرنگ دی د گنگرو دی“

| | | | |
|---------|---------|---------|-----------|
| مفاعیلن | مفاعیلن | مفاعیلن | مفاعیلاتن |
| ۲۲۳ | ۲۲۳ | ۲۲۳ | ۲۲۲۳ |

دما دم جستجو ہے اک نئی منزل کی
چھن چھن چھن، چھن چھن تیرے پائل کی
صدا رم جھم کی ہے، بارش ہے ہلکی ہلکی
چھن چھن چھن، چھن چھن تیرے پائل کی

تیرے آنچل نے سپنا دیکھا۔ چلمن یہ پوچھے
محبت کی کہاں ہے ریکھا - کنگن یہ پوچھے
اداسی میری رونق بن گئی محفل کی
چھن چھن چھن، چھن چھن تیرے پائل کی

محبت میری سیلانی ہے - دل در بدر ہے
 کہاں کا جل سلیمانی ہے - جادو نگر ہے
 نظر میں بس گئیں ، کرنیں تیرے آنچل کی
 چھن چھن چھن ، چھن چھن تیرے پائل کی

پرندے پیار کے آنگن سے ، اڑتے رہے ہیں
 بہت حالات کی ناگن سے ، لڑتے رہے ہیں
 یہ میرے دل کی عادت ہے نہ تیرے تل کی
 چھن چھن چھن ، چھن چھن تیرے پائل کی



”د منگی غارہ می شنہ لمن م سپنہ کنہ“

| | | | | |
|--------|--------|--------|--------|--------|
| فاعِلن | فاعِلن | فاعِلن | فاعِلن | فاعِلن |
| ۳۲ | ۳۲ | ۳۲ | ۳۲ | ۳۲ |

اس میں شامل وفا کا ہر اک سلسلہ ، یہ گڑھا
پیار کے سارے رنگوں سے مل کر بنا ، یہ گڑھا
پانیوں میں رواں ، روشنی کا دیا ، یہ گڑھا

اس کی خوشبو مقدر کی سوغات ہے
ہائے کیا بات ہے
اس کی سانسوں میں پنہاں ، ملاقات ہے
چاندنی رات ہے

اس کی دھڑکن میں پنگھٹ کی ، آب و ہوا ، یہ گڑھا
ہر گھڑی اس گڑھے پر گڑی ہے نظر
جائیں کیوں در بدر

اس کے سائے میں ہیں اپنے شام و سحر
 ہے مرا ہم سفر
 یہ جہاں بھی رہے اس کا دل میں ہے گھر
 چاہوں میں عمر بھر

اس میں روپوش من کی ہر اک مدعا، یہ گڑھا
 اس میں شامل وفا کا ہر اک سلسلہ، یہ گڑھا
 پیار کے سارے رنگوں سے مل کر بنا، یہ گڑھا

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
 www.pdfbooksfree.pk

چڑھتے دریا میں اس پر سواری کروں
 اس سے یاری کروں
 اس کے رنگوں کو جذبوں پہ طاری کروں
 بات پیاری کروں
 اس کے ہر موج کی آبیاری کروں
 سب تیاری کروں

اس کے لہجے میں ہے ، ہر مرض کی دوا ، یہ گڑھا
پانیوں میں رواں ، روشنی کا دیا ، یہ گڑھا
پیار کے سارے رنگوں سے مل کر بنا ، یہ گڑھا
اس میں شامل وفا کا ہر اک سلسلہ ، یہ گڑھا

اس میں شامل وفا کا ہر اک سلسلہ ، یہ گڑھا
پیار کے سارے رنگوں سے مل کر بنا ، یہ گڑھا
پانیوں میں رواں ، روشنی کا دیا ، یہ گڑھا



”وا خیالی جانانہ وا حُما خیالی جانانہ“

| فعلون | فاعلن | فعلون |
|-------|-------|-------|
| ۲۳ | ۳۲ | ۲۳ |

وا خیالی جانانہ ، اے جان من اے جاناں
تو شمع درد کے آنگن کی ، میں پروانہ
وا خیالی جانانہ



اُمنگوں کے کھلونے ٹوٹے، تمناؤں کے رستے چھوٹے
قرار و قول نکلے جھوٹے، نہ کوئی اب کسی سے روٹھے

محبت تجھ سے کرتا ہوں میں بے تابانہ، وا خیالی جانانہ
وا خیالی جانانہ ، اے جان من اے جاناں
تو شمع درد کے آنگن کی ، میں پروانہ
وا خیالی جانانہ

میرے خوابوں میں واپس آ جا ، نئی تعبیر بن کر چھا جا
مری ہر سانس کو مہکا جا ، تو رانی ہے میں تیرا راجا

ہوا لبریز میرے صبر کا پیما ، وا خیالی جانانہ
وا خیالی جانانہ ، اے جان من اے جاناں
تو شمع درد کے آنگن کی ، میں پروانہ
وا خیالی جانانہ

تیرے کنگن کا لہجہ کھنکے ، تیری پازیب پل پل چھنکے
کہیں نعمات یہ ساون کے ، میں ٹوٹا ہوں سدا بن بن کے

ہواؤں پیار کے قصے ذرا دہرانا ، وا خیالی جانانہ
وا خیالی جانانہ ، اے جان من اے جاناں
تو شمع درد کے آنگن کی ، میں پروانہ
وا خیالی جانانہ

پہ دی بارہ کبھی او بہ گدی و دی خینہ

| | | |
|-----------|------|-----------|
| مفاعیلاتن | فعلن | مفاعیلاتن |
| ۲۲۲۳ | ۲۲ | ۲۲۲۳ |
| مفاعیلات | فعلن | فعلن |
| ۲۲۲۳ | ۲۲ | ۲۳ |

نظر کے سامنے، جانم بتاؤں کیا ہے جلتا ہوا صحرا ہے
اک زخم اک مرہم ہے، اک دھوپ اک سایا ہے

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

تری پازیب کی چھن چھن ہے، بے تاب کیوں ساون ہے
مری دہلیز کے پہلو میں تاروں بھرا آنگن ہے
تری چلمن کی ہر آہٹ پہ، قرباں یہ تن من دھن ہے
کہانی دلنشیں زیبا ہے، جانم بتاؤں کیا ہے، جلتا ہوا صحرا ہے
اک زخم اک مرہم ہے، ، اک دھوپ اک سایا ہے

یہ بارش کی برستی بوندیں، کہتی ہیں آؤ گائیں
ہواؤں میں کہیں اڑ جائیں، بن میں کہیں لہرائیں
جو رانی روپ کی روٹھی ہے، اس کو منا کر لائیں
ابھرتا ڈوبتا تارا ہے، میں کیا بتاؤں کیا ہے، جلتا ہوا صحرا ہے
اک زخم اک مرہم ہے،، اک دھوپ اک سایا ہے

اُجالے شام کے آنگن میں، آنکھوں کا کا جل لایا
محبت زندگی مری ہے، اور غم میرا سرمایا
مری دھڑکن نے پل پل جانم، چاہت کا نغمہ گایا
مجھے وہ جان سے پیارا ہے، میں کیا بتاؤں کیا ہے
اک درد کا آنچل ہے، اک دھوپ اک سایا ہے

نظر کے سامنے، جانم بتاؤں کیا ہے جلتا ہوا صحرا ہے
اک زخم اک مرہم ہے، اک دھوپ اک سایا ہے

”نرے باران دی پاس پہ لوہو دی ورینہ“

| فعلات | مفاعیل | فعلات | فعل |
|-------|--------|-------|-----|
| ۲۲۲ | ۳۳ | ۱۲۲ | ۱۲۲ |

پائل کی لے کسی دریا کی روانی ہے
 دن کے آنگن میں کوئی رات کی رانی ہے
 رت جلتی رہے کرب سے ہر آنکھ بسک جائے
 سر سے یہ پیار کا آنچل نہ ڈھلک جائے

رم جھم کی صدائیں کہیں آکاش سے آتی ہیں
 پازیب کی چھن چھن مجھے ہر آن سناتی ہیں
 آغوش میں کچھ چاند ستاروں کو بھی لاتی ہیں
 آکاش کی خوشبو میری سانسوں میں مہک جائے
 سر سے یہ پیار کا آنچل نہ ڈھلک جائے

رقصاں ہے محبت مری کہسار کی بانہوں میں
 نغمات جنم لینے لگیں درد کی راہوں میں
 تصویر تری بسنے لگی میری نگاہوں میں
 افلاک تلک اب میری دھڑکن کی کسک جائے
 سر سے یہ پیار کا آنچل نہ ڈھلک جائے

پائل کی لے کسی دریا کی روانی ہے
 دن کے آنگن میں کوئی رات کی رانی ہے
 رُت جلتی رہے کرب سے ہر آنکھ سسک جائے
 سر سے یہ پیار کا آنچل نہ ڈھلک جائے



”پروردہ لیونیہ د دنیاؤ د خندا بہ شہ“

| | | | |
|--------|---------|--------|---------|
| فاعِلن | مفاعِلن | فاعِلن | مفاعِلن |
| ۳۲ | ۳۳ | ۳۲ | ۳۳ |

زندگی میں چاہ جب ہوئی تو بے پناہ ہوئی
 پیار کی نہ مجھ پہ اک نگاہ ، نگاہ ہوئی
 یونہی میری زندگی تباہ ، تباہ ہوئی
 زندگی میں چاہ

بجھ رہے تھے دیپ سب ، میرے آس پاس میں
 زخم ہی ملے مجھے پھول کے لباس میں
 عمر بھر نہ اس سے کوئی رسم ، نہ راہ ہوئی
 زندگی میں چاہ

جل رہا ہے دل مرا ، آس زندہ رہ گئی
 بجھ گئی ہے آرزو ، پیاس زندہ رہ گئی
 آہ بھر رہی ہے زندگی ، گناہ ہوئی
 یونہی میری زندگی تباہ ، تباہ ہوئی
 زندگی میں چاہ

رات حد سے بڑھ گئی ، رو برو کوئی نہیں
 پھر رہا ہوں در بدر ، جستجو کوئی نہیں
 کب کسی سے راہ میں نباہ ، نباہ ہوئی
 زندگی میں چاہ

چلمنوں کی اوٹ سے جھانکتی رہی مجھے
 جانچتی رہی مجھے ، مانگتی رہی مجھے
 گفتگو بھی اس سے گاہ گاہ ، گاہ گاہ ہوئی
 زندگی میں چاہ

کیسا تیرا رنگ ہے کیسا تیرا روپ ہے
دھوپ میں بھی چھاؤں ہے سائے میں بھی دھوپ ہے
جشن ہر طرف تھا اور مجھے ، انتباہ ہوئی
زندگی میں چاہ
یونہی میری زندگی تباہ ، تباہ ہوئی
زندگی میں چاہ

زندگی میں چاہ جب ہوئی تو بے پناہ ہوئی
پیار کی نہ مجھ پہ اک نگاہ ، نگاہ ہوئی
یونہی میری زندگی تباہ ، تباہ ہوئی
زندگی میں چاہ



”مستی منگرے بر اوڑی دی، زہرہ مے دلبر اوڑی دی“

| فاعلاتن | فاعلاتن | فعولن | فاعلاتن |
|----------|----------|-------|---------|
| ۲۳۲ | ۲۳۲ | ۲۳ | ۲۳۲ |
| مفاعی لن | مفاعی لن | فعولن | فاعلاتن |
| ۲۲۳ | ۲۲۳ | ۲۳ | ۲۳۲ |

جشن ہے جھنکار بھی ہے ، فضا سنگھار بھی ہے
قیامت ہے میرا قاتل میرا دلدار بھی ہے

لگے ہیں چار سو اب میلے
کوئی اس دکھ کو کیسے جھیلے
میرے جذبات سے سب کھیلے
بہک جاؤں گا یہ دنیا عجب بازار بھی ہے
جشن ہے جھنکار بھی ہے ، فضا سنگھار بھی ہے
قیامت ہے میرا قاتل میرا دلدار بھی ہے

بدلتا ہے وہ اپنے رستے
اجاڑے گاؤں ہنستے بستے
جلائے پیار کے گلدستے ، ارے گلدستے
مگر وہ بے وفا قدرت کا اک شہکار بھی ہے
جشن ہے جھنکار بھی ہے ، فضا سنگھار بھی ہے
قیامت ہے میرا قاتل میرا دلدار بھی ہے

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ترے آنگن میں اترے تارے
تجھے کہتے ہیں آ کر سارے
یہ نغمہ گنگناؤ پیارے ، ارے او پیارے
تیری سانسوں کی خوشبو میں ، مری مہکار بھی ہے
جشن ہے جھنکار بھی ہے ، فضا سنگھار بھی ہے
قیامت ہے میرا قاتل میرا دلدار بھی ہے

ترا آنچل ہوا میں ڈولے
 ہوا چلتی ہے ہولے ہولے
 مری ہر سانس میں رس گھولے
 مجھے روکے نہ رستہ کھولے
 تری پائل چھنا چھن بولے
 مری دھڑکن پہ قائم وقت کی رفتار بھی ہے
 جشن ہے جھنکار بھی ہے ، فضا سنگھار بھی ہے
 قیامت ہے میرا قاتل میرا دلدار بھی ہے

زمانہ سارا یہ کہتا ہے
 بہت چنچل بہت زیبا ہے
 مجھے دل کی کہاں پروا ہے ، کہاں پروا ہے
 مجھے جو مارتا ہے اس کو مجھ سے پیار بھی ہے
 جشن ہے جھنکار بھی ہے ، فضا سنگھار بھی ہے
 قیامت ہے میرا قاتل میرا دلدار بھی ہے

جوانی قریہ قریہ گھوٹے
 قدم بہکے ہیں اور دل جھوٹے
 زمیں بھی آسمان کو چھوٹے، مسلسل چھوٹے
 نصیحت تری اچھی ہے مگر بیکار بھی ہے
 جشن ہے جھنکار بھی ہے، فضا سنگھار بھی ہے
 قیامت ہے میرا قاتل میرا دلدار بھی ہے

یہاں پل پل ملے تنہائی
 ہر اک موسم ہے اب ہر جانی
 محبت میں نہیں گہرائی، نہیں گہرائی
 وفا کی راہ سے اب منحرف اظہار بھی ہے
 جشن ہے جھنکار بھی ہے، فضا سنگھار بھی ہے
 قیامت ہے میرا قاتل میرا دلدار بھی ہے

”خی پہ لوہو غرونو لہلی“

| | | | |
|------|------|------|------|
| فعلن | فعلن | فعلن | فعلن |
| ۲۲ | ۲۲ | ۲۲ | ۲۲ |
| فعلن | فعلن | فعلن | فعلن |
| ۲۲ | ۲۳ | ۲۳ | ۳ |

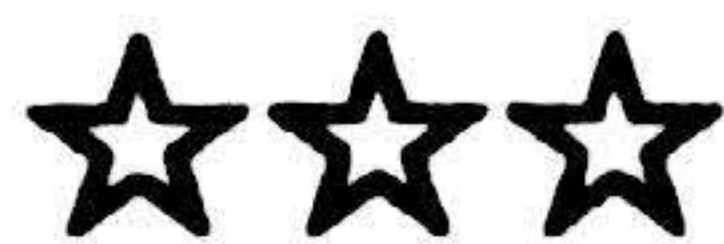
دل کی دھڑکن دھڑکن لیلیٰ
جگنو بن کے شام کے آنچل کو چمکاتی ہے، لیلیٰ

محبت رنگ کیا لاتی ہے - قربان شمع
خوشی سے درد بن جاتی ہے - قربان شمع
کہاں سے یہ صدا آتی ہے
جس کی خوشبو پیار کے آنگن کو مہکاتی ہے لیلیٰ
دل کی دھڑکن دھڑکن لیلیٰ
جگنو بن کے شام کے آنچل کو چمکاتی ہے، لیلیٰ

قدم بہکے ، مقدر روٹھا - قربان شمع
یہاں کا ہر سہارا چھوٹا - قربان شمع
یہ آنسو تارہ تارہ ٹوٹا
پُر و اب دیوار سے سراپنا ٹکراتی ہے۔ لیلیٰ
دل کی دھڑکن دھڑکن لیلیٰ
جگنو بن کے شام کے آنچل کو چمکاتی ہے، لیلیٰ

ندی جو گاؤں میں آتی ہے - قربان شمع
محبت ساتھ ہی لاتی ہے ، قربان شمع
ترانے شام کو گاتی ہے
توروئے تو آنکھ اس کی خشک ہو جاتی ہے لیلیٰ
دل کی دھڑکن دھڑکن لیلیٰ
جگنو بن کے شام کے آنچل کو چمکاتی ہے، لیلیٰ

بہت دیکھیں سجیلی آنکھیں - قربان شمع
 مگر تیری نشیلی آنکھیں - قربان شمع
 نہیں ایسی ریلی آنکھیں - قربان شمع
 ان کی مستی مور کو جنگل میں نچواتی ہے، لیلیٰ
 دل کی دھڑکن دھڑکن لیلیٰ
 جگنو بن کے شام کے آنچل کو چمکاتی ہے، لیلیٰ
 دل کی دھڑکن دھڑکن لیلیٰ
 جگنو بن کے شام کے آنچل کو چمکاتی ہے، لیلیٰ



”جانانہ پہ زر کی م ستا یاد ونہ راوریوی“

| مفعول | فاعلات | مفاعیل | فاعلاتن |
|-------|--------|--------|---------|
| ۱۲۲ | ۱۳۲ | ۳۳ | ۲۳۲ |

برسا رہی تھی آگ تیری یاد ہولے ہولے
لب پہ چل کے آگئی فریاد ہولے ہولے

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

معلوم ہر کسی کو ہے سب شہر جانتا ہے
سچائی نے کیا مجھے برباد ہولے ہولے

چشمے محبتوں کے کہیں اور جا بے ہیں
غم ہو رہے ہیں شہر میں آباد ہولے ہولے

شامل ہواؤں میں یہ کیسا زہر ہو گیا ہے
جلتے ہیں اب صنوبر و شمشاد ہولے ہولے

اظہارِ دلفریب ہے افسانہ زندگی کا
دل کی خوشی نے کر دیا ناشاد ہولے ہولے



”ذہجر شہہ دہ تنہائی دہ او باران ہم دی“

| | | | |
|----------|----------|----------|----------|
| مفاعی لن | مفاعی لن | مفاعی لن | مفاعی لن |
| ۲۲۳ | ۲۲۳ | ۲۲۳ | ۲۲۳ |

سلگتی شام ہے ، تنہائی ہے برسات بھی ہے
برسات بھی ہے
ہراک جانب تری پر چھائی ہے ، برسات بھی ہے
برسات بھی ہے

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

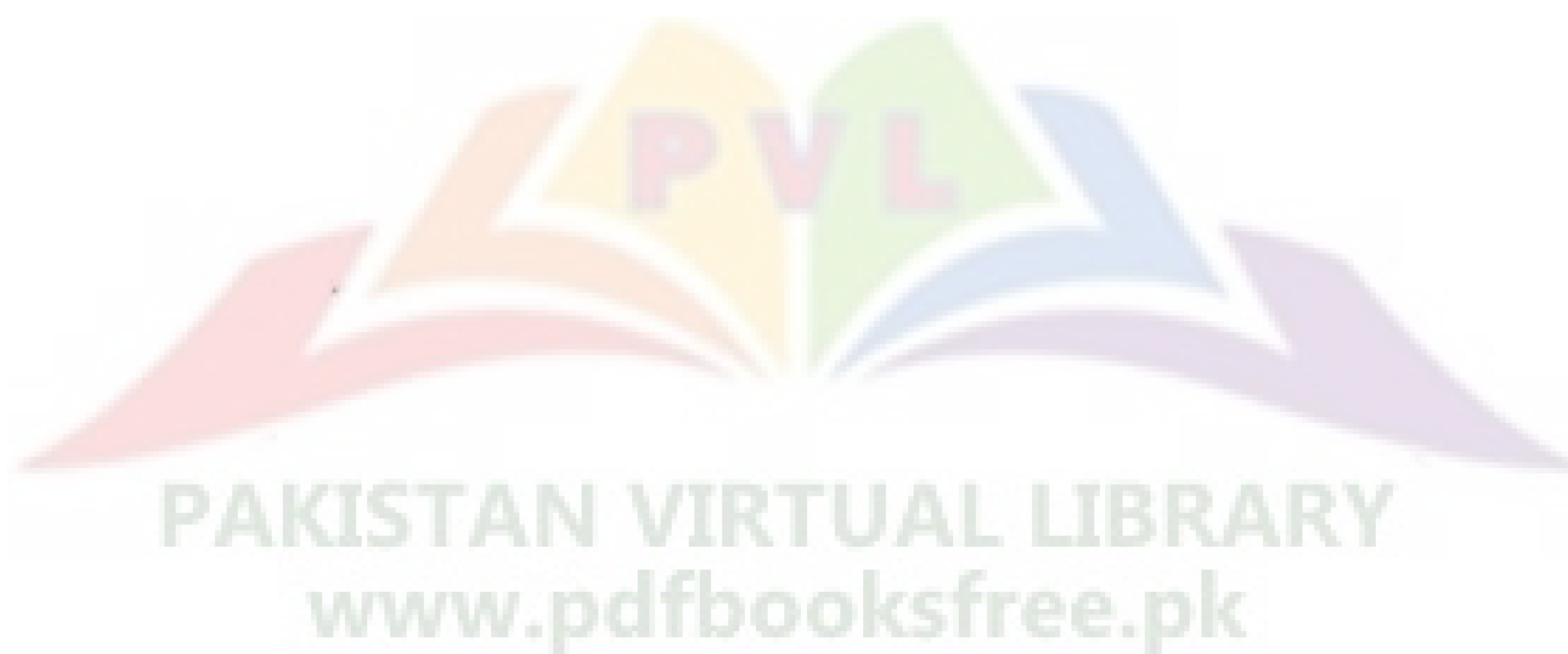
اداسی کا وہ موسم آیا ، جدا ہے مجھ سے میرا سایا
مسلسل گونجتی شہنائی ہے ، برسات بھی ہے
ہراک جانب تری پر چھائی ہے ، برسات بھی ہے
برسات بھی ہے

ہوا میں سُرنہ وہ سرگم ہے، گلابوں کا بھی لہجہ نم ہے
 کوئی دم توڑتی انگڑائی ہے، برسات بھی ہے
 ہراک جانب تری پر چھائی ہے، برسات بھی ہے
 برسات بھی ہے

نہ رستہ دے نہ رستہ روکے، ملے ہیں ہر قدم پہ دھوکے
 پرایا دیس ہے مہنگائی، برسات بھی ہے
 ہراک جانب تری پر چھائی ہے، برسات بھی ہے
 برسات بھی ہے

کنول کیوں جھیل میں کھلتا ہے، سمندر خاک میں ملتا ہے
 محبت میں بہت گہرائی ہے، برسات بھی ہے
 ہراک جانب تری پر چھائی ہے، برسات بھی ہے
 برسات بھی ہے

پریشاں کس لیے ہوتا ہے، ارے اظہار کیوں روتا ہے
تری۔ دہلیز پر وہ آئی ہے برسات بھی ہے
ہر اک جانب تری پر چھائی ہے، برسات بھی ہے
برسات بھی ہے



عکسِ ثانی

سلگتی شام ہے ، تنہائی ہے برسات بھی ہے
برسات بھی ہے
ہراک جانب تری پر چھائی ہے ، برسات بھی ہے
برسات بھی ہے

دھڑکتے دل کو جاناں ضبط کی تلقین مت کرنا
مسلل گونجتی شہنائی ہے برسات بھی ہے
گلابیں سے کہو واپس مجھے اب میری خوشبو دو
اڑا آنچل ، لٹی انگڑائی ہے برسات بھی ہے
ہراک جانب تری پر چھائی ہے ، برسات بھی ہے
برسات بھی ہے

جبیں پر بل نہ لانا مر ہی جاؤں گا اچانک میں
 پرایا دیس ہے مہنگائی ہے، برسات بھی ہے
 تیری آنکھوں نے کل روتے ہوئے یہ راز کہہ ڈالا
 محبت میں بہت گہرائی ہے، برسات بھی ہے
 ارے اظہار اب تو اپنی تنہائی سے باہر آ
 یہ رُت بھی پیار کی شیدائی ہے، برسات بھی ہے
 سلگتی شام ہے، تنہائی ہے برسات بھی ہے
 برسات بھی ہے
 ہر اک جانب تری پر چھائی ہے، برسات بھی ہے
 برسات بھی ہے



دامِ دُبا وطن (ترانہ)

| | | | |
|--------|---------|--------|---------|
| فاعِلن | مفاعِلن | فاعِلن | مفاعِلن |
| ۳۲ | ۳۳ | ۳۲ | ۳۳ |

پیار میرا دیس ہے ، حسن ہے میرا وطن
میری ابتداء وطن ، میری انتہا وطن

نغمگی کے قافلے ، درد کی روانیاں
حد سے اب گزر گئیں ، من کی بے کرانیاں
وارتی ہیں اس پہ جاں ، رقص کرتی رانیاں
پر بتوں کو یاد ہیں اس کی سب کہانیاں
دھڑکنوں کا گیت ہے ، دل کی ہر صدا وطن
میری ابتدا وطن ، میری انتہا وطن

وحشتوں نے جب یہاں ، آئینے بجھا دیے
اس زمیں نے راہ میں ، مہر ماہ بجھا دیے
کہکشاں نے دیپ سب ، بام پر سجا دیے
پھول جب کھلے نہیں ، زخم مسکرا دیے
بے خودی سے چور ہے ، خود سے آشنا وطن
میری ابتداء وطن ، میری انتہا وطن

دھڑکنوں کی جستجو ، آرزو کی پیاس ہے
چھاؤں ہو کہ دھوپ ہو دل کو اس کی آس ہے
میں جہاں جہاں رہوں ، میرے آس پاس ہے
اس کی آبرو ہوں میں ، یہ میرا لباس ہے
عہدِ بے ثمر میں بھی ، ہے دعا دعا وطن
میری ابتدا وطن ، میری انتہا وطن

جب چراغ گل ہوئے ، نورِ آفتاب میں
 شام جب سلگ اُٹھی دشتِ ماہتاب میں
 خواب جب بٹھک گئے ، درد کے سراب میں
 میں نے خود کو پالیا ، اس کی آب و تاب میں
 سو رہے تھے جب دیے ، جاگتا رہا وطن
 میری ابتدا وطن ، میری انتہا وطن

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
 www.pdfbooksfree.pk



بیا دے نازنینہ خان سنگھار کری

| | | |
|--------|---------|--------|
| فاعِلن | مفاعِلن | مفاعِل |
| ۳۲ | ۳۳ | ۳۳ |

دھڑکنیں برسات میں بھیگی ہیں جلتا ہے بدن
 گیت ہیں چشمے بھی ہیں مہکار بھی
 پیار کی راہوں میں گاتی ہے یہ سانسوں کی تھکن
 جیت ہے ہر ہر قدم پر ہار بھی

کسی کی یاد ، دل کو جلانے
 محبت اب مجھے دھیمے سُروں میں گنگنائے
 درد کی لذت سے کم ہونے لگی دل کی لگن
 کر رہی ہے دل لگی سرشار بھی
 دھڑکنیں برسات میں بھیگی ہیں جلتا ہے بدن
 گیت ہیں چشمے بھی ہیں مہکار بھی

یہ بستی ہے ، چاہت کی بستی
محبت ہے محبت کو یہاں پل پل ترستی
لٹ رہے ہیں کرب کے آثار بھی
بادلوں میں رقص کرتی جائے پلکوں کی چبھن
دھڑکنیں برسات میں بھیگی ہیں جلتا ہے بدن
گیت ہیں چشمے بھی ہیں مہکار بھی

نگاہیں ہیں ، جنموں کی پیاسی
چلے آؤ کہ کچھ کم ہو سکے اپنی اداسی
مرحلے آسان رہیں دشوار بھی
نظر میلی ، دامن کشادہ
بدن پر اب ٹھہرتا ہی نہیں کوئی لبادہ
مجھ سے بدظن ہے میرا دلدار بھی
لے اڑی کس سمت یہ اظہار کو پگلی پگلی
دھڑکنیں برسات میں بھیگی ہیں جلتا ہے بدن
گیت ہیں چشمے بھی ہیں مہکار بھی

او غنلہی منلہی

| | |
|------|-----------|
| فلعن | مفاعیلاتن |
| ۲۲ | ۲۲۲۳ |

کھسار کے یہ رستے
 رہے ہیں درد کی خوشبو میں ہنستے بستے
 گیتوں میں ڈھلتا جاؤں
 ہر اک جھونکا پکارے آجا ، شہزادی
 میری آغوش کو مہکا جا ، شہزادی
 ہوا کے ہاتھ میں ہیں پیار کے گلہ تے
 گیتوں میں ڈھلتا جاؤں

کھسار کے یہ رستے
 زمیں پہ آسماں جھکتا ہے ، شہزادی
 غموں کا سلسلہ رکتا ہے ، شہزادی
 یہاں کے پھول ہیں جب بے ارادہ ہنستے
 گیتوں میں ڈھلتا جاؤں

کھسار کے یہ رستے
گیتوں میں ڈھلتا جاؤں
یہاں کے زخم بھی مرہم ہیں ، شہزادی
شرارے بھی یہاں شبنم ہیں ، شہزادی
یہاں کے ناگ انساں کو نہیں ہیں ڈستے
گیتوں میں ڈھلتا جاؤں

کھسار کے یہ رستے
رہے ہیں درد کی خوشبو میں ہنستے بستے
گیتوں میں ڈھلتا جاؤں
تمھیں بس یاد ہی کرتے ہیں ، شہزادی
سدا فریاد ہی کرتے ہیں ، شہزادی
اُجڑ جاتے ہیں جب بستی میں بستے بستے
گیتوں میں ڈھلتا جاؤں

کھسار کے یہ رستے
رہے ہیں درد کی خوشبو میں ہنستے بستے

او عاشقان حلالوینا

| فعلاتن | فعلاتن | فع |
|--------|--------|----|
| ۲۲۲ | ۲۲۲ | ۲ |

ہر گھڑی قتل ہوا جاؤں
 آنکھیں ہیں کالی کالی، کانوں میں بالی بالی
 ہائے میں مرا
 آئینہ روپ سے ہے عاری
 زندگی حوصلہ ہاری ہے
 ہائے سانسوں کی تھکن خاک اڑاتی ہے
 لٹتے ہیں باری باری، آنسو ہیں جاری جاری
 ہائے میں مرا
 موسم گل نے بھی دل توڑا
 سب گلابوں نے ہمیں چھوڑا
 جو بھی رت آتی ہے بجلی سی گراتی ہے

جلتی ہے ڈالی ڈالی، آنگن ہے خالی خالی

ہائے میں مرا

تیری صورت کو ترستی ہے

آنکھ اب کھل کے برستی ہے

جتنی سرخی ہے لہو کی، وہ لٹاتی ہے

دل میں کیوں پالی، پالی، ہونٹوں کی لالی لالی

ہائے میں مرا

ہر گھڑی قتل ہوا جاؤں

آنکھیں ہیں کالی کالی

کانوں میں بالی بالی

ہائے میں مرا



عکسِ ثانی

ہائے سفاک وہ قاتل ہے
آنکھیں ہیں کالی کالی، کانوں میں بالی بالی
گال پر تل ہے
رُت کی دوشیزگی جلتی ہے
من کی پاکیزگی جلتی ہے
درد کے ذائقے ساون میں بدلتے ہیں
ہونٹوں کی لالی لالی، بنتی ہے گالی گالی
گال پر تل ہے
من کی تنہائیاں گونج اٹھیں
ایسے شہنائیاں گونج اٹھیں
جیسے برسات میں اشجار سلگتے ہیں
جلتی ہے ڈالی ڈالی، آنگن ہے خالی خالی
گال پر تل ہے
ہائے سفاک وہ قاتل ہے۔۔۔۔۔

دا ولی دے پہ سپینہ جامہ نیل اورنگو

فعلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

۲۲۳ ۲۲۳ ۲۲۳ ۲۲۳

بہکی نظر بہکی ، قدم بھی لڑکھڑائے ہیں
 بے خود ہوئے جب بھی تری بستی میں آئے ہیں
 بستی میں آئے ہیں
 ترے پانے کا ہر آرمان ، زندہ ہے دل میں
 تجھے کھونے کا دھڑکا مارہی ڈالے گا
 زندہ ہے دل میں
 دل پر لگے ہیں زخم تو لب مسکرائے ہیں
 بہکی نظر بہکی

بے خود ہوئے جب بھی تری بستی میں آئے ہیں
 بستی میں آئے ہیں

محبت تو محبت ہے ، انکار مت کر
محبت حسن کو رعنائیاں دیتی ہے
انکار مت کر

دل جب کبھی ٹوٹا ہے تو ہم گنگنائے ہیں
بہکی نظر بہکی -----

بے خود ہوئے جب بھی تری بستی میں آئے ہیں
بستی میں آئے ہیں
جوانی پیار سے بے زار، اظہار کیوں ہے
ہوا چلتی ہے تو طوفان آجاتا ہے
آزار کیوں ہے

سارے جہاں کے درد و غم دل میں سمائے ہیں
بہکی نظر بہکی -----

بے خود ہوئے جب بھی تری بستی میں آئے ہیں
بستی میں آئے ہیں

کانہری بہ اورہ کرہ رانجہ بہ پورے نہ کرہ

| | | | | | |
|--------|-------|-------|--------|-------|----|
| فاعِلن | فعلُن | فعلون | فاعِلن | فعلُن | فع |
| ۳۲ | ۲۲ | ۲۳ | ۳۲ | ۲۲ | ۲ |

دور ہوتی جاتی ہے پھر لوٹ کے خود آتی ہے
 بھگتی آنکھوں سے افسانے میرے دہراتی ہے
 دور ہوتی جاتی ہے -----

بھگتی آنکھوں سے

وہ آنچل ہے کہ تنہائی ہے
 کوئی دھڑکن کہ شہنائی ہے
 درد کے احساس کو روتے ہوئے بہلاتی ہے
 دور ہوتی جاتی ہے -----
 بھگتی آنکھوں سے

ہوا ساکن ، چمن بھیگا ہے
 گلابوں کا بدن بھیگا ہے
 سانس کی خوشبو سے ہر احساس کو مہکاتی ہے
 دور ہوتی جاتی ہے -----
 بھیگتی آنکھوں سے

نئی منزل ، نرالے رستے
 کھلے ہیں بس کے گلدستے
 شب کے آنگن میں کنواری آرزو جل جاتی ہے
 دور ہوتی جاتی ہے پھر لوٹ کے خود آتی ہے
 بھیگتی آنکھوں سے افسانے میرے دہراتی ہے
 دور ہوتی جاتی ہے -----
 بھیگتی آنکھوں سے

تورہ طالبہ ناجورہ یمہ

| فاعلاتن | فع | مستفعلاتن |
|---------|----|-----------|
| ۲۳۲ | ۲ | ۲۳۱۲۲ |

گلوں کی رانی ، مر جاؤں گا میں
چلی آؤ کہ مرنے میں رہے آسانی
مر جاؤں گا میں

محبت ہو گئی ہے تجھ سے ، اے نازنینا
تری چاہت تو غم کھانا ہے ، آنسو ہے پینا
سزا ہے زندگی تیرے بن ، مشکل ہے جینا
وفا کی راہ پر چلنا بھی ہے نادانی
مر جاؤں گا میں

پکارا ہے تجھے دھڑکن نے ، لرزا ہے طاری
 نظر بہکی ، بدن ہلکا ہے ، آنچل ہے بھاری
 دل و جاں وار دوں گا تجھ پر سب باری باری
 بجھائی دھڑکنوں نے چاند کی تابانی
 مر جاؤں گا میں
 گلوں کی رانی ، مر جاؤں گا میں
 چلی آؤ کہ مرنے میں رہے آسانی
 مر جاؤں گا میں



”چارے دَ دنیا بہ دَ دنیا سرہ کومہ“

| | | | | |
|-------|------|---------|-------|------|
| فاعلن | فعلن | مفاعیلن | فعولن | فعلن |
| ۳۲ | ۲۲ | ۲۲۳ | ۲۳ | ۲۲ |

نفرتوں کو بھول جا ، یہ پیار کی بستی ہے
حسن کی بارش یہاں دن رات برتی ہے

ساحلوں کی خامشی میں ، دھڑکنوں کا شور ہے
کہہ رہی ہے زندگانی ، من کی دنیا اور ہے
من کی دنیا اور ہے

لذتوں میں درد پنہاں ، درد میں مستی ہے
نفرتوں کو بھول جا ، یہ پیار کی بستی ہے
حسن کی بارش یہاں دن رات برتی ہے

آنکھ میں کاجل لگا ہے ، خواب سے تعبیر تک
اس ادا پہ وار دے گی جان بھی تقدیر تک
اپنی کیا اوقات ہوگی ، اپنی کیا ہستی ہے
نفرتوں کو بھول جا ، یہ پیار کی بستی ہے
حسن کی بارش یہاں دن رات برستی ہے



خہ د بنایست د گلستان خہ د بہدیا گلونہ

| | | | |
|----------|----------|----------|-------|
| مفاعیلین | مفاعیلین | مفاعیلین | فعولن |
| ۲۲۳ | ۲۲۳ | ۲۲۳ | ۲۳ |

محبت رقص کرتی تھی ، مہکتی وادیاں تھیں
یہاں چشمے تھے جاری ، یہاں آبادیاں تھیں
قیامت ہے

یہاں کے موسموں پر کیسا جادو چل گیا ہے
محبت گونج کرتی ہے ، دوپٹہ جل گیا ہے
یہاں پریاں اُترتی تھیں ، یہاں شہزادیاں تھیں
یہاں چشمے تھے جاری ، یہاں آبادیاں تھیں
قیامت ہے

دھنک آنچل کی رسوا ہے مہک آنگن کی رسوا
رہا کرتی ہے بستی میں ہوا دامن کی رسوا
جہاں کنگن کھنکتے تھے وہاں بربادیاں تھیں
یہاں چشمے تھے جاری ، یہاں آبادیاں تھیں

محبت رقص کرتی تھی ، مہکتی وادیاں تھیں
یہاں چشمے تھے جاری ، یہاں آبادیاں تھیں
قیامت ہے

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk



ماتہ پہ سپینہ خلۂ خندل مہ کوہ مر بہ م کری

| مفاعیلین | مفاعیلین | مفاعیلین | فعلن |
|----------|----------|----------|------|
| ۲۲۳ | ۲۲۳ | ۲۲۳ | ۲۳ |

مجھے اک بے وفا سے پیار ہے ، لگتا نہیں دل
 سفر دشوار ہے لگتا نہیں دل
 نظاروں سے نظر بیزار ہے لگتا نہیں دل
 یہ کیسا پیار ہے لگتا نہیں دل
 کسی کی یاد کا موسم ہے
 خیالوں میں سمندر گم ہے
 ہوا مدہم نظر گم صم ہے
 جدا مجھ سے میرا دلدار ہے ، لگتا نہیں دل
 ترا آنچل مجھے ڈستا ہے
 پرائے دیس میں بستا ہے
 میں روتا ہوں تو وہ ہنستا ہے
 محبت پہ محبت بار ہے لگتا نہیں دل
 سفر دشوار ہے لگتا نہیں دل

اردو کی منظوم اور منشور تخلیقات

(۱)..... ہم آئینوں کے قیدی

(شاعری) 1993

(۲)..... گرفت

(شاعری) 1999

(۳) لمس کا خواب زندہ رہنے دے

(شاعری) 2003

(۴)..... نیا اور پرانا غالب

(تحقیق و تنقید) 2003

(۵)..... دھنک تیرے بدن کی

(شاعری) 2005

(۶) رضا ہمدانی ایک ادبی عہد ایک تحریک

(تحقیق) 2005

(۷)..... برسات میں پر چھائیاں

(شاعری) 2007

(۸)..... صدا مہکی ہے آچل کی

(شاعری) 2015

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

علامہ اقبال کی طرح جن باکمال شعرا نے دو دوزبانوں میں شعر کہے ہیں اور بہت کہے ہیں ان کی تعداد تو بہت کم ہے، فی زمانہ جنہوں نے یہ کام تحقیق اور تنقید کے جان لیوا شب و روز سے چند مہربان ساعتیں چرا کر اوائل عمر میں ہی کیا ہوا اور بہت خوب کیا ہوا ان کی گنتی تو شاید ڈاکٹر اظہار اللہ اظہار سے شروع ہو کر انہی پر ختم ہو جاتی ہے۔ انہوں نے شعر سے عشق کیا اور اپنی تخلیقی لپک اور فکر رسا کی انگلی پکڑ کر پشتوا اور اردو شعر کے سرمایہ کو اپنے ان گنت دلکش، مرصع، مقبول، خوب صورت اور جمالیاتی تجربوں سے مملو شعری مجموعوں سے ثروت مند بنا دیا۔ طبع رواں، کلاسیکی تربیت اور جدید تراویب سے دوستی نے ان کے شعری منظر نامہ میں عجب رنگ بھرے ہوئے ہیں۔ ان کے شعری معبد ”صدائے مہکی ہے آنچل کی“ میں داخل ہونے سے قبل ان دو شعروں کی ٹھنڈی میٹھی چھاؤں میں خود کو تازہ دم کر لیجئے گا۔

ہم سے پریوں کی کہانی راہ میں گم ہو گئی
جو بلا آتی ہے اب سر سے کبھی ٹلتی نہیں



چاندنی کی بانہوں میں، شام جل اٹھی آخر
اک طرف سمندر تھا اک طرف کنارہ تھا

ناصر علی سید